Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 32

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

7 شوال 1434 ہجری قمری 15 ظہور 1392 ہش 15 اگست 2013ء

## اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم ایدامامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

# ہر قسم کی غلامی سے رہائی انبیاء کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔

## ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۲۵ نومبر ۲۰۱۱ میں براعظم افریقہ کے بعض ممالک کی آزادی کی گولڈن جوبلی کی تقریبات کے حوالہ سے حقیقی آزادی اور آزادئ ضمیر و مذہب کی بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔ اس کا ایک حصہ قارئین کیلئے پیش خدمت ہے۔ (مدیر)

”مذاہب کی تاریخ پر ہم نظر ڈالیں تو بانیانِ مذاہب یا انبیاء اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں جن اہم کاموں کے لیے آتے ہیں اُن میں سے ایک بہت بڑا اور اہم کام آزادی ہے۔ چاہے وہ ظالم بادشاہوں اور فرعونوں کی غلامی سے آزادی ہو یا مذہب کے بگڑنے کی وجہ سے یا مذہب کے نام پر مذہب کے نام نہاد ٹھیکیداروں کے اپنے مفادات کی خاطر رسم و رواج یا مذہبی رسومات کے طوق گردنوں میں ڈالنے کی غلامی سے آزادی ہو۔ ہر قسم کی غلامی سے رہائی انبیاء کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ لیکن یہ بدقسمتی ہے کہ بہت سی قوموں نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا اور آزادی کے حقیقی علَم برداروں کا انکار کر کے نہ صرف اپنی حقیقی آزادی سے محروم ہوئے بلکہ خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آ کر تباہ و برباد بھی ہوئے۔ انہوں نے دنیاوی حاکموں کی غلامی کو احکم الحاکمین کی غلامی پر ترجیح دی۔ اُس غلامی پر ترجیح دی جس غلامی سے آزادیوں کے نئے باب کھلتے ہیں۔

پس آزادی کی ترجیحات بدلنے سے نہ صرف آزادی ہاتھ سے جاتی رہی بلکہ دنیا و آخرت بھی برباد ہوگئی۔ پس اگر آزادی کی حقیقت کی گہرائی میں جائیں تو اصل آزادی انبیاء کے ذریعہ سے ہی ملتی نظر آتی ہے اور سب سے بڑھ کر ہمارے سامنے جو آزادی کا سورج ہے، جس کی کرنیں دور دور تک پھیلی ہوئی اور ہر قسم کی آزادی کا احاطہ کئے ہوئے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جنہوں نے ظاہری غلامی سے بھی آزادی دلوائی اور مختلف قسم کے طوق جو انسان نے اپنی گردن میں ڈالے ہوئے تھے، اُن سے بھی آزاد کروایا۔ بلکہ آپؐ کے ساتھ حقیقی رنگ میں جُڑنے سے آج بھی آپؐ کی ذات آزادی دلوانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ جب آپ کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین کے خطاب سے نوازا تو آپ کی خاتمیت تمام دینی و دنیاوی حالات کا احاطہ کرتے ہوئے اُس پر مہر ثبت کر گئی۔ پس اس میں کوئی شک نہیں اور اللہ تعالیٰ کی گواہی اور اعلان کے بعد کسی سعید فطرت کے ذہن میں یہ شک پیدا بھی نہیں ہو سکتا کہ صرف اور صرف مُہرِ محمدی ہی ہے جو تمام قسم کے کمالات پر مُہر ثبت کرنے والی ہے اور ان کمالات کی انتہا آپؐ کی ذات میں ہی پوری ہوتی ہے۔ پس جب ہر کام اور ہر معاملے کی انتہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو کسی بھی رنگ میں آزادی دلوانے کے کمالات بھی آپؐ کی ذات سے ہی پورے ہونے تھے اور ہوئے۔ اور ایک دنیا نے دیکھا کہ یہ کمالات بڑی شان سے آپؐ کے ذریعے پورے ہوئے یا پورے ہو رہے ہیں اور جو حقیقت میں آپ کے ساتھ جڑنے والے ہیں وہ اب تک اس کا نظارہ دیکھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی کامل کتاب جو خاتم الکتب بھی کہلاتی ہے، اس میں آزادی کے مضمون کو مختلف حوالوں اور مختلف رنگ سے بیان کیا گیا ہے اور پھر اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ اس خوبصورت تعلیم کی شان کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے فَكُّ رَقَبَةٍ (سورۃ البلد: 14) گردن چھڑانا۔ یا اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ غلام کو آزاد کرنا یا آزادی میں مدد کرنا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ وَاٰتَی الۡمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الۡقُرۡبٰی وَالۡیَتٰمٰی وَالۡمَسٰکِیۡنَ وَابۡنَ السَّبِیۡلِ ۙ وَالسَّآئِلِیۡنَ وَفِی الرِّقَابِ (سورۃ البقرۃ: 178) اور مال دے اُس کی محبت رکھتے ہوئے، اقربا کو، اور یتامیٰ کو اور مساکین کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرنے کے لیے، یعنی غلاموں کے آزاد کروانے کے لئے۔

اور جو مضمون اس سے پہلے چل رہا ہے، اُس کو سامنے رکھیں تو بتایا گیا ہے کہ یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ، یومِ آخر اور فرشتوں اور کتابوں اور نبیوں پر ایمان لانے کے بعد یہی نیکیاں ہیں جو بندے کو خدا کا قرب دلاتی ہیں اور ان میں غلاموں کی آزادی بھی شامل ہے۔ پس ایمان کی حالت کو قائم رکھنے کیلئے، نیکیوں میں بڑھتے چلے جانے کے لئے، نیکیوں کے اعلیٰ نمونے دکھانے کے لئے غلاموں کی آزادی یا کسی انسانی جان کو آزاد کروانا یہ ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ احادیث میں بھی اس کی بہت ساری مثالیں ملتی ہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو کوئی مسلمان غلام آزاد کرے گا، اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے کُلّی نجات عطا کرے گا۔

(بخاری کتاب کفارات الأیمان باب قول اللہ تعالیٰ: أو تحریر رقبۃ ...... حدیث نمبر 6715)

## 121 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

**اداریہ**

# جماعت احمدیہ اور دیگر جماعتیں

عالم اسلام پر نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ باوجود ایک اللہ، ایک رسول اور ایک کتاب قرآن مجید کی موجودگی کے مسلمانوں کے ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں فرقے موجود ہیں۔ ہر فرقہ اپنے آپ کو حق پر اور دوسرے کو راہ راست سے دور ہوتی تصور کرتا ہے۔ آپسی پھوٹ اور خلفشار ہر میدان میں نمایاں ہے۔ شیعہ، سنی، بریلوی، وہابی، احراری، دیوبندی، تبلیغی جماعت وغیرہ وغیرہ کئی ناموں سے مسلمان بٹے ہوئے ہیں۔ نام نہاد علماء اپنی روٹیاں سیکنے میں مصروف ہیں۔ اُمت کے غم میں ان دنوں ماہ صیام میں افطار پارٹیوں کا خوب زور جاری ہے۔ ایسے حالات میں ایک حساس متقی اور باشعور مسلمان کا دل یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ آخر ان سب جماعتوں میں سے واقعی سچائی اور حق پر کون سی جماعت ہے؟ اور کس کی اقتداء اور پیروی کرنی چاہیئے۔

اس نہایت اہم اور بنیادی سوال کا جواب آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج سے ۱۴ سو سال قبل ہی بیان فرما دیا تھا۔ آپ نے اُمت کی روحانی و اخلاقی ترقی کیلئے جو سامان بیان فرمائے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنی اُمت کو اپنے صحابہ کی اِقتداء کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ آپؐ کا ہر ایک مسلمان کیلئے حکم ہے کہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ مَا أَتٰى عَلٰى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ۔

(ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ جلد ۲ صفحہ ۸۹ جامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ مصری ابن ماجہ کتاب الفتن باب افتراق الامم صفحہ ۲۸۷)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امّت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے جن میں ایسی مطابقت ہوگی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا تو میری امّت میں سے بھی کوئی ایسا بدبخت نکل آئے گا۔ بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کون سا ہے تو حضورؐ نے فرمایا وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنّت پر عمل پیرا ہوگا۔

اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے واضح ہوجاتا ہے کہ وہی فرقہ حق اور راہ راست پر ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی سنت پر عمل پیرا ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے شمار سنتیں ہمیں احادیث وفقہ کی کتب میں ملتی ہیں لیکن ان میں سب سے اہم سنت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی تھی وہ یہ کہ آپؐ نے اپنے وصال کے بعد نظام خلافت کے قیام کی عظیم الشان خوشخبری بیان فرمائی تھی چنانچہ آپ نے فرمایا:

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰهُ أَنْ يَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 273۔ مشکوۃ بَابُ الْاِنْذَارِ وَالتَّحْذِيْرِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خِلَافت عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ قائم ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا، پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ جب یہ دور ختم ہوگا تو اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی اور تب تک رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر وہ ظلم ستم کے اس دور کو ختم کر دے گا جس کے بعد پھر نبوت کے طریق پر خلافت قائم ہوگی! یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم نے آپؐ کے اس ارشاد مبارک کی پیروی میں خلافت کا نظام قائم فرمایا اور نظام خلافت کے قیام کیلئے، اُس کی بقا وفروغ کیلئے اپنی جانیں تک قربان کرنے سے پیچھے نہ ہٹے۔ یہی وجہ ہے کہ خلفاء راشدین یعنی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق سیدنا عمر فاروق، سیدنا غنی۔ سیدنا علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دور تاریخ اسلام میں سنہری دور رہے۔ اسی دور میں اسلام نے ہر جہت میں ترقی کی۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کا مطلب ومفہوم ہم سے کہیں بہتر سمجھتے تھے اسی لئے تمام صحابہ نے متفقہ فیصلہ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد نظام خلافت کا قیام انتہائی ضروری اور لازمی امر ہے۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھر قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ کے امام سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود کو تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور آپ کے ذریعہ دوبارہ خلافت کا بابرکت نظام جاری فرمایا ہے۔ وہ لوگ جو ابھی تک اس سچے امام کی پیروی اور بیعت سے باہر ہیں اُن کیلئے سوچنے اور غور وفکر کرنے کا مقام ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کی اولین سنت ہمارے سامنے ہے کہ اُنہوں نے آپؐ کے جسد مبارک کی توہین گوارہ نہ کی جب تک کہ اپنے ایک خلیفہ کو نہ چُن لیا اور اُس کے ہاتھ پر بیعت نہ کرلی۔ لیکن باوجود اس عملی نمونہ کے بارہ میں علم رکھنے کے اکثر مسلمان امام مہدی علیہ السلام کی اطاعت سے باہر ہیں اور آپ کے خلیفہ کی بیعت میں جلدی نہیں کرتے۔ کیا ان کا یہ عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے اُسوہ اور سنت کے موافق ہے یا مخالف؟

ہمارے غیر احمدی بھائیوں کی طرف سے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام ومہدی معہود علیہ السلام کے دعویٰ کو قبول کرنے میں ایک بڑی دقت اور روک یہ پیش کی جاتی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور آنحضرتؐ کے بعد چونکہ دعویٰ نبوت کفر ہے لہٰذا آپ کا دعویٰ صحیح اور قابل قبول نہیں ہوسکتا لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ روک بالکل سطحی خیال اور ناواقفیت پر مبنی نظر آتی ہے۔ فی زمانہ مسلمانوں کا اکثر حصہ خود تو قرآن مجید، احادیث نبویہ اور تعلیم اسلام سے پوری طرح واقف نہیں ہے۔ اس لیے ان کے مذہبی عقائد کا زیادہ تر انحصار سنی سنائی باتوں پر ہے۔ مولوی جو بات کہیں اس کو امنا و صدقنا کہہ کر قبول کر لیتے ہیں حالانکہ یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ ہمارے زمانہ کا مولوی اپنے ذاتی مفاد کی خاطر بہت سی غلط اور اسلام کے خلاف باتیں مشہور کرتا ہے۔ انہی میں سے ایک یہ امر ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے نعوذ باللہ منکر ہیں۔ آپ خود بیان کرتے ہیں۔

”مجھ پر اور میری جماعت پر جو الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّین نہیں مانتے یہ ہم پر افتراء عظیم ہے ہم جس قوت، یقین ومعرفت اور بصیرت سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اُس کا لاکھواں حصہ بھی دوسرے لوگ نہیں مانتے۔ انہوں نے باپ دادا سے ایک لفظ سُنا ہوا ہے۔ مگر اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں اور نہیں جانتے کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے۔ اس پر ایمان لانے کا مضمون کیا ہے۔ مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۴۲)

(باقی صفحہ ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں)

**ارشاد**

**حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز**

## جماعتی عہدے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ یکم جون ۲۰۱۲ء میں فرماتے ہیں:۔

”عہدیداران کے لیے بھی بڑے خوف کا مقام ہے۔ جماعت کے عہدے دنیاوی مقاصد کے لیے نہیں ہوتے، بلکہ اس جذبے کے تحت ہونے چاہئیں کہ ہم نے ایک پوزیشن میں آکر پہلے سے بڑھ کر افرادِ جماعت کی خدمت کرنی ہے اور اُن سے ہمدردی کرنی ہے اور اُن کی بہتری کی راہیں تلاش کرنی ہیں اور اُنہیں اپنے ساتھ لے کر چلنا ہے تاکہ جماعت کے مضبوط بندھن قائم ہوں اور جماعت کی ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہو۔ پس یہ ہمدردی کا جذبہ ہر عہدیدار میں پیدا ہونا چاہئے۔ ہر جماعتی کارکن میں پیدا ہونا چاہئے۔ جب عہدیداران کے اپنے نمونے قائم ہوں گے تو پھر ہی عہدیدار بھی اپنی خدمات کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔“ (اخبار بدر ۲ اگست ۲۰۱۲)

# خطبہ جمعہ

**اگر مومن ہو تو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ قولِ سدید پر قائم رہو۔ کسی قسم کی لغو اور فضول بات قولِ سدید کے نام پر نہ ہو۔**

**اگر حکمت ہو گی تو تبھی قولِ سدید بھی ہو گا۔ ہر سچی بات حکمت کے بغیر اور موقع اور محل کو سامنے رکھے بغیر کرنا قولِ سدید نہیں ہے۔**

**ایک مومن کو تقویٰ پر چلتے ہوئے قولِ سدید کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔**

**قولِ سدید کا حکم تو ایسا ہے کہ اس پر معاشرے کے امن کی بنیاد ہے۔ معاشرے کی اصلاح کی بنیاد اس پر ہے۔**

**اگر سچائی پر قائم ہو گے، تقویٰ پر قائم ہو گے، اپنے اعمال پر نظر ہو گی تو یہ مشکلات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہوتی چلی جائیں گی۔**

مکرم جواد کریم صاحب ابن مکرم کریم احمد دہلوی صاحب آف لاہور کی شہادت۔ شہید مرحوم کی والدہ مکرمہ رضیہ کریم صاحبہ کی وفات۔ ہر دو مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21 جون 2013ء بمطابق 21 احسان 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 12 جولائی 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۔ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۔ (الاحزاب: 71-72)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے لیے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے، یقیناً اس نے ایک بڑی کامیابی کو پا لیا۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ قول سدید اختیار کرو۔ صاف اور سیدھی بات کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ قول سدید یہ ہے کہ ''وہ بات منہ پر لاؤ جو بالکل راست اور نہایت معقولیت میں ہو۔ اور لغو اور فضول اور جھوٹ کا اس میں سرِ مُو دخل نہ ہو۔'' (براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 210-209 حاشیہ نمبر 11)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ: ''اے وے لوگو! جو ایمان لائے ہو خدا سے ڈرو اور وہ باتیں کیا کرو جو سچی اور راست اور حق اور حکمت پر مبنی ہوں۔'' (ست بچن روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 231)

پھر فرماتے ہیں کہ: ''لغو باتیں مت کیا کرو۔ محل اور موقع کی بات کیا کرو۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 337)

ان تمام ارشادات میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائے ہیں، یہ واضح ہوتا ہے کہ تقویٰ کا حصول اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اُس وقت ممکن ہے جب ہر حالت میں، مشکل میں بھی اور آسانی میں بھی، فیصلہ کرتے ہوئے بھی، یعنی کسی کے ذمہ اگر کوئی فیصلہ لگایا گیا ہے اُس وقت فیصلہ کرتے ہوئے بھی اور گواہی دیتے ہوئے بھی، گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ بات چیت اور معاملات میں بھی اور رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ معاملات میں بھی، کاروبار میں کوئی چیز خریدتے ہوئے بھی اور بیچتے ہوئے بھی، ملازمت میں اگر کوئی ملازم ہے کسی جگہ وہاں کام کرتے ہوئے، اپنی سچائی کو ہمیشہ قائم رکھو اور جس کے پاس ملازم ہو اُس کے ساتھ معاملات میں بھی سچائی کو قائم رکھو۔ غرض کہ روزمرہ کے ہر کام میں اور ہر موقع پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے منہ پر ایسی بات آئے جو بالکل سچ ہو۔ اُس میں کسی قسم کا ابہام نہ ہو۔ یعنی ایسا ابہام جس سے ہر ایک اپنی مرضی کا مطلب نکال سکے۔ ایسی سچائی ہو کہ اگر اس سچائی سے اپنا نقصان بھی ہوتا ہو تو برداشت کر لو لیکن اپنی راستگوئی اور سچائی پر حرف نہ آنے دو۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ روزمرہ کے معاملات میں اگر ذرا سی غلط بیانی ہو بھی جائے تو فرق نہیں پڑتا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرق پڑتا ہے، تمہارے تقویٰ کا معیار کم ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ تقویٰ کا معیار کم ہوتے ہوئے ایک وقت میں غلط بیانی اور جھوٹ کے قریب تک تمہیں لے جائے۔ یا سچائی سے انسان بالکل دور ہو جائے اور جھوٹ میں ڈوب جائے اور پھر خدا تعالیٰ سے دور ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وجہ سے کہ سچائی پر قائم نہیں ایک انسان ردّ کر دیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر مومن ہو تو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ قولِ سدید پر قائم رہو۔

فرمایا کہ قولِ سدید کا یہ بھی معیار ہے کہ جو الفاظ منہ پر آئیں وہ معقولیت بھی رکھتے ہوں۔ یہ نہیں کہ جو اُول شلول ہم نے سچ بولنا ہے، ہم نے بول دینا ہے۔ بعض دفعہ بعض باتیں سچی بھی ہوتی ہیں لیکن ضروری نہیں کہ کہی بھی جائیں۔ وہ معقولیت کا درجہ نہیں رکھتیں۔ فتنہ اور فساد کا موجب بن جاتی ہیں۔ کسی کا راز دوسروں کو بتانے سے رشتوں میں دراڑیں پڑتی ہیں۔ تعلقات میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن یہ بھی ہے کہ ایک بات ایک موقع پر ایک جگہ پر معقول نہیں، لیکن دوسرے موقع اور جگہ پر یہ کرنی ضروری ہو جاتی ہے۔ مثلاً خلیفۂ وقت کے پاس بعض باتیں لائی جاتی ہیں جو اصلاح کے لئے ہوں۔ پس اگر ایسی بات ہو تو گو ہر جگہ کرنے والی یہ نہیں ہوتی لیکن یہاں آ کر وہ معقولیت کا درجہ اختیار کر لیتی ہے۔ پس ایک ہی بات ایک جگہ فساد کا موجب ہے اور دوسری جگہ اصلاح کا موجب ہے۔

پھر معقولیت کی مزید وضاحت بھی فرما دی کہ کسی قسم کی لغو اور فضول بات قولِ سدید کے نام پر نہ ہو۔ بعض لوگ بات تو صحیح کر دیتے ہیں، اپنے زُعم میں اصلاح کے نام پر بات پہنچاتے ہیں لیکن اُس میں اپنی طرف سے وضاحت کے نام پر حاشیہ آرائی بھی کر دیتے ہیں۔ یہ پھر قولِ سدید نہیں رہتا بلکہ بعض حالات میں قولِ سدید کا خون ہو رہا ہوتا ہے۔ ایک صحیح بات ایک آدھ لفظ کی حاشیہ آرائی سے اصلاح کرنے والوں کے سامنے، یا بعض دفعہ اگر میرے سامنے بھی آ رہی ہو تو حقیقت سے دُور لے جاتی ہے اور نتیجۃً اصلاح کا صحیح طریق اپنانے کے بجائے غلط طریق اپنایا جاتا ہے جس کے نتیجہ میں اصلاح کے بجائے نقصان ہوتا ہے۔ مثلاً بعض دفعہ اصلاح نرمی سے سمجھانے یا صَرفِ نظر کرنے یا پھر معمولی سرزنش کرنے سے بھی ہو سکتی ہے لیکن ایک غلط لفظ فیصلہ کرنے والے کو سخت فیصلہ کرنے کی طرف لے جاتا ہے جس سے بجائے اصلاح کے نقصان ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لیے فرمایا کہ حق کے ساتھ، سچائی کے ساتھ حکمت بھی مدّنظر رہنی چاہئے۔ اگر حکمت ہو گی تو تبھی قولِ سدید بھی ہو گا۔ اور حکمت یہ ہے کہ معاشرے کی اصلاح اور امن کا قیام ہر سطح پر ہو، یہ مقصود ہو نہ کہ فساد۔

پس اس حکمت کو مدّنظر رکھتے ہوئے جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے، موقع اور محل کی مناسبت سے بات ہونی چاہئے۔ یعنی ہر سچی بات حکمت کے بغیر اور موقع اور محل کو سامنے رکھے بغیر کرنا قولِ سدید نہیں ہے۔ یہ پھر لغویات اور فضولیات میں شمار ہو جائے گا۔ اور یہ صورتِ حال بجائے ایک انسان کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنا سکتی ہے۔ پس ایک مومن کو تقویٰ پر چلتے ہوئے قولِ سدید کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کی باریکیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر باریکی سے اس بات پر نظر ہو گی تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پھر ایسے انسان پر پڑتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''انسان کو دقائق تقویٰ کی رعایت رکھنی چاہئے۔'' یعنی جو باریکیاں ہیں تقویٰ کی اُن کو سامنے رکھنا چاہئے۔ ''سلامتی اسی میں ہے کہ اگر چھوٹی چھوٹی باتوں کی پروا نہ کرے تو پھر ایک دن وہی چھوٹی چھوٹی باتیں کبائر کا مرتکب بنا دیں گی اور طبیعت میں کسل اور لاپروائی پیدا ہو کر'' پھر ایسا انسان ''ہلاک ہو جائے گا''۔ فرمایا: ''تم اپنے زیرِ نظر تقویٰ کے اعلیٰ مدارج کو حاصل کرنا رکھو اور اس کے لیے دقائقِ تقویٰ کی رعایت ضروری ہے۔'' (ملفوظات جلد 4 صفحہ 442 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ: ”سچی خوشحالی اور راحت تقویٰ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ اور تقویٰ پر قائم ہونا گویا زہر کا پیالہ پینا ہے“ بہت مشکل کام ہے۔ تقویٰ پر قائم ہوتے ہوئے بعض دفعہ سچی بات کہنا بھی انسان کو مشکل میں ڈال دیتا ہے۔ فرمایا کہ: ”متقی کے لیے خدا تعالیٰ ساری راحتوں کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔ مَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ۔ (الطلاق: 3۔4) پس خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے۔ لیکن حصولِ تقویٰ کے لیے نہیں چاہئے کہ ہم شرطیں باندھتے پھریں۔ تقویٰ اختیار کرنے سے جو مانگو گے، ملے گا۔ خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ تقویٰ اختیار کرو، جو چاہو گے وہ دے گا۔“

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 90۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

بہرحال تقویٰ مدّنظر ہو تو پھر آگے ہر کام انسان کا چلتا ہے، چاہے وہ سچائی ہے یا دوسرے اعمال ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے کسی بھی حکم کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ اور یہ قولِ سدید کا حکم تو ایسا ہے کہ اس پر معاشرے کے امن کی بنیاد ہے۔ معاشرے کی اصلاح کی بنیاد اس پر ہے۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح جو مرد اور عورت کے بندھن کا اسلامی اعلان ہے اور آئندہ نسل کے جاری ہونے کا ایک سلسلہ ہے، اس میں ان آیات کو شامل فرمایا ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب خطبۃ النکاح حدیث 1892)۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا، اس کا دائرہ صرف گھر تک محدود نہیں ہے بلکہ پورے معاشرے میں پھیلا ہوا ہے۔ اس سے معاشرے میں فساد بھی پیدا کیا جا سکتا ہے اور امن اور سلامتی بھی پیدا کی جا سکتی ہے۔ پس اس پر جس طرح خدا تعالیٰ چاہتا ہے اُس طرح عمل کرنا انتہائی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ پھر اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ تمہاری تقویٰ کی باریک راہوں کی تلاش کی کوشش، اور قولِ سدید کی جزئیات پر قائم رہنے کی کوشش تمہیں خدا تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنائے گی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح کرے گا۔ سچائی کے اختیار کرنے سے تمہارے سے پھر نیک اعمال ہی سرزد ہوں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، قولِ سدید کی وجہ سے تم لغو باتوں سے بھی پرہیز کرنے والے بن جاؤ گے۔ لغو بات سے پرہیز بذاتِ خود پھر نیک اعمال کی طرف لے جاتا ہے۔ برائیوں سے دور کرتا ہے۔ ایک بڑی مشہور حدیث ہے۔ ہم اکثر سنتے ہیں۔ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ ”آج تم یہ عہد کر لو کہ تم نے ہمیشہ سچائی پر قائم رہنا ہے، جھوٹ کبھی نہیں بولنا“ اگر اس پر عمل کرتے رہے تو فائدہ ہوگا۔ تمہاری برائیاں چھوٹ جائیں گی۔ تو اس نے اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی تمام چھوٹی بڑی برائیوں اور گناہوں سے چھٹکارا پا لیا۔

(التفسیر الکبیر لامام رازیؒ جزء 16 صفحہ 176 تفسیر سورۃ التوبۃ زیر آیت نمبر 119 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

اور جب انسان برائیوں اور گناہوں سے چھٹکارا حاصل کرتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کا وعدہ اور فعل اُس کو اعمال کی اصلاح کی توفیق دیتا ہے۔ اور یوں وہ اُن لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے جو اعمالِ صالحہ بجالانے والے ہیں۔ اور پھر یہی نہیں کہ جو نیک اعمال اب سرزد ہو رہے ہیں اُنہی کا اجر ہے، بلکہ تقویٰ پر چلنے والے، سچائی پر قائم ہونے والے اپنے گزشتہ گناہوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی بخشش کروا لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف تمہارے اعمال کی اصلاح نہیں ہوگی بلکہ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ۔ تمہارے گزشتہ گناہوں کو بھی اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکموں پر عمل کرتے رہے، تقویٰ پر قائم رہے، نیکیاں کرنے کی توفیق پاتے رہے، فتنہ و فساد سے بچے رہے، اُن تمام احکام پر عمل کرتے رہے جو اللہ تعالیٰ نے مومن کو حقیقی مومن بننے کے لیے دیئے ہیں، جن کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تاکیداً اس طرح توجہ دلائی ہے کہ قرآنِ کریم کے سات سو حکموں پر عمل کرو گے تو حقیقی مومن کہلاؤ گے۔ (ماخوذ از کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)۔ اور حقیقی مومن بننے کے نتیجہ میں آئندہ یہ گناہ بھی پھر معاف ہو جائیں گے۔ یہ نہیں کہ آئندہ گناہ انسان کرتا جائے اور خدا تعالیٰ معاف کرتا جائے گا، بلکہ نیک اعمال کی وجہ سے، اصلاحِ نفس کی وجہ سے گناہوں سے دُوری ہوتی چلی جائے گی۔ استغفار کرنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے گناہوں کے خلاف انسان کو طاقت ملتی ہے۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ’یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ‘ تو اس کا یہی مطلب ہے کہ گزشتہ گناہوں سے بخشش اور آئندہ گناہوں کے خلاف طاقت ملتی ہے جس سے پھر اعمالِ صالحہ کا ایک جاری اور مسلسل عمل جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ فوزِ عظیم ہے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بن جائے۔

پس فوزِ عظیم کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی کامل اطاعت ضروری ہے۔ اپنی زندگی کو اللہ اور رسول کے حکموں کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے۔ اس پر عمل کرنے کے لیے خدا تعالیٰ سے طاقت مانگنا ضروری ہے۔ اور یہ طاقت استغفار سے ملتی ہے۔ جب یہ طاقت ملے گی تو پھر نیک اعمال بھی سرزد ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نیک اعمال کی طرف رہنمائی بھی فرماتا رہے گا۔ اور پھر ایسے انسان کا اُن حقیقی مومنوں میں شمار ہوگا جو سچائی پر قائم رہنے والے اور سچائی کو پھیلانے والے ہوں گے۔ اُن لوگوں میں شمار ہوگا جو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والے مومنین ہیں۔ پس تقویٰ فوزِ عظیم تک لے جاتا ہے اور فوزِ عظیم حاصل کرنے والے متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مومنو! اپنی زندگی کا یہ مقصد بناؤ اگر حقیقی مومن بننا ہے۔ پس یہ چیزیں ہیں جو ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اب مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اور اقتباسات پیش کروں گا جو سچائی کے اظہار کے بارے میں ہیں کہ کس طرح ہونا چاہئے، کیسے موقعوں پر ہونا چاہئے، اس کی مختلف حالتیں کیا ہوتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”اصل بات یہ ہے کہ فراست اچھی چیز ہے۔ انسان اندر ہی اندر سمجھ جاتا ہے کہ یہ سچا ہے“۔ کسی کی بات کوئی کر رہا ہو، اگر فراست ہو تو سمجھ جاتا ہے۔ فرمایا کہ: ”سچ میں ایک جرأت اور دلیری ہوتی ہے۔ جھوٹا انسان بزدل ہوتا ہے۔ وہ جس کی زندگی ناپاکی اور گندے گناہوں سے ملوث ہے، وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے اور مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایک صادق انسان کی طرح دلیری اور جرأت سے اپنی صداقت کا اظہار نہیں کر سکتا اور اپنی پاکدامنی کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ دنیوی معاملات میں ہی غور کر کے دیکھ لو کہ کون ہے جس کو ذراسی بھی خدا نے خوش حیثیتی عطا کی ہو اور اُس کے حاسد نہ ہوں۔ ہر خوش حیثیت کے حاسد ضرور ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی لگے رہتے ہیں۔ یہی حال دینی امور کا ہے۔ شیطان بھی اصلاح کا دشمن ہے۔ پس انسان کو چاہئے کہ اپنا حساب صاف رکھے اور خدا سے معاملہ درست رکھے۔“ شیطان تو ساتھ لگا ہوا ہے، لیکن اگر انسان کے اندر سچائی ہے، اپنا معاملہ اللہ سے صاف ہے تو پھر کوئی فکر نہیں۔ فرمایا کہ ”خدا کو راضی کرے، پھر کسی سے خوف نہ کھائے اور نہ کسی کی پروا کرے۔“ فرمایا کہ ”ایسے معاملات سے پرہیز کرے جن سے خود ہی موردِ عذاب ہو جاوے۔“ خود انسان غلطیوں میں پڑے تو تبھی عذاب آتا ہے، تبھی سزا ملتی ہے۔ اگر انسان سچائی پر قائم رہے، نیکیوں پر قائم رہے، اعمالِ صالحہ بجالانے والا ہو، برائیوں سے بچنے والا ہو تو پھر یہ چیزیں نہیں آتیں۔ لیکن یہ سب کچھ خود نہیں حاصل ہوتا۔ فرمایا: ”مگر یہ سب کچھ بھی تائیدِ غیبی اور توفیقِ الٰہی کے سوا نہیں ہو سکتا۔“ اللہ تعالیٰ کی تائید ہوگی، اللہ تعالیٰ توفیق دے گا تو تبھی ہوگا۔ اور پھر اُس کے لئے وہی استغفار اور اللہ تعالیٰ کے لئے جھکنا ہے۔ فرمایا کہ ”صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا کا فضل بھی شاملِ حال نہ ہو۔“ انسان بہت کچھ کرتا ہے کہ مَیں یہ کر دوں گا، وہ کر دوں گا اور دینی معاملات میں تو بالکل ہی انسانی کوشش نہیں بنا سکتی۔ اللہ کا فضل ہو تو دین کی خدمت کی بھی توفیق ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ پھر فرمایا: ”صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا کا فضل بھی شاملِ حال نہ ہو۔ خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا۔ (النساء: 29) انسان ناتواں ہے، غلطیوں سے پُر ہے، مشکلات چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ پس دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرے اور تائیداتِ غیبی اور فضل کے فیضان کا وارث بنا دے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 543۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ دین میں بھی، دنیا میں بھی مشکلات آتی ہیں۔ ہر جگہ اگر سچائی پر قائم ہو گے، تقویٰ پر قائم ہو گے، اپنے اعمال پر نظر ہو گی تو یہ مشکلات بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہوتی چلی جائیں گی۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ سچ کا اظہار مشکلات میں ڈال دیتا ہے۔ بعض دفعہ عملاً یہ بھی ہوتا ہے لیکن اگر اپنا ظاہر و باطن ایک ہو تو پھر ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ مشکلات بھی غائب ہو جاتی ہیں اور یہ صرف دشمنوں کی طرف سے نہیں ہوتا بلکہ بعض دفعہ اپنوں سے بھی سچ کا اظہار مشکلات میں ڈال سکتا ہے کیونکہ اپنوں میں بھی کئی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ تقویٰ کی کمی ہوتی ہے۔ اس لیے انسان بعض دفعہ اپنوں سے بھی پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مثلاً دنیا میں آجکل انتخابات ہو رہے ہیں۔ مجھے بعض شکایات آتی ہیں کہ ہم نے فلاں کو ووٹ دیا یا فلاں عہدیدار نے پوچھا کہ تم نے فلاں کو کیوں اپنی رائے دی، اُس کو ووٹ کیوں دیا؟ اب جماعتی انتخابات تو ایسے ہیں کہ ہر ایک آزاد ہے، کسی کو پوچھنے کا حق نہیں۔ اگر کسی نے سچائی سے اپنے خیال میں کسی کو بہتر سمجھتے ہوئے ووٹ دیا تو کسی عہدیدار کا حق نہیں بنتا کہ جا کے اُسے پوچھا جائے کہ تم نے کیوں فلاں کو دیا، فلاں کو کیوں دیا؟ یہی اگر انسان میں کمزوری ہو، اپنی بعض غلطیاں ہوں تو ایک دفعہ یہ سچائی کا اظہار ہو جائے تو اگلی دفعہ پھر سچائی کا اظہار نہیں کرتا، کہیں میری غلطیاں اور کمزوریاں نہ پکڑی جائیں۔ یا تقویٰ کی کمی ہو، جیسے بعض لوگ اظہار کر دیتے ہیں کہ

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
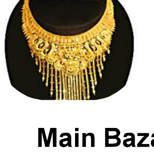

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ہمیں فکر ہے کہ یہ عہدیدار پھر ہمارے خلاف اپنے دلوں میں رنجشیں نہ رکھیں۔ یہ تقویٰ کی کمی ہے، سچائی کی کمی ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر حق سمجھتے ہوئے کسی نے اپنی رائے کا اظہار کیا ہے تو پھر سچائی یہی ہے، تقویٰ یہی ہے کہ بے فکر رہے۔ ہاں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے اُس کا فضل مانگتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا تو کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی چل رہی ہوتی ہے اور ایسی رنجشیں رکھنے والوں کو خود بھی اللہ تعالیٰ بعض دفعہ پکڑتا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ جماعتی نظام کوئی ایسا ہے جس میں جس کا جو دل چاہے، کرتا چلا جائے۔ کہیں نہ کہیں کسی پکڑ میں انسان آجاتا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''اگرچہ عام نظر میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے بھی قائل ہیں، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زبان سے تصدیق کرتے ہیں۔ بظاہر نمازیں بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ روحانیت بالکل نہیں رہی۔ اور دوسری طرف اُن اعمالِ صالحہ کے مخالف کام کرنا ہی شہادت دیتا ہے کہ وہ اعمال، اعمالِ صالحہ کے رنگ میں نہیں کئے جاتے بلکہ رسم اور عادت کے طور پر کیے جاتے ہیں کیونکہ ان میں اخلاص اور روحانیت کا شمّہ بھی نہیں ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ان اعمالِ صالحہ کے برکات اور انوار ساتھ نہیں ہیں۔ خوب یاد رکھو کہ جب تک سچے دل سے اور روحانیت کے ساتھ یہ اعمال نہ ہوں کچھ فائدہ نہ ہوگا اور یہ اعمال کام نہ آئیں گے۔ اعمال صالحہ اُسی وقت اعمال صالحہ کہلاتے ہیں جب ان میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ صلاح کی ضد فساد ہے۔ صالح وہ ہے جو فساد سے مبرّا منزہ ہو۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 499۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اب چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی اگر جواب طلبیاں شروع ہو جائیں، لوگوں کو خوفزدہ کیا جانے لگے تو یہ بھی فساد کے زُمرہ میں آتا ہے۔ پس یہ انسان کو ہر وقت اپنے مدّنظر رکھنا چاہئے، اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ اعمالِ صالحہ انہوں نے بجالانے ہیں۔ اور اعمالِ صالحہ یا اپنے اعمال کی اصلاح اُس وقت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے متقیوں کی یہ نشانی رکھی ہے، تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والوں کی یہ نشانی رکھی ہے کہ ہر عمل، چاہے وہ نیک عمل ہو، عملِ صالح نہیں بن جاتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ عملِ صالح نہ ہو۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ کی نظر میں عملِ صالح بنانے کے لیے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی ضرورت ہے، اُس کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے، استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ''انسان سمجھتا ہے کہ نرا زبان سے کلمہ پڑھ لینا ہی کافی ہے یا نرا اَسْتَغْفِرُ اللّٰه کہہ دینا ہی کافی ہے۔ مگر یاد رکھو زبانی لاف وگزاف کافی نہیں ہے۔ خواہ انسان زبان سے ہزار مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه کہے یا سو مرتبہ تسبیح پڑھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ خدا نے انسان کو انسان بنایا ہے، طوطا نہیں بنایا۔ یہ طوطے کا کام ہے کہ وہ زبان سے تکرار کرتا رہے اور سمجھے خاک بھی نہیں۔ انسان کا کام تو یہ ہے کہ جو کچھ منہ سے کہتا ہے اس کو سوچ کر کہے اور پھر اس کے موافق عملدرآمد بھی کرے۔ لیکن اگر طوطے کی طرح بولتا جاتا ہے تو یاد رکھو نری زبان سے کوئی برکت نہیں ہے۔ جب تک دل سے اس کے ساتھ نہ ہو اور اس کے موافق اعمال نہ ہوں وہ نری باتیں سمجھی جائیں گی جن میں کوئی خوبی اور برکت نہیں کیونکہ وہ نرا قول ہے خواہ قرآنِ شریف اور استغفار ہی کیوں نہ پڑھتا ہو۔ خدا تعالیٰ اعمال چاہتا ہے۔ اس لیے بار بار یہی حکم دیا ہے کہ اعمالِ صالحہ کرو۔ جب تک یہ نہ ہو خدا کے نزدیک نہیں جا سکتے۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ آج ہم نے دن بھر میں قرآن ختم کر لیا ہے۔ لیکن کوئی ان سے پوچھے کہ اس سے کیا فائدہ ہوا؟ نری زبان سے تم نے کام لیا مگر باقی اعضاء کو بالکل چھوڑ دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء اس لیے بنائے ہیں کہ ان سے کام لیا جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعض لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے کیونکہ ان کی تلاوت نرا قول ہی قول ہوتا ہے اور اس پر عمل نہیں ہوتا۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 611۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اعمال کی اصلاح صرف ظاہری طور پر علم سے نہیں ہوگی، بلکہ اللہ تعالیٰ اُس وقت اپنے وعدے کے مطابق اصلاح کرتا ہے جب سچائی کو سامنے رکھتے ہوئے، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا خوف سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش ہو۔ جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں شامل ہونے کے لیے یا اپنی جماعت میں شامل ہونے والوں کی جو نشانی بتائی ہے، وہ یہ ہے کہ وہ قرآنِ کریم کے سات سو حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ کسی علم اور کسی خاص مقام کے ہونے کا آپ نے ذکر نہیں فرمایا۔ پس ہمیں، ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اعمال کی طرف نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اپنے آپ کو اس تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے موافق اپنا چال چلن نہیں بناتا ہے وہ ہنسی کرتا ہے کیونکہ پڑھ لینا ہی اللہ تعالیٰ کا منشاء نہیں۔ وہ تو عمل چاہتا ہے۔ اگر کوئی ہر روز تعزیراتِ ہند کی تلاوت تو کرتا رہے مگر ان قوانین کی پابندی نہ کرے بلکہ ان جرائم کو کرتا رہے اور رشوت وغیرہ لیتا رہے تو ایسا شخص جس وقت پکڑا جاوے گا تو کیا اس کا یہ عذر قابل سماعت ہوگا کہ مَیں ہر روز تعزیرات کو پڑھا کرتا ہوں؟ یا اس کو زیادہ سزا ملے گی کہ تو نے باوجود علم کے پھر جرم کیا ہے۔'' جو قانون جانتا ہے، جو ملکی قانون کو پڑھتا رہتا ہے، صرف قانون پڑھنے سے سزا معاف نہیں ہو جاتی۔ اگر قانون پڑھ رہا ہے اور جرم کر رہا ہے تو فرمایا کہ اُس کو تو زیادہ سزا ملے گی کہ تو نے باوجود علم کے پھر جرم کیا ہے۔ ''اس لیے ایک سال کی بجائے چار سال کی سزا ہونی چاہئے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 611۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں: ''غرض نری باتیں کام نہ آئیں گی۔ پس چاہئے کہ انسان پہلے اپنے آپ کو دکھ پہنچائے تا خدا تعالیٰ کو راضی کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں میں تخلّف نہیں ہوتا۔ اس نے جو وعدہ فرمایا ہے کہ اَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ۔ (الرعد:18) ''یعنی جو چیز لوگوں کو نفع دینے والی ہو وہ زمین میں ٹھہر جاتی ہے۔'' یہ بالکل سچ ہے۔ عام طور پر بھی قاعدہ ہے کہ جو چیز نفع رساں ہو اس کو کوئی ضائع نہیں کرتا۔ یہانتک کہ کوئی گھوڑا بیل یا گائے، بکری اگر مفید ہو اور اس سے فائدہ پہنچتا ہو، کون ہے جو اس کو ذبح کر ڈالے لیکن جب وہ ناکارہ ہو جاتا ہے اور کسی کام نہیں آسکتا تو پھر اس کا آخری علاج ہی ذبح ہے۔'' پس یہ غور کرنے والے فقرات ہیں۔ فرمایا کہ ایسا ذبح ہی ہو جاتا ہے اور پھر جو ذبح کرنے والا سمجھ لیتا ہے، مالک سمجھ لیتا ہے کہ اور نہیں تو دو چار روپے کی کھال ہی بِک جائے گی اور گوشت کام آجائے گا۔ ''اسی طرح پر جب انسان خدا تعالیٰ کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا اور اس کے وجود سے کوئی فائدہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پروا نہیں کرتا بلکہ خس کم جہاں پاک کے موافق اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 611-612۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہر ایک کو، ہر احمدی کو، ہر عہدیدار کو یہ سوچنا چاہئے کہ میں نے زیادہ سے زیادہ دوسرے کو کس طرح فائدہ پہنچانا ہے اور فائدہ پہنچانا ہی ہر ایک کے پیشِ نظر ہونا چاہئے۔ یہ اعزاز، یہ عہدہ، یہ خدمت کا فائدہ تبھی ہے جب دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی سوچ ہو، نیک نیتی ہو، اپنے اعمال کی اصلاح کی طرف توجہ ہو اور سچائی پر قائم رہنے والا انسان ہو، تقویٰ پر چلنے والا ہو۔

فرمایا: ''غرض یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف وگزاف اور زبانی قیل وقال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کیے جاویں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف بھیج کر صحابہؓ سے خدمت لی۔ کیا انہوں نے صرف اسی قدر کافی سمجھا تھا کہ قرآن کو زبان سے پڑھ لیا یا اس پر عمل کرنا ضروری سمجھا تھا؟ انہوں نے تو یہاں تک اطاعت و وفاداری دکھائی کہ بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے اور پھر انہوں نے جو کچھ پایا اور خدا تعالیٰ نے ان کی جس قدر قدر کی وہ پوشیدہ بات نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 612۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ اللہ تعالیٰ کی قدر ہے جس کی ہمیں تلاش کرنی چاہئے۔

آپ فرماتے ہیں: ''خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ ورنہ نکمّی شئے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔ کوئی آدمی اپنے گھر کی اچھی چیزوں اور سونے چاندی کو باہر نہیں پھینک دیتا بلکہ ان اشیاء کو اور تمام کارآمد اور قیمتی چیزوں کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو۔ لیکن اگر گھر میں کوئی چوہا مرا ہوا دکھائی دے تو اس کو سب سے پہلے باہر پھینک دو گے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ ان کی عمر دراز کرتا ہے اور ان کے کاروبار میں ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ وہ ان کو ضائع نہیں کرتا اور بے عزتی کی موت نہیں مارتا۔ لیکن جو خدا تعالیٰ کی ہدایتوں کی بے حرمتی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دیتا ہے۔ اگر چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہاری قدر کرے تو اس کے واسطے ضروری ہے کہ تم نیک بن جاؤ تا خدا تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر ٹھہرو۔ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کے حکموں کی پابندی کرتے ہیں وہ اُن میں اور اُن کے غیروں کے درمیان ایک فرقان رکھ دیتا ہے۔ یہی راز انسان کے برکت پانے کا ہے کہ وہ بدیوں سے بچتا رہے۔ ایسا شخص جہاں رہے وہ قابل قدر ہوتا ہے کیونکہ اس سے نیکی پہنچتی ہے۔ وہ غریبوں سے سلوک کرتا ہے، ہمسایوں پر رحم کرتا ہے، شرارت نہیں کرتا، جھوٹے مقدمات نہیں بناتا، جھوٹی گواہیاں نہیں دیتا، بلکہ دل کو پاک کرتا ہے اور خدا کی طرف

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhtar 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

مشغول ہوتا ہے اور خدا کا ولی کہلاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 612۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے سچائی پر قائم رہنے والا بنائے۔ ہم اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے حکموں کی کامل اطاعت کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے۔ ہمیشہ ہمارے سے وہ اعمال سرزد ہوں جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم جذب کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لیے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے، ہم حقیقت میں اُس مقصد کو حاصل کرنے والے بھی ہوں اور آپ کے مددگار بھی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ہمیشہ ہم پر رہے۔

آج بھی ایک افسوسناک خبر ہے۔ لاہور پاکستان میں، ہمارے ایک احمدی بھائی کو شہید کر دیا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کے کچھ کوائف پیش کرتا ہوں پھر نمازِ جنازہ بھی انشاء اللہ جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔ ان شہید بھائی کا نام مکرم جواد کریم صاحب ہے جو مکرم کریم احمد دہلوی صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ گرین ٹاؤن ضلع لاہور میں رہتے تھے۔ 17رجون کو چار نامعلوم افراد نے مکرم جواد کریم صاحب ابن مکرم کریم احمد صاحب کے گھر کے اندر گھس کر فائرنگ کر کے ان کو شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ جو تفصیلات ہیں ان کے مطابق یہ گرین ٹاؤن لاہور میں اپنے مکان کی اوپر کی منزل میں رہائش پذیر تھے اور نچلی منزل میں ان کے بڑے بھائی امتیاز عدنان صاحب رہتے تھے اور والدہ بھی رہتی تھیں۔ کہتے ہیں رات تقریباً پونے آٹھ بجے کے قریب چار نامعلوم افراد گھر میں آئے۔ دو باہر کھڑے رہے اور دو اندر گیراج میں چلے گئے اور وہاں شاید انہوں نے کریم صاحب کو بلایا۔ بہرحال گیراج والوں کے ساتھ ان کی مڈبھیڑ ہوگئی۔ اسی اثناء میں ایک حملہ آور نے ان پر فائر کیا اور گولی دل پر لگی اور آر پار ہوگئی۔ شور سن کے ان کے بھائی بھی جو نچلی منزل میں تھے، باہر نکلے تو حملہ آوروں نے ہوائی فائر کیا اور یہ کہتے ہوئے کہ اب تمہاری باری ہے وہاں سے چلے گئے، فرار ہو گئے۔ ہسپتال لے جایا گیا لیکن اس سے پہلے راستے میں ہی انہوں نے جامِ شہادت نوش فرمالیا۔

شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے پڑنانا حضرت حکیم محمد حسین صاحب آف بلوگڑ دہلی بھارت کی بیعت سے ہوا تھا جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ ان کے پڑدادا اعجاز حسین صاحب مرحوم نے خط کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی لیکن دستی بیعت کا شرف حاصل نہیں ہوا تھا۔ اس طرح ان کے جو پڑنانا تھے وہ صحابی تھے۔ ان کے دادا مکرم بابو نذیر احمد صاحب دہلی میں لمبا عرصہ امیر جماعت رہے ہیں۔ شہید مرحوم کی عمر تینتیس سال تھی۔ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھے۔ اپنا کاروبار کرتے تھے۔ ان کی اہلیہ ڈاکٹر ہیں، ان کا اپنا کلینک ہے۔ کلینک کے انتظامی معاملات بھی شہید مرحوم کے ہی سپرد تھے۔ انتہائی نرم طبیعت کے مالک تھے۔ چھوٹوں بڑوں کا ادب کرنے کا ان میں خاص امتیاز تھا۔ مخلص انسان تھے۔ ہر کسی سے تعاون کرتے تھے۔ ہر کسی کے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ ان کا گھر لمبے عرصے تک نماز سینٹر بھی رہا۔ چھوٹی عمر سے ہی زعیم حلقہ تھے، پھر مقامی طور پر بھی اور ضلع کی حیثیت میں بھی خدام الاحمدیہ کے کام کرتے رہے۔ والدہ مرحومہ نے شہادت کے دن ذکر کیا کہ جواد کریم نے اپنا ایک خواب مجھے سنایا تھا کہ چند لوگ مجھے مار رہے ہیں اور بڑا بھائی میرے پاس کھڑا ہے، مجھے نہیں بچاتا۔ تو موقع پر بھی اس طرح ہی ہوا کہ جب ان پر فائرنگ ہو رہی تھی بڑا بھائی باہر نکلا اور بچا نہیں سکا۔ ایک لحاظ سے اس طرح بھی خواب پوری ہوگئی۔

چندہ کے معاملے میں بھی بہت کھلے دل کے تھے اور دوسروں کو بھی تحریک کیا کرتے تھے۔ اپنے بھائی کو شہادت سے ایک دن قبل کہا کہ یاد رکھو کہ اگر مَیں فوت ہو جاؤں تو میرا حساب کتاب صاف ہے اور میں بقایادار نہیں ہوں۔ میں نے سارا حساب صاف کر دیا ہے۔ صدر صاحب حلقہ کہتے ہیں کہ ہمارے حلقے کے ایک ممبر جو چندے کی ادائیگی میں ذرا سست تھے، شہید مرحوم نے مسلسل ان سے رابطہ رکھا اور نہ صرف ان کو چندے کے معاملے میں چست کیا بلکہ نظامِ وصیت میں بھی شامل کروایا۔ شہید مرحوم کی اہلیہ محترمہ ہیں اور تین چھوٹے بچے ہیں، جن کی عمریں یہ ہیں، بیٹی ہے ھبۃ الجواد، چھ سال کی ہے۔ اور طلحہ جواد تین سال، اور صفوان جواد چار ماہ۔ ان کے ایک بھائی ہیں۔ شہادت کے وقت ان کی والدہ زندہ تھیں لیکن تدفین کے لیے جب ان کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا تو پیچھے سے والدہ کو بھی ہارٹ اٹیک ہوا۔ اُن کی بھی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ رضیہ کریم دہلوی صاحبہ جو حکیم محمد احمد دہلوی صاحب مرحوم کی صاحبزادی تھیں، شہید مرحوم بیٹے کی شہادت کے کچھ دیر بعد، جب ربوہ جنازہ پر گئے ہوئے تھے، ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ان کی بھی وفات ہوگئی۔ رضیہ کریم صاحبہ کے والدین دہلی سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے۔ پہلے خانیوال میں رہے، پھر شادی ہوئی تو یہ لاہور آ گئیں۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ سکول میں ہیڈ مسٹرس تھیں۔ ریٹائر تھیں۔ 1947ء میں ان کی پیدائش ہوئی تھی اور یہ اپنے حلقے کی سیکرٹری اصلاح وارشاد بھی تھیں۔ اور اپنے بچوں کو بھی جماعتی کاموں میں آگے لانے میں ان کا بہت ہاتھ تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے۔ اور شہید مرحوم اور ان کی والدہ کی جو اولاد ہے اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو اور جماعت سے ان کا پختہ تعلق قائم کرے۔ میں نے تعزیت کا پیغام جب بھیجا تھا تو شہید مرحوم کے جو ایک بھائی ہیں، انہوں نے کہا کہ جماعت کے لیے تو ہماری جان ہر وقت حاضر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے میں کوئی کسی قسم کی بھی بزدلی پیدا نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت بھی رکھے اور جہاں جرأت عطا فرمائے وہاں اپنے فضل سے ہی اپنی حفاظت کے حصار میں ان سب کو رکھے۔

## بقیہ: اداریہ از صفحہ ۲

قارئین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اگر ایک مقام پر لا نبی بعدی یعنی میرے بعد نبی نہ ہوگا فرمایا ہے کہ دوسری طرف مسیح موعود کی بشارت دیتے ہوئے اُسے چار بار ’’نبی اللہ‘‘ ’’نبی اللہ‘‘ کہہ کر پکارا ہے (مسلم کتاب الفتن) ان دونوں قسم کی احادیث کی تطبیق کرتے ہوئے علماء سلف اس نتیجہ پر پہنچے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کے بند ہونے سے مراد یہ ہے کہ حضور کے بعد تشریعی نبوت بند ہے اور مسیح موعود چونکہ آپؐ کی شریعت کا خادم ہوگا اسی لیے اس کی نبوت نہ آیت خاتم النبیین (الاحزاب: ۳۷) کے منافی ہے اور نہ حدیث لا نبی بعدی کے مخالف۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آیت النساء: ۷۰ میں واضح طور پر فرمایا ہے کہ اس اُمت کیلئے صالحیت شہادت، صدیقیت اور نبوت کا انعام تا قیامت جاری ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کا دعویٰ نبوت آنحضرتؐ کی کامل اتباع میں ہے اور اسلامی تعلیم اور بزرگان سلف کے اقوال کے عین مطابق ہے۔ آپ کا دعویٰ ظلی نبوت درست ہے اور اس پر کفر کا فتویٰ لگانا محض ناواقفیت یا محض تعصب کی وجہ سے ہے۔ پس تمام غیر احمدی بھائیوں کو آپ کے انکار پر دوبارہ غور کرنا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے کہ جس طرح قرون اولیٰ میں صحابہ رضوان اللہ علیہم نے خلیفہ وقت کی فوراً بیعت کر کے ہمارے لیے سنت قائم فرمائی ہے اُسی طرح ہم بھی خلیفۃ اللہ مسیح ومہدی کے ذریعہ قائم خلافت کو قبول کریں۔ آج اس موعود خلافت کے پانچویں مظہر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تمام عالم اسلام کو بار بار امام الزماں کو قبول کرنے کی نصیحت فرما رہے ہیں تا مسلمان آپسی خلفشار اور انتظار سے نجات پاویں اور دنیا و عاقبت میں سرخرو ہوں۔

آپ تمام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے تلقین فرماتے ہیں۔

’’آجکل کے علماء بھی اُن لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے جھوٹے رسم و رواج اور جھوٹے عقائد کو دین کا نام دے کر عوام کے جذبات سے کھیلتے ہوئے اُنہیں ایک طرح سے غلام بنا لیا ہے اور یہ سلسلہ جاری رہے گا، کبھی ختم نہیں ہوگا تاوقتیکہ یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اُس فرستادے کو نہیں مان لیتے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں انسانی قدریں قائم کرنے کیلئے اور ہمیں ہر قسم کے بوجھوں اور طوقوں سے آزاد کروانے کیلئے بھیجا ہے۔

۔۔۔۔ پس اب مسلمانوں کے وقار اور ہر قسم کے فسادوں سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے، ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے احکامات اور تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ اور یہ ممکن نہیں ہے جب تک اُس شخص کے انکار سے باز نہیں آتے جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ہر دو قسم کے حقوق قائم کرنے کے لیے بھیجا ہے۔

(خطبہ جمعہ ۲۵ نومبر ۲۰۱۱)

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو مہدی معہود کی قائم کردہ جماعت احمدیہ مسلمہ جماعت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

## مکرم مولانا وحید الدین خان صاحب کے نام خط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے آپ بخیر ہوں۔

غرض ہے کہ آپ محترم نے اپنی کتاب ’’مطالعہ حدیث‘‘ کے باب اخلاق کے تحت ’’خطرناک کھیل‘‘ کے عنوان سے ایک حدیث نبوی کا حوالہ دیتے ہوئے بدلائل واضح کیا ہے کہ کسی کو یہ حق نہیں بنتا کہ وہ دوسرے کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر کے فاسق یا مرتد قرار دے۔ ایسا کرنا بومرسنگ کھیل ہے۔

پھر آپ نے عباسی خلافت کے دور کی عقلی بحثوں کے ہنگامے کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ تکفیر و تفسیق کا یہ ہنگامہ کئی سو سال تک جاری رہا۔ یہاں تک کہ علما کے درمیان عقائد کا یہ مسئلہ مسلمہ طور پر جان لیا گیا کہ لا نُکفرا احدا من اھل القبلہ یعنی جو شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتا ہو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔ گویا جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو کسی بھی حال میں اُس کی تکفیر نہ کرو کیونکہ ایسا کوئی مسلمان نہ کبھی ہوا ہے اور نہ کبھی ہوسکتا ہے جو کعبہ کی بجائے کاشی یا ویٹکن کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے لگے۔

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے آپ کو مسلمان نبی رحمتؐ کا غلام اور شریعت اسلامیہ کا پابند مانتے ہیں۔ ان کے ماننے والے چاہے وہ نوبل انعام یافتہ سائنسدان ڈاکٹر سلام ہوں یا عالمی عدالت انصاف کے جج سر ظفر اللہ خان، ورلڈ بینک کے ڈائریکٹر ایم ایم احمد ہوں یا قائداعظم یونیورسٹی کے وی سی قاضی اسلم، ہمیشہ اور ہر حال میں شریعت محمدیہ کے پابند رہے ہیں۔

آج بھی اس فرقہ کے لوگ بہ نسبت دوسرے مسلمانوں کے اسلامی شعار کے پابند اور فتنوں فسادوں سے دور ہیں۔ کیا ان کو کافر فاسق اور مرتد کہنے والے بومرینگ کھیل نہیں کھیل رہے ہیں؟

فقط والسلام

سید ناصر ندیم ماندوجن شوپیاں۔

## حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ 2013ء

**احمدیت اسلام سے کوئی علیحدہ چیز نہیں۔اصل میں حقیقی اسلام ہی احمدیت ہے یا احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔الٰہی تقدیر ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کیے گئے غلبہ کے وعدے کو پورا فرمانا ہے۔بعید نہیں کہ امریکہ میں احمدیت کا انقلاب اس علاقے سے ہی آئے۔**

(امریکہ کی ویسٹ کوسٹ سے پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح کی ایم ٹی اے کے ذریعہ Live ٹرانسمشن)

**ہماری مخالفت تو آغاز سے ہی ہے۔ہم قانون کی پابندی کرنے والے لوگ ہیں۔ہم صبر کرتے ہیں اور دعاؤں سے کام لیتے ہیں۔آج نہیں تو کل انشاء اللہ ہم ان کے دل جیت جائیں گے۔**

(Beverly Hills کے ہوٹل Montage میں پریس کانفرنس)

### امریکی کانگریس کے ممبران، کیلیفورنیا کے مختلف علاقوں کے سرکردہ حکام، سٹیٹ سینٹ اور اسمبلی کے نمائندگان و دیگر اہم شخصیات کی حضور انور سے ملاقات اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو

ہوٹل Montage میں منعقدہ تقریب استقبالیہ میں مختلف معزز مہمانوں کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ اور جماعت کی امن عالم کے لئے مساعی پر زبردست خراج تحسین۔لاس اینجلیز سٹی کونسل کی طرف سے لاس اینجلیز شہر کی Golden Key کا تحفہ۔کیلیفورنیا کے گورنر کی طرف سے خیر مقدمی Proclamation۔

- مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والے چند انتہا پسند افراد کی جانب سے کیے جانے والے بُرے اعمال کا اسلام کی حقیقی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
- مسلمان ممالک اور بعض مسلمان گروپس کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے غیر مسلم افراد ہیں جو کہ امن قائم کرنے کے نام پر ایسے اقدامات کر رہے ہیں جن کی وجہ سے معصوم لوگ، خواتین اور بچے مر رہے ہیں۔
- امن حاصل کرنا ہے تو اس کی راہ صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ جہاں کہیں بھی ظلم و زیادتی ہو اسے عدل و انصاف کے ذریعے ختم کیا جائے۔

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تقریب استقبالیہ میں بصیرت افروز خطاب)

- خلیفہ کا پیغام بڑا اہر دلعزیز ہے اور ہر ایک کے لیے پُرکشش ہے۔
- ’’جماعت احمدیہ‘‘ انسانیت کے لیے ایک ایسی روشن شمع ہے جس کی آج ساری دنیا کو ضرورت ہے۔
- اتنے کم الفاظ میں امن کے قیام کے بارہ میں اتنا پاورفل (Powerfull) ایڈریس میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنا۔یہ سیدھا ہمارے دلوں تک پہنچا ہے۔

(حضور انور کے خطاب کے بعد مہمانوں کے تأثرات)

- ......تقریب بیعت۔ ......انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ ......تقریب آمین۔

(لاس اینجلیز امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی مختصر رپورٹ)

قسط: سوم

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

### 10 مئی بروز جمعۃ المبارک 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ’’مسجد بیت الحمید‘‘ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

### امریکہ کی ویسٹ کوسٹ سے پہلی بار حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبہ جمعہ کی ایم ٹی اے کے ذریعہ Live ٹرانسمشن

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔آج کا یہ دن اس لحاظ سے بھی ایک تاریخی دن ہے کہ امریکہ کے مغربی علاقہ (West Coast) میں آباد ریاست کیلیفورنیا کی سب سے بڑی جماعت لاس اینجلیز کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا ایسا خطبہ جمعہ ہے جو MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوا۔اس سے قبل امریکہ کے مشرقی حصہ سے MTA پر Live کوریج ہوئی تھی۔

نماز جمعہ میں جماعت لاس اینجلیز کے علاوہ امریکہ کی قریباً تمام دوسری جماعتوں سے احباب جماعت بڑے لمبے اور طویل سفر کر کے شامل ہوئے۔شامل ہونے والوں میں ایک بڑی تعداد ایسی تھی جو تین سے ساڑھے تین ہزار میل کا سفر طے کر کے آئی تھی۔نماز جمعہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد دو ہزار یکصد سے زائد تھی۔

### خطبہ جمعہ

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دو بجے مسجد بیت الحمید تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ احمدیت نے انشاء اللہ تعالیٰ دنیا پر غالب آنا ہے۔احمدیت اسلام سے کوئی علیحدہ چیز نہیں۔اصل میں حقیقی اسلام ہی احمدیت ہے یا احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ہمارے مخالفین چاہے جتنا مرضی شور مچاتے رہیں کہ احمدی مسلمان نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہر آن ہمیں من حیث الجماعت یہ تسلی دلاتی رہتی ہے کہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور دنیا کو حقیقی اسلامی تعلیم اگر کہیں مل سکتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق سے مل سکتی ہے۔اُس امام الزمان سے مل سکتی ہے، اُس مسیح موعود اور مہدی معہود سے مل سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مقرر فرمایا ہے۔یا جس کے ذریعہ سے اسلام کا احیائے نو ہونا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: دو دن پہلے لاس اینجلیز ٹائم کی نمائندہ آئی تھیں، انہوں نے سوال کیا کہ تم تو معمولی تعداد میں ہو، امریکہ میں اتنے لوگ جانتے بھی نہیں، تو کس طرح یہ امن کا پیغام جس کا تم دعویٰ کرتے ہو کہ حقیقی اسلام کا پیغام ہے، ملک میں پھیلا سکتے ہو۔تو میں نے اُنہیں یہی کہا تھا کہ امریکہ کا سوال نہیں، امریکہ میں بھی اور تمام دنیا میں بھی ہم ایک دن انشاء اللہ

تعالیٰ تمہارے یا تمہاری نسلوں کے دل جیت کر اسلام کی آغوش میں لائیں گے۔ میرا خیال تھا کہ اس پر شاید وہ کسی اور رنگ میں کچھ نہ لکھ دیں لیکن آج ابھی جمعہ پر آنے سے پہلے میں نے جب یہ رپورٹ پڑھی، انٹرویو پڑھا ہے، اُس میں انہوں نے تقریباً صحیح رنگ میں ہی ساری باتیں بیان کی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں دنیا میں خدائے واحد کی حکومت قائم کرنے آئے تھے۔ دنیا کو شرک سے پاک کرنے آئے تھے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔‘‘

حضور انور نے فرمایا: پس دنیا کو توحید پر قائم کرنے اور دینِ واحد پر جمع کرنے کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے وہ ایک تو تبلیغ ہے، اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے۔ دوسرے اپنے اخلاق کو اعلیٰ سطح پر لے جانا ہے۔ تیسرے دعاؤں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے مدد چاہنا ہے۔ پس آج ہر احمدی کو، ہر اُس شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کرتا ہے اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے تا کہ اُس مقصد کے حصول کا ذریعہ بن سکے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجے گئے تھے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک گروہ یہاں بھی ایسا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد پر ایسے احسن رنگ میں عمل کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اور اُن کے لئے دعائیں بھی نکلتی ہیں۔ بعض ایسے لوگ مجھے ملے ہیں جو چھوٹی موٹی دکانداری کرتے ہیں، سٹال لگاتے ہیں لیکن اس سٹال کے ساتھ بھی انہوں نے تبلیغ جاری رکھی ہوئی ہے۔ انہوں نے سٹالوں کو بھی تبلیغ کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ پہلے اُن کو شکوہ تھا کہ لٹریچر نہیں ملتا۔ اب کہتے ہیں کہ اس علاقے کے لئے سپینش زبان میں لٹریچر تو ہمیں مل جاتا ہے لیکن اس میدان میں وسعت آنے سے جو لٹریچر کے ذریعہ سے آ رہی ہے، اب اُن کا مطالبہ یہ ہے اور اس کے لئے اُن کے دل میں تڑپ ہے اور لگن ہے کہ ہمیں جلد از جلد سپینش بولنے اور دینی علم رکھنے والے مبلغین بھی چاہئیں۔ جماعت اپنے وسائل کے مطابق انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کر رہی ہے کہ مبلغ دے لیکن اگر اتنی ڈیمانڈ ہے تو جماعتوں کو بھی اپنے بچوں اور نوجوانوں میں یہ روح پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو دینی علم سیکھنے کے لئے جامعہ احمدیہ میں جانے کے لئے پیش کریں تا کہ یہاں کے مقامی ماحول اور زبان کے لحاظ سے اُن کو پیغام پہنچانے والے مہیا ہو سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: مشنری انچارج صاحب سے بھی اس بارے میں تفصیلی گفتگو کی ہے کہ یہاں کے لئے سکیم بنائیں۔ امیر صاحب کو بھی کہا ہے۔ لیکن اگر ذیلی تنظیمیں بھی جماعتی نظام کے ساتھ مل کر ایک کوشش کریں اور وقفِ عارضی کی سکیمیں بنائیں اور جن علاقوں میں میدان سازگار ہیں وہاں زیادہ کام کریں تو ایک دفعہ کم از کم اس علاقے کے ہسپانوی لوگوں میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا تعارف ہو جائے گا اور ہمیں یہ کروانا بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے راستے کھول دیئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ نہ صرف امریکہ میں بلکہ ساؤتھ امریکہ کے ملکوں میں گوئٹے مالا کے ہمارے احمدی ہیں، یہاں آئے ہوئے ہیں، بڑے پُرجوش داعی الی اللہ ہیں۔ کہنے لگے کہ ہمیں مبلغین دیں اور لٹریچر دیں جو مقامی سپینش زبان کے مطابق ہو۔ تو جب میں نے اُنہیں کہا کہ سپین پر توجہ ہے، وہاں کا لٹریچر فی الحال استعمال کریں تو کہنے لگے کہ آپ کو وہاں کی فکر ہے جہاں صرف چالیس ملین لوگ آباد ہیں اور یہاں چار سو ملین سپینش بولنے والے ہیں ان کی آپ کو فکر نہیں ہے۔ تو یہ ہیں وہ حقیقی مددگار اور داعیینِ الی اللہ جو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرما رہا ہے۔

پس اب لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر زمینیں بھی ہموار کرتی چلی جا رہی ہے۔ مجھے اپنی اس سوچ کو کہ یہاں احمدیت کے لئے میدان وسیع ہے اُس وقت بھی مزید تقویت ملی جب ہمارے مبلغ اظہر حنیف صاحب کا ایک خط یہاں آنے سے کچھ دن پہلے میرے سامنے آیا جس میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک رؤیا کے بارے میں لکھا تھا، جس کو انہوں نے غالباً اپنے کسی خطبے میں بیان کیا تھا۔ اِس وقت وہ خط تو میرے سامنے نہیں ہے لیکن جہاں تک مجھے یاد ہے رؤیا یہ تھی۔ انہوں نے دیکھا تھا کہ لوگوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے جو احمدیوں کا ہے اور وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ لگا کہ وہ علاقہ ایسا ہے جیسا لاس اینجلس کا علاقہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اگر ہم کوشش کریں۔ ہم میں سے ہر ایک اس کوشش میں لگ جائے، حقیقی انقلاب اُس وقت آتا ہے، یا جلد اُس کے آثار شروع ہوتے ہیں جب لوگ بھی اُس کے لئے کوشش کریں۔ تو یہ تو یقیناً الٰہی تقدیر ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کئے گئے غلبہ کے وعدے کو پورا فرمانا ہے لیکن اگر ہم اس وعدے کے پورا ہونے کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو پھر یہاں رہنے والے ہر احمدی کو اپنی سوچوں کا دھارا اُس کے مطابق کرنا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ بعض لوگ یہ سوچ رکھتے ہیں اور اُن کی سوچ صرف اپنی کم ہمتی کی وجہ سے ہے کہ یہ دنیا دار لوگ ہیں، ان کو دین سے کوئی غرض نہیں۔ یہاں تو دنیا کی سب سے بڑی فلم انڈسٹری ہے۔ یہاں تو دنیا کی ہاؤہُو بہت ہے۔ ٹھیک ہے یہ سب کچھ ہے لیکن ایک بہت بڑا طبقہ ہمارا انتظار بھی کر رہا ہے۔ اور جتنا میں سوچتا ہوں میرے دل میں یہ گڑھتا جا رہا ہے کہ بعید نہیں کہ امریکہ میں احمدیت کا انقلاب اس علاقے سے ہی آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے 31رمئی 2013ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔

## تقریب بیعت

نمازوں کی ادائیگی کے بعد پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی جو MTA کے ذریعہ ساری دنیا میں Live نشر ہوئی۔ نومبائع دوستوں نے حضور انور کے دست مبارک پر ہاتھ رکھا اور یوں یہاں کی ساری جماعت نے اپنے پیارے آقا کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بیعت کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور دنیا کے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق پانچ بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ جماعت کے اس سینٹر میں باسکٹ بال کورٹ موجود ہے۔ یہاں مجلس خدام الاحمدیہ لاس اینجلیز کی دو ٹیموں کے درمیان باسکٹ بال کا میچ ہو رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت گراؤنڈ میں تشریف لے آئے اور کچھ وقت کے لئے اپنے خدام کے درمیان رونق افروز رہے اور میچ کا آخری حصہ دیکھا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں زیتون کا پودا لگایا۔

مسجد بیت الحمید میں بچوں کی ایک تعلیمی کلاس باقاعدگی سے ہوتی ہے۔ ان بچوں نے اور منتظمین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

## انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 43 فیملیز کے 162 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو از راہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز شکاگو، میامی، Dallas، فلاڈلفیا، Denver، Tulsa، Sacramento، Merced، SFO، Oakland اور Seattle سے بڑے لمبے سفر طے کر کے آئی تھیں۔ جو فیملیز Sacramento، Merced اور Oakland سے آئی تھیں انہوں نے چار سو میل کا سفر طے کیا۔ Denver سے آنے والوں نے پانچصد میل اور Tulsa کی جماعت سے سفر کرنے والوں نے سات صد میل کا فاصلہ طے کیا۔

فلاڈلفیا سے ملاقات کے لئے آنے والی فیملیز نے دو ہزار آٹھ سو میل کا سفر طے کیا۔ سیاٹل سے آنے والوں نے ایک ہزار دو سو میل اور Dallas سے آنے والی فیملیز نے ایک ہزار چار سو میل سفر طے کیا۔ جب کہ شکاگو سے آنے والوں نے دو ہزار میل اور میامی (Miami) سے آنے والے احباب نے تین ہزار میل کا سفر طے کیا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

## تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الحمید تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 22 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں نے آمین کی اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی:

عزیزم ارمان مرزا، ریحان محمود خان، زین علی، توحید جنجوعہ، اعظم محمود، Maazin زبیر، حمود رانا، سعود خان، میکائیل احمد، منیب احمد، دانیال سید احمد، داؤد احمد خان۔

عزیزہ طوبیٰ ملک، Fasih Eman، Alicia رشیدی، عزیزہ Areeba، Neha چوہدری، امۃ النور احمد، ماریہ رحمان، رافعہ احمد، ثمر رانا، مناہل سیّدہ احمد۔

آمین کی تقریب میں شامل ہونے والے یہ بچے بچیاں لاس اینجلیز جماعت کے علاوہ Silicon Valley، North Housten اور Alabama کی جماعتوں سے آئے تھے۔

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزؑ نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔نماز کی دائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

## 11رمئی بروز ہفتہ 2013ء (حصہ اوّل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ’’مسجد بیت الحمید‘‘ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک،خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

جون 2012ء میں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کے مشرقی علاقوں کا دورہ فرمایا تھا اور کیپٹل ہل بھی تشریف لے گئے تھے تو وہاں پروگرام کے بعد لاس اینجلیز (کیلیفورنیا سٹیٹ) سے تعلق رکھنے والے ممبرانِ کانگریس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعوت دی تھی کہ اب آپ ہمارے ہاں لاس اینجلیز بھی تشریف لائیں۔

چنانچہ اب جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاس اینجلیز تشریف لائے ہیں تو جماعت امریکہ کی طرف سے لاس اینجلیز شہر کے ایک معروف علاقہ Beverly Hills کے ایک ہوٹل Montage میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک تقریب ظہرانہ کا اہتمام کیا گیا اور اس پروگرام کا نام Global Peace Lunch Reception in Honor of His Holiness Mirza Masroor Ahmad رکھا گیا تھا۔جس میں یہ تمام ممبران کانگریس اور دیگر اعلیٰ حکومتی عہدیدار شامل ہوئے جس کا ذکر قدرے تفصیل سے آگے ہوگا۔

پروگرام کے مطابق صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اس پروگرام میں شرکت کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی دو گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا۔ایک پولیس کی گاڑی حضور انور کی کار (Car) کے آگے تھی اور دوسری پیچھے تھی۔لاس اینجلیز شہر بہت وسیع وعریض رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔مسجد بیت الحمید سے اس ہوٹل کا فاصلہ قریباً 45 میل ہے۔گیارہ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل میں تشریف آوری ہوئی۔ پولیس نے حفاظتی انتظام کے تحت ہوٹل سے ملحقہ سڑک تمام ٹریفک کے لئے بند کی ہوئی تھی۔ ہوٹل انتظامیہ نے Entrance کو بھی Seal کیا ہوا تھا۔

## Beverly Hills میں پریس کانفرنس

سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لائے جہاں ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا تھا اور پرنٹ (Print) اور الیکٹرانک میڈیا (Electronic Media) کے 14 نمائندے اس پریس کانفرنس میں موجود تھے۔

گیارہ بج کر 25 منٹ پر پریس کانفرنس شروع ہوئی۔

**...ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے خلاف مختلف ممالک میں پرسیکیوشن (Persecution) ہو رہی ہے۔ آپ ہر جگہ ہر فورم پر اسلام کا امن کا پیغام اور اسلام کی تعلیم پہنچا رہے ہیں کیا آپ کی زندگی کو خطرہ نہیں ہے؟**

**اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** میرا کام اسلام کی تعلیم اور امن کا پیغام پہنچانا ہے جو حقیقی پیغام ہے۔ مجھے اس سے غرض نہیں کہ میری زندگی محفوظ ہے یا نہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہوا ہے۔ اس لئے اس کو ہم چھوڑ نہیں سکتے ۔ پاکستان اور بعض دوسرے ممالک میں احمدیوں کی زندگی خطرے میں ہے۔ **چاہے ہم پیغام پہنچائیں یا نہ پہنچائیں۔ ہماری زندگیوں کو تو ہر وقت خطرہ ہے۔** ان باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ہم دنیا کو اسلام کی سچّی اور حقیقی تعلیم سے روشناس کروا رہے ہیں۔

**...ایک انڈونیشین جرنلسٹ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی کتاب ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ کے حوالہ سے سوال کیا کہ اس میں ذکر ہے کہ مسیحؑ زندہ رہے اور کشمیر کی طرف سفر کیا اور پھر وہاں وفات پائی۔**

**اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ:** ہمارے عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام صلیب سے بچائے گئے۔ پھر آپ نے اپنے گمشدہ قبائل کی تلاش میں کشمیر کی طرف ہجرت کی اور وہاں زندگی گزاری اور ایک سو بیس سال کی عمر پاکر وفات پائی اور کشمیر میں دفن ہوئے۔ ویاں اب بھی آپؑ کی قبر موجود ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ بات صرف ہم ہی نہیں کہتے بلکہ دوسرے محققین نے بھی اس کی تصدیق کی ہے اور اپنی تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ مسیحؑ نے کشمیر کی طرف ہجرت کی تھی اور پھر وفات پائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ: مسیحؑ کی آمد ثانی کے بارہ میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جس شخص کا ظہور ہوگا وہ مسیح بھی ہوگا اور مہدی بھی ہو گا۔ ہر مذہب کا عقیدہ ہے کہ آخری زمانہ میں کوئی آئے گا۔ ہر مذہب کسی نہ کسی آنے والے کا انتظار کر رہا ہے تو آنے والا ایک ہی ہے جو مسیح ومہدی کے علاوہ کرشن بھی ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق بہت سارے لوگ نہیں آئیں گے بلکہ آنے والا ایک ہی ہوگا اور یہ وہی وجود ہوگا جس کا دوسرے سب مذاہب بھی انتظار کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امام مہدی تو آسکتا ہے لیکن وہ نبی نہ ہوگا۔ہم کہتے ہیں کہ امام مہدیؑ کا سٹیٹس (Status) نبی کا ہوگا لیکن وہ ظلّی اور غیر تشریعی نبی ہوگا۔نئی شریعت کے ساتھ نہیں آئے گا۔ یہ ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان فرق ہے اور یہی وہ بڑی وجہ ہے اور ایشو (Issue) جس کی وجہ سے ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔لیکن دوسروں کی طرف سے اس ظلم کے باوجود ہم مسلسل بڑھ رہے ہیں اور ہم مسلسل پیغام پہنچا رہے ہیں اور ہر سال لاکھوں لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔

**...ایک اخباری نمائندہ نے سوال کیا کہ پاکستان میں آپ کو ووٹ کے حق سے محروم کیا گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟**

**اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ:** 1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ جب کہ کسی کے مذہب کے بارہ میں کسی حکومت کا حق نہیں کہ وہ اس کے مذہب کا فیصلہ کرلے۔ 1977ء میں ضیاء الحق کی حکومت آگئی۔ مارشل لاء لگا۔ 1984ء میں ضیاء حکومت نے ہمارے خلاف بڑے سخت قوانین پاس کئے کہ ہم کسی لحاظ سے بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور اپنا مسلمان ہونا ظاہر بھی نہیں کر سکتے۔ بطور مسلمان اسلامی تعلیمات پر عمل بھی نہیں کر سکتے، مسلمانوں کی طرح اپنی مسجد کو ’’مسجد‘‘ نہیں کہہ سکتے، اذان نہیں دے سکتے، کلمہ نہیں پڑھ سکتے اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے اور بھی بہت سے قوانین بنائے۔

حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے جو آپ کی مرضی ہے آپ ہمیں سمجھیں لیکن مجھے بھی یہ حق ہے کہ جو اپنے آپ کو سمجھتا ہوں وہ کہوں۔

حضور انور نے فرمایا: اب ووٹ دینے کے حق سے احمدیوں کو محروم کیا گیا ہے ووٹ دینے کے لئے جو فارم پُر کرنا پڑتا ہے اس میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ و السلام کے خلاف ہر ایک کو ایک سٹیٹمنٹ (Statement) دینی پڑتی ہے اور احمدی ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔تو اس پر وہ کہتے ہیں چونکہ آپ نے اپنے بانی جماعت کے خلاف سٹیٹمنٹ نہیں دی اس لئے آپ غیر مسلم ہیں۔ آپ کو بطور مسلمان ووٹ کا حق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور پاکستان کے شہری ہیں اور بحیثیت شہری ہمارا حق ہے کہ ہم ووٹ دیں ووٹ کا حق بلا تمیز مذہب ہر ایک کو برابر ملنا چاہیے۔ہم کبھی بھی غیر مسلم کی حیثیت سے ووٹ نہیں دیں گے۔ جب تک یہ قانون ختم نہ ہو، ہم اپنا حق استعمال نہیں کر سکتے یا ایک ایسی لسٹ بنے جس میں سب برابر ہوں اور بلا تمیز مذہب ہر شہری کا نام اس لسٹ میں درج ہو اور ووٹ دینے کے لحاظ سے سب برابر ہوں۔

**...ایک جرنلسٹ نے دہشتگردی کے حوالہ سے سوال کیا کہ دہشتگردی کے بارہ میں آپ کا کیا ردّعمل ہے؟**

**اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ:** ابھی میں نے جو ایڈریس کرنا ہے اس میں اس سوال کا جواب آجائے گا۔

**...جماعت کی مخالفت کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** ہماری مخالفت تو آغاز سے ہی ہے۔ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو آپؑ کی مخالفت شروع ہوئی۔ مخالفین نے عدالتوں میں آپؑ کے خلاف مقدمات رجسٹرڈ کروائے اور تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ جماعت احمدیہ کی 125 سال کی تاریخ ہے اور ہمیشہ جماعت کی مخالفت رہی ہے قادیان پنجاب میں بانی جماعت احمدیہ اکیلے تھے۔ آپ نے دعویٰ کیا اور جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی اور آپ اپنی زندگی میں ہی نصف ملین ہو گئے۔ ہندوستان کے مسلمان جماعت میں شامل ہوئے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر آپؑ کی وفات کے بعد خلافت احمدیہ شروع ہوئی۔ اور مسلسل مخالفین کا سامنا رہا۔ پھر 1947ء میں پاکستان بنا۔ یہاں بھی مخالفت جاری رہی۔ 1974ء میں ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ 1984ء میں ہمارے خلاف مزید سخت قوانین بنائے گئے جو اب تک نافذ ہیں اور سخت مخالفت کا سامنا ہے۔لیکن ان سب چیزوں کے باوجود ہم پاکستان میں مسلسل بڑھ رہے ہیں اور جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہم قانون کی پابندی کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم کوئی ردّعمل نہیں دکھاتے۔ ہم صبر کرتے ہیں اور دعاؤں سے کام لیتے ہیں۔ آج نہیں تو کل انشاء اللہ ہم ان کے دل جیت جائیں گے۔ ردّعمل دکھانے سے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ دل جیت لئے جائیں اور معاشرہ میں امن قائم ہو۔

**...ایک نمائندہ نے کہا کہ اس کا تعلق ان NGO'S سے ہے جو ریفیوجیز (Refugees) کے بارہ میں کام کرتی ہے اور مدد کرتی ہیں۔ ہم آپ کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔**

**اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** اگر آپ متأثرین اور اسائیلم سیکرز کی مدد کر رہے ہیں تو آپ کو علم ہونا چاہیے کہ پاکستان میں کیا ہو رہا ہے۔ بہت سے احمدی پاکستان سے ہجرت کر کے مختلف ممالک میں گئے ہیں اور وہاں اسائیلم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کا جل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں
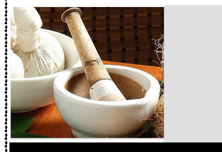
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبد القدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کے لئے اپلائی کیا ہے۔ ان میں سے جن ریفیو جیز کے کیسز پاس ہو چکے ہیں ان میں سے بعض امریکہ، کینیڈا اور یورپ کے دوسرے ممالک میں آئے ہیں۔ اس کا بھی آپ کو علم ہو گا۔ سینکڑوں کی تعداد میں ابھی ان ممالک میں بیٹھے ہوئے ہیں اگر آپ مدد کرنا چاہتے ہیں تو ان کی مدد کریں جو وہاں اپنے کیسز کے سلسلہ میں انتظار میں ہیں۔

**...سیریا میں اس وقت جو موجودہ حالات ہیں۔ اس بارہ میں ایک سوال پر حضور انور نے فرمایا:** سیریا میں جو کچھ ہو رہا ہے اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ حکومت اور باغی دونوں غلط کر رہے ہیں اور دونوں اسلام کی تعلیم کے خلاف کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دو سال قبل میں نے اپنے ایک خطبہ میں سیریا کے حالات اور وہاں ہونے والے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے اسلامی تعلیم کے حوالہ سے سمجھایا تھا اور وارننگ (Warning) بھی دی تھی کہ جس طرف یہ جا رہے ہیں اس کے نتیجہ میں بہت سخت حالات آنے والے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے اور اب ایسے سخت تکلیف دہ حالات ہیں کہ کنٹرول سے باہر ہو رہے ہیں۔

**...ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ لوگ احمدیوں کو کافر کیوں کہتے ہیں؟**

**اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرنلسٹ کو مخاطب کر کے فرمایا:** کیا آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ کوئی بھی اٹھے اور دوسرے کو کافر کہہ دے۔ یہ سراسر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ ہم پر یہ الزام بھی لگاتے ہیں کہ ہم دل سے کوئی اور کلمہ پڑھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک جنگ میں ایک صحابی نے مخالف فوج کے ایک ایسے سپاہی کو قتل کر دیا جس نے قتل ہونے سے پہلے کلمہ طیبہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' پڑھ لیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی سے پوچھا کہ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تھا تو پھر تو نے اس کو کیوں قتل کیا۔ اس پر صحابی نے جواب دیا کہ اس نے قتل ہونے کے خوف سے، اپنی موت کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپؐ نے فرمایا: ''ھَلَّا شَقَقْتَ قَلْبَہٗ'' کیا تُو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ اس نے دل سے کلمہ نہیں پڑھا بلکہ موت کے خوف کی وجہ سے پڑھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ: اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہ تھا تو آج ان مسلمانوں کو کیسے علم ہو گیا کہ زبان پر کچھ اور ہے اور دل میں کچھ اور ہے۔

یہ پریس کانفرنس 11 بج کر 40 منٹ تک جاری رہی۔

جب پریس کانفرنس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم سے باہر تشریف لائے تو ریاست کیلیفورنیا کے Lieutenant Governor جناب Gavin Newsom صاحب اور لاس اینجلیز کاؤنٹی کے پولیس انچارج Lee Baca باہر کھڑے حضور انور کا انتظار کر رہے تھے۔ ان دونوں نے حضور انور کا استقبال کیا۔ پولیس انچارج Lee Baca صاحب قبل ازیں حضور انور کی آمد پر ایئرپورٹ پر آکر حضور انور کو خوش آمدید کہہ چکے تھے۔

## بعض خاص مہمانوں کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اگلے پروگرام کے مطابق Muse Room لے جایا گیا جہاں اعلیٰ حکّام اور دیگر خاص مہمان حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

Muse Room ہوٹل میں ایک Board Room ہے جہاں حال ہی میں امریکی نائب صدر نے بھی میٹنگ کی تھی۔ یہاں پر امریکی کانگریس کے ممبران، کیلیفورنیا کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے اعلیٰ حکّام، پولیس کے چیف، کونسل کے ممبران، سٹیٹ سینٹ اینڈ اسمبلی (State Senate and Assembly) کے نمائندگان اور لاس اینجلیز کے آئندہ ہونے والے میئر کے انتخاب کے دو اہم انتخابی امیدوار شامل تھے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Muse Room میں داخل ہوئے تو یہ سب حکّام حضور انور کے اعزاز میں کھڑے ہو گئے۔

حضور انور نے سب سے پہلے Karen Bass Congresswoman اور Gloria Mc Leod Congresswoman سے گفتگو فرمائی۔ یہ دونوں کافی دیر سے حضور انور کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ وہ کیلیفورنیا سٹیٹ کے لاکھوں شہریوں کی امریکن کانگریس میں نمائندگی کرتی ہیں۔ ان دونوں نے حضور انور سے کیلیفورنیا میں عوام کو درپیش مسائل معیشت، زراعت، جرائم اور بعض دیگر موضوعات پر گفتگو کی۔

...Gloria McLeod صاحبہ جس حلقہ سے کانگریس کی ممبر ہیں ہماری مسجد بیت الحمید اور مرکزی سینٹر اسی حلقہ میں ہے۔ انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ جماعت احمدیہ کے اراکین اس علاقہ میں بہت مثبت کردار ادا کر رہے ہیں اور وہ انہیں اپنا دوست سمجھتی ہیں انہوں نے اپنی اور اپنے حلقہ کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں ایک Certificate of Recognition پیش کیا۔

...اس کے بعد Judy Chu Congresswoman نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کی سعادت پائی۔ موصوفہ نے حضور انور کا کیلیفورنیا میں تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا۔ Judy Chu صاحبہ وہ پہلی چینی خاتون ہیں جو امریکی کانگریس کی ممبر ہیں۔ انہوں نے نفسیات میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے اور امریکی کانگریس کے ایوان زیریں کے پارلیمانی گروپ برائے ایشیا (Asian Caucus) کی سربراہ ہیں۔ Judy Chu صاحبہ گزشتہ سال کیپیٹل ہل میں حضور انور کے خطاب کے موقع پر بھی شامل تھیں۔ حضور انور سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ حضور انور سے دوبارہ ملنے پر اپنے آپ کو خوش قسمت تصوّر کرتی ہیں اور حضور انور کا خطاب سننے کے لئے بیتاب ہیں۔

John Perez جو ''کیلیفورنیا سٹیٹ اسمبلی'' کے سپیکر ہیں کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایک Resolution پیش کیا گیا جس میں حضور انور کو کیلیفورنیا سٹیٹ میں آمد پر خوش آمدید کہا گیا تھا۔

...امریکی کانگریس کے ایک اہم رکن Brad Sherman جو گزشتہ سال Capitol Hill کی Reception میں شریک تھے۔ انہوں نے بھی آج کے اس پروگرام میں شرکت کے لئے لاس اینجلیز آنا تھا لیکن شدید خواہش کے باوجود بعض امور مملکت کی انجام دہی کے لئے صدر اوبامہ کے کہنے پر دارالحکومت واشنگٹن رُک گئے تھے۔ انہوں نے اپنے چیف آف سٹاف Matt Domino کے ہاتھ اپنا ایک ذاتی خط حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام بھیجا جس میں اپنے نہ آسکنے کی معذرت کی تھی اور لکھا تھا کہ نہ آنے پر شرمندہ ہوں۔

...پروفیسر Jim Sonne جو کہ Stanford Law School میں پڑھاتے ہیں اور ڈائریکٹر برائے مذہبی امور بھی ہیں اور قانونی حلقوں میں ممتاز سمجھے جاتے ہیں۔ انہوں نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کیلیفورنیا خوش آمدید کہا۔

...MS. Yolanda Parker صاحبہ جو حکومتی پارٹی کی انتہائی اعلیٰ عہدیدار ہیں۔ انہوں نے بھی حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور کیلیفورنیا آمد پر خوشی کا اظہار کیا۔

...Muse Room میں چار خواتین ممبران کانگریس موجود تھیں Karen Bass, Gloria Moleod, Judy Chu اور Julia Brownley حاضرین میں کسی نے کہا کہ اس علاقہ کی تمام لیڈران یا ان کی اکثریت خواتین پر مشتمل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو سراہا اور حاضرین کو بتایا کہ اسلام حقوق نسواں کا بہت بڑا حامی ہے اور جماعت احمدیہ ان کی ترقی کے لئے اور خواتین کے حقوق کی ادائیگی کے لئے کوشاں ہے۔

Eric Garcetti جو لاس اینجلیز سٹی کونسل میں ہیں اور آئندہ میئر کے انتخاب میں مضبوط امیدوار تصوّر کئے جاتے ہیں اپنے والد Gill Garcetti صاحب (جو کیلیفورنیا میں ایک اہم سیاسی اور سماجی شخصیت سمجھے جاتے ہیں) کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

لاس اینجلیز ہسپانوی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ''فرشتوں کا شہر'' ہے۔ Eric Garcetti نے حضور انور کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ''آج فرشتوں کے شہر میں ایک فرشتہ آیا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ حضور انور کی تشریف آوری سے ہمارے شہر لاس اینجلیز کی عزّت افزائی ہوئی ہے موصوف نے حضور انور سے آئندہ الیکشن میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی اور کہا کہ حضور انور ایک Inspiring لیڈر ہیں اور حضور انور اسلام کا محبت، امن اور سلامتی پر مشتمل جو پیغام لے کر لاس اینجلیز آئے ہیں۔ ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور اس پیغام کو سراہتے ہیں۔

Muse Room میں اس پروگرام کے اختتام سے کچھ پہلے لاس اینجلیز شہر کے پولیس چیف Charles Beck اپنی مکمل وردی میں حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کیا اور خوش آمدید کہا۔

اس پروگرام کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Montage ہوٹل میں واقع "Marquessa Ballroom" میں تشریف لے آئے جہاں تین صد بچاس سے زائد معزز مہمان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے چشم براہ تھے۔ جونہی حضور انور ہال میں داخل ہوئے تمام مہمانوں نے کھڑے ہو کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

گزشتہ سال امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن ڈی سی میں ہونے والے Capitol Hill کے پروگرام کے بعد آج امریکہ کی مغربی سرزمین پر بھی احمدیت کے حق میں ایک تاریخ ساز دن طلوع ہوا۔ آج کیلیفورنیا سٹیٹ کے شہر لاس اینجلیز میں دنیا کے مختلف 17 ممالک اور اقوام کے حکومتی حکام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چشمہ سے سیراب ہو رہے تھے اور امریکہ کے اس مغربی حصّہ (West Coast) میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کی اشاعت کا اور اسلام کی احیائے نو کا ایک ایسا راستہ کھل رہا تھا جس کے بارہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک روز قبل اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ ''ایک بہت بڑا طبقہ ہمارا انتظار بھی کر رہا ہے اور جتنا میں سوچتا ہوں میرے دل میں یہ گڑھتا جا رہا ہے کہ بعید نہیں کہ امریکہ میں احمدیت کا انقلاب اس علاقے سے ہی آئے۔''

آج امریکہ کی سرزمین پر جماعت احمدیہ کے لئے ایک بار پھر فتوحات کے لئے باب کھل رہے تھے اور جماعت


# نیو اشوک جیولرز قادیان
# New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

# J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

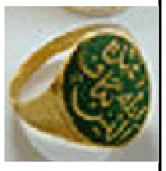
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ترقیات کے ایک اور نئے دور میں داخل ہو رہی تھی اور اللہ تعالیٰ تقدیر احمدیت کے غلبہ کے لئے نئے میدان عطا فرما رہی تھی۔

آج کے اس پروگرام میں امریکن کانگریس کے ممبران بھی شامل تھے، فوجی حکام بھی شامل تھے اور Think Tanks کے حکام بھی تھے۔ گورنمنٹ آفسز کے نمائندے بھی تھے اور ان کے علاوہ 13 کی تعداد میں ڈپلومیٹ اور کونسلیٹ بھی تھے۔

Law Enforcement کے 20 کی تعداد میں حکومتی افسران تھے۔ 14 کی تعداد میں الیکٹرانک اور میڈیا کے نمائندے تھے اور 37 کی تعداد میں یونیورسٹیوں اور کالجز کے پروفیسرز اور محکمہ تعلیم سے وابستہ لوگ تھے۔ مختلف NGO'S کے نمائندوں کی تعداد 26 تھی اور 29 کی تعداد میں مختلف مذاہب کے نمائندے اور سرکردہ افراد تھے اس کے علاوہ ڈاکٹرز، وکلاء، انجینئرز اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کی تعداد 70 سے زائد تھی۔ آج مجموعی طور پر اس تقریب میں اڑھائی صد سے زائد اعلیٰ حکام اور دیگر افسران اور مہمان شامل ہوئے۔

## استقبالیہ تقریب

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم اظہر حنیف صاحب مبلغ سلسلہ و نائب امیر یو ایس اے نے پیش کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم امجد خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ نے اس تقریب کا اختصار سے تعارف کروایا۔

بعد ازاں بعض اہم حضرات نے اپنے ایڈریس پیش کئے۔

## معزز مہمانوں کے خیر مقدمی ایڈریسز

...سب سے قبل Lieutenant Governor جناب Gavin Newsom نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے اور حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ حضور انور نے خلافت سے پہلے غانا میں جو وقت گزارا تھا وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ حضور انسانیت کی ترقی کے لئے خواہاں ہیں اور اس کی ترقی کے لئے خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ گورنر Newsom نے ہال میں موجود کیلیفورنیا سٹیٹ کنٹرول John Chiang کو سٹیج پر بلایا اور دونوں نے حضور انور کی خدمت میں California کے گورنر Jerry Brown کی طرف سے Proclamation دی۔ جس میں گورنر براؤن نے حضور انور کا کیلیفورنیا میں خیر مقدم کیا۔

...اس کے بعد لاس اینجلیز کاؤنٹی کے پولیس چیف Lee Baca نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے انسانیت اور امن کے قیام کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انتھک کوششوں کی تعریف کی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو ایک عظیم مجدّد اور امن کا شہزادہ قرار دیا۔

...Sheriff Baca کے ایڈریس کے بعد لاس اینجلیز سٹی کونسل کے ممبر Dennis Zine نے کونسل کے صدر اور انتخابی امیدوار Eric Garcetti کے ساتھ مل کر حضور انور کی خدمت میں لاس اینجلیز شہر کی Golden Key پیش کی۔ یہ چابی پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ Golden Key کرّہ ارض پر سب سے زیادہ معزز افراد کے لئے مخصوص ہے۔ حضور انور سے قبل یہ Golden Key لاس اینجلیز کونسل کی طرف سے سربراہان مملکت اور نوبل پرائز جیتنے والوں کو دی جا چکی ہے۔ Eric Garcetti نے کہا کہ ان کے بارہ سالہ دور صدارت میں یہ اعزاز صرف چار معززین کو اب تک پیش کیا گیا ہے۔

...اس کے بعد Matt Dabaneh صاحب جو کانگریس میں Sher Man کے چیف آف سٹاف اور نمائندہ ہیں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں House Resolution 709 جو کہ 112 ویں Congressional Session میں پاس کی گئی تھی، کی Official کاپی پیش کی۔ یہ ریزولیوشن 21 ممبران کانگریس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے گزشتہ دورہ امریکہ کے دوران پاس کروائی تھی۔ جس میں حضور انور کی قیام امن کی کوششوں کو سراہا تھا۔

...اس کے بعد خاتون رکن کانگریس Judy Chu نے اپنے مختصر ریمارکس میں کہا کہ وہ آج اس تقریب میں اس لئے شامل ہوئی ہیں کیونکہ حضور انور دہشتگردی، تشدّد اور جنگ کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔

...بعد ازاں ایک اور رکن کانگریس Julia Brownley نے حضور انور کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ حضور! آج دنیائے مذاہب کے عظیم ترین لیڈر ہیں۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب یو ایس اے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختصار سے تعارف کروایا۔

بعد ازاں ایک بجے جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے تو سارا ہال کھڑا ہو گیا اور مہمان دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

...

## خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع استقبالیہ لاس اینجلیز

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:**

معزز مہمانان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہماری دعوت قبول کرتے ہوئے اس تقریب کو رونق بخشی۔

میں ان تمام معزز مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کو سراہا۔ اور میں ان تمام مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے خیر سگالی کے طور پر مجھے تحائف دیئے۔ بالخصوص اس شہر کی چابی دینے پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ کا اس تقریب میں شامل ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ اس **اسلامی اور مذہبی تنظیم** کے متعلق اچھے خیالات رکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے اندازِ فکر و عمل میں بردباری پائی جاتی ہے۔ اور آپ کے اندر اسلام کو جاننے کی شدید خواہش موجود ہے۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں ایک ایسے اہم مسئلہ کی طرف آتا ہوں جس کو آج کی دنیا کے تناظر میں سمجھنا اور اس کے متعلق بات چیت کرنا اشد ضروری ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** میں مغرب اور غیر مسلموں میں اسلام کے متعلق پائے جانیوالے خوف و ہراس کی وجوہات کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس خوف و ہراس کے پیچھے بعض نام نہاد مسلمانوں یا بعض نام نہاد مسلمان گروہوں کے اعمال بھی ہیں۔ لیکن اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان کے ان دہشت گردانہ اور شدت پسندانہ اعمال کا اسلام کی تعلیمات کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام کا بنیادی مطلب 'امن'، 'سکون' اور 'ہر قسم کے شر اور برائی سے بچانا' ہے۔ درحقیقت قرآن کریم دعویٰ کرتا ہے کہ یہی وہ تعلیم ہے جو خدا تعالیٰ کے ہر نبی نے دی۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** 'اسلام' مسلمانوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ اسکی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ ان تعلیمات میں سب سے بنیادی تعلیم یہی ہے کہ مسلمان صرف حقوق اللہ ہی ادا نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق بھی لازمی ادا کریں۔ یہ بھی اتنا ہی اہم ہے۔

قرآن کریم نے گزشتہ انبیاء کی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ تمام انبیاء کرام نے ہر دو حقوق یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بنی نوع انسان کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ تمام مذاہب کی طرف سے بنی نوع انسان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی تحریض کرنے پر ان کی تعریف بیان فرما رہا ہو اور دوسری طرف رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن پر یہ عظیم الشان کتاب نازل کی گئی کو حکم دے رہا ہو کہ دنیا میں امن اور سکون قائم نہ کیا جائے؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ مسلمانوں کو دنیا کے امن و سکون کو تباہ و برباد کرنے کا حکم دیا جاتا؟ --- یقیناً کوئی عقلمند شخص اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** حقیقی عدل و انصاف کا تقاضا ہے کہ اسلام کو سنی سنائی باتوں پر غلط مفروضے قائم کرتے ہوئے تعصب کی نگاہ سے نہ جانچا جائے بلکہ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اسلام اور اس کے بانی پر تنقید کرنے سے پہلے اس مذہب کا غور و فکر کے ساتھ مطالعہ کرے اور اس کی تعلیمات کو سمجھنے کی اہلیت پیدا کرے۔ کسی بھی مسئلہ کے متعلق درست فیصلہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب کوئی شخص اس کے متعلق گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرے اور سچائی کو جاننے کیلئے محنت کرے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** کسی بھی عقیدہ کی سچائی یا اصلیت کو اس کے ماننے والوں اور اس کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والوں کے ذریعہ جانچا جا سکتا ہے۔ آج کے دور میں احمدیہ مسلم جماعت ہی ہے جو اسلام کی حقیقی اور سچی تعلیمات کو ماننے اور اس کو پھیلانے کی دعویدار ہے۔

یہ سن کر آپ کے ذہن میں سوال اُٹھے گا کہ احمدی

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ و نصلی علیٰ رُسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

مسلمان کیونکر دعویٰ کر سکتے ہیں کہ وہی اسلام کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ ہیں جبکہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اور مسلمانوں کے مذہبی علماء احمدیوں کومسلمان مانتے ہی نہیں؟

اس سوال کے جواب میں پہلی بات تو یہ ہے کہ جیسا میں نے پہلے کہا کہ قرآن کریم نے واضح طور پر بتلادیا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور اس کا دہشت گردی اور شدت پسندی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی کہ تمام گزشتہ مذاہب کی طرح اسلام پر بھی ایک ایسا وقت آئے گا جب مسلمان تباہ حال ہوجائیں گے۔مسلمان علماء غلط عقائد اور نظریات پھیلائیں گے اور مسلمانوں کے درمیان تفرقہ بازی اور اختلافات کی کثرت ہوجائے گی۔ قرآن کریم اپنی اصل صورت میں موجود ہوگا لیکن اس کی غلط تاویلیں اور تفسیریں کی جائیں گی جو مسلمانوں کو اس کی حقیقی تعلیمات سے دور لے جائیں گی۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** پیش گوئی کے مطابق جب حالات اتنے زیادہ خراب ہوجائیں گے تو اللہ تعالیٰ مسیح موعود اور امام مہدی کی صورت میں ایک شخص کو بھیجے گا جو اسلام کی تجدید کرے گا۔ وہ قرآن کے حقیقی معانی سے آگاہ کرے گا اور دنیا کے سامنے اسلام کا وہ حقیقی چہرہ رکھے گا جس پر چودہ سوسال قبل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائے راشدین عمل پیرا تھے۔ مسیح موعود دنیا کو پیار محبت اور امن کے ساتھ مل جل کر رہنے کی طرف رہنمائی کرے گا۔اور دنیا میں باہمی افہام وتفہیم اور صلح وآشتی کی روح پھونکے گا۔مسیح موعود یہ سب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن اسوہ اور قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات کے مطابق کرے گا۔مزید برآں مسیح موعود ہر قسم کی مذہب کے نام پر کی جانے والی جنگوں کوختم کرے گا۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ہم احمدی مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ احمدیہ مسلم جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب آف قادیان وہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں جنہوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آنا تھا۔ ہمارا یقین ہے کہ وہ اسلام کی حقیقی اور درخشاں تعلیمات کو دنیائے عالم میں پھیلانے کیلئے روشنی کی کرن بن کر آئے ہیں۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ان چند تعارفی کلمات کے بعد اب میں اسلام کے پُرکشش اور پُرامن اوصاف کی چند مثالیں اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے رکھوں گا۔کسی بھی مخصوص مثال دینے سے پہلے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ شخص جس نے قرآنی تعلیمات پر ہر ممکن حد تک عمل کیا ہے وہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے فرمایا تھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن کریم کی تعلیمات ہی ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص قرآن کریم کا مطالعہ کرتا ہے تو اس پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق نمایاں طور پر واضح ہوجاتے ہیں۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** وقت کی قید کی وجہ سے میرے لئے ممکن نہیں ہے کہ قرآن کریم کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرپاؤں۔حقیقت تو یہ ہے کہ اتنے کم وقت میں قرآن کریم کی تعلیمات کے کسی ایک پہلو کا احاطہ کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔لیکن پھر بھی میں اسلامی تعلیمات کے ایک پہلو کو مختصر طور پر بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔افسوس ہے کہ یہ پہلو دورِ جدید میں غلط طور پر سمجھا گیا ہے جس نے مسلم دنیا میں ایک واضح خوف پیدا کردیا ہے۔میرا اشارہ دنیا میں قیامِ امن کیلئے قرآنِ کریم اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی طرف ہے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا تھا اور اس کی پہلی سورۃ کی پہلی آیت میں امن کا پیغام دیا گیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن یعنی تمام تعریفیں خداتعالیٰ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔اس آیت کا مطلب ہے کہ خدا جس کی عبادت مسلمان کرتے ہیں وہ واحد خدا ہے جو بلاکسی امتیاز کے ہر ایک چیز کو سہارا دیتا ہے اور اس کو پالتا ہے۔وہ اپنی مخلوق کی تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** بالفاظ دیگر وہی خدا عیسائیوں کا ہے، وہی خدا یہودیوں کا ہے، وہی خدا ہندوؤں کا ہے۔حقیقت تو یہ ہے کہ وہی خدا ان لوگوں کو بھی پالتا ہے جو اس کی موجودگی پر یقین ہی نہیں رکھتے۔جب بھی میں اس خاص نقطہ پر غور کرتا ہوں تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ میرا اُس ایک خدا پر یقین ہے جو ساری قوموں، نسلوں اور مذاہب کا رب ہے۔اس وجہ سے میرے لئے ممکن ہی نہیں رہتا کہ میں کسی قوم، نسل یا مذہب کیلئے اپنے دل میں نفرت پیدا کرپاؤں۔اسی تناظر میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ میری تمام تر ہمدردیاں اور دعائیں بوسٹن میں ہونے والے حالیہ حملہ کے شکار لوگوں کے ساتھ ہیں۔ہم اس حملہ کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ایک مسلمان کو اس کے خدا کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ وہ پانچ وقت نمازیں ادا کرے اور نماز کی ہر رکعت میں قرآن کریم کی پہلی سورۃ 'سورۃ الفاتحہ' کی تلاوت کرے۔اس طرح ہر مسلمان کیلئے کم ازکم روزانہ بتیس مرتبہ اس دعا کا کہ **''وہ تمام جہانوں کا رب ہے''** اعادہ کرنا ضروری ہے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** تمام دنیا اسی خدا کی مخلوق ہے اور وہ اپنی مخلوق سے بے انتہا پیار کرتا ہے۔ ہمارا **'وہ تمام جہانوں کا رب ہے'** کو پڑھنے اور پھر اس دعا کا دن بھر بار بار اعادہ کرنے کی یہی وجہ ہے کہ ہمیں تمام قوموں اور لوگوں کی خوبصورتی کا احساس ہو اور اس خوبصورتی کو تسلیم کرنے والے بنیں کیونکہ یہ سب خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ جب کسی چیز کی خوبی اور خوبصورتی کو تسلیم کرلیا جائے تو اس کیلئے اپنے دل میں نفرت یا حقارت رکھنا ناممکن ہوجاتا ہے۔ بلکہ اس کیلئے پیار اور محبت ہی چھلکتا ہے۔

اگر اس نقطہ کو سمجھ لیا جائے تو پھر کسی بھی سچے مسلمان کے دل میں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا کہ وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ دشمنی، نفرت یا بغض رکھے۔اسی لئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں خدا تعالیٰ کے الفاظ کی کمال بصیرت حاصل تھی الحمدللہ کا ورد نہ صرف فرض نماز میں کرتے بلکہ ان گنت نفل نمازوں میں بھی کرتے۔

ہر ایک شخص سے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل سب کیلئے محبت سے بھرا ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل ہر قسم کے بغض یا نفرت سے پاک تھا۔آپ کے دل میں خدا تعالیٰ کی تمام مخلوق کیلئے محبت تھی بالخصوص بنی نوع انسان کیلئے کیونکہ بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کی اشرف المخلوقات ہے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

انسانوں کو اچھے برے میں امتیاز کرنے کی صلاحیت سے نوازا گیا ہے۔اسی لئے اچھائی کیلئے اجر اور برائی کیلئے سزا مقرر کی گئی ہے۔خدا تعالیٰ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں لوگوں کیلئے بے انتہا محبت رکھی تھی اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی نوع انسان کی حالت دیکھ کر شدید دکھ اور غم ہوتا۔آپ کو اس امر کی شدید پریشانی ہوتی کہ کہیں ایسے لوگ جو اپنے غلط اعمال کی وجہ سے شدید خطرہ میں مبتلا ہیں ان پر خدا تعالیٰ کا عذاب نہ نازل ہوجائے۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم راتوں پر راتیں خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتے گزار دیتے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کو بھول چکے ہیں انہیں سیدھا راستہ نصیب ہوجائے۔ وہ اس بوجھ کو اتنی شدت کیساتھ محسوس کرتے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ شاید رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کیلئے اپنے غم کی کیفیت کی وجہ سے اپنے آپ کو ہلاک کرڈالیں گے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس وجہ سے بے انتہا غمگین رہتے اور آپ کی دلی خواہش تھی کہ انسانیت کو تباہی سے بچایا جائے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

پس یہ بہت بڑی ناانصافی ہے کہ آج کے دور میں بہت سے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کردار کو یہ کہتے ہوئے داغدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم وستم اور ناانصافی کی تعلیمات دیں۔آج جب ہم بطور احمدیہ مسلم جماعت دنیا میں 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کا نعرہ جو کہ دنیا میں امن کے قیام کا ایک ذریعہ ہے بلند کرتے ہیں تو ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ کے مطابق ہی ایسا کرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں انسانیت کی خدمت کرنے اور حقوق العباد ادا کرنے کی اس قدر شدید خواہش تھی کہ آپ ساری زندگی اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہے۔حتیٰ کہ نبوت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد بھی جو کہ ایک بہت بڑی ذمہ داری اور انتہائی مشکل کام تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی بھی شخص خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم آپ کو انسانیت کی خدمت کیلئے بلائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لازماً اس انسانیت کی خدمت کرنے کی کوشش میں شامل ہوں گے۔تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ تھا کہ اگر کوئی ضرورتمند شخص یا معاشرہ کے محروم طبقہ سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص مدد مانگنے کیلئے آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی مذہب کی تفریق کئے اس کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتے۔بحیثیت بانیٔ اسلام اور نبی اللہ ہونے کے آپ کا رتبہ انتہائی بلند تھا۔لیکن اس کے باوجود بھی آپ غیر مسلموں کے ساتھ مل کر اس نیک مقصد پر کام کرنے کو بہت زیادہ اہمیت دیتے۔

**حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

بعض افراد کے ذہن میں یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دل انسانیت کی محبت سے معمور تھا تو کیونکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام جنگ وجدل کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر بعض جنگوں میں حصہ لیا اور کیونکر بعض فوجیں تیار کرکے لشکرکشی کے لئے روانہ کیں؟

اس سوال کے جواب کے لئے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا یہ نظریہ درست ہے کہ جنگ کسی بھی صورت میں نہ کی جائے اور ہر حال میں ہی نرم رویہ اختیار کیا جائے؟ یا پھر بعض انتہائی ناگزیر حالات میں جنگ کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ اور اگر بعض حالات میں جنگ کی اجازت دی جاسکتی ہے تو وہ کونسے ایسے حالات ہیں جن میں جنگ جائز ہوجاتی ہے اور پھر جنگ کس حد تک جائز ہے؟ اسلام ہمیں اس بارے میں کیا بتاتا

## کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''خدا کی قدیم سے عادت ہے کہ صابروں کے سب کام وہ آپ کرتا ہے اور بےصبری سے ابتلاء پیش آتا ہے۔'' (ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۴۸۵)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
**لوتھرا جیولرز قادیان**
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
LJ
SIGN OF PURITY
Since 1948

ہے؟

جیسا کہ میں نے پہلے بھی واضح کیا ہے جب ایک مسلمان تمام جہانوں کے رب کی مدح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حسن اس کے سامنے آجاتا ہے اور وہ خدا کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کی بھی مدح کرتا ہے اور اسکی طرف کھچا جاتا ہے۔ جب انسان اس حسن کا ادراک حاصل کرتا ہے تو پھر اس کے دل میں مخلوق کے لئے کسی بھی قسم کی بری سوچ یا نقصان پہنچانے کا خیال نہیں رہ سکتا۔

تاہم ایسے لوگ بھی ہیں جو اس تعلیم پر عمل نہیں کرتے، ایسے لوگ اپنے اردگرد کے معاشرے اور پھر تمام دنیا میں فساد پھیلانے کے درپے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے اسلام نے بڑی واضح اور تفصیلی رہنمائی فرمائی ہے تا کہ عالمی امن اور ہم آہنگی کو یقینی بنایا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے؛

’’اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو ایک دوسرے کے ہاتھوں بچانے کا سامان نہ کیا جاتا تو زمین ضرور فساد سے بھر جاتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ تمام جہانوں پر بہت فضل کرنے والا ہے۔‘‘ (البقرہ:252)

اگر ہم اس آیتِ کریمہ کے معنی پر غور کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ بلاشبہ امن کا قیام سب سے اہم ترین مقصد ہے اور اسی وجہ سے قدرتی طور پر اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں امن کی کشش رکھی ہوئی ہے۔ لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات انسان اپنی فطرتی صلاحیتوں یا فطرتی ترجیحات کے برخلاف عمل کرتا ہے۔ انسان کی لالچ، حسد، خودغرضی اور نفرت کے جذبات اس پر حاوی ہوجاتے ہیں اور اسے اس حد تک مجبور کر دیتے ہیں کہ دوسروں کے حقوق کا اسے بالکل خیال نہیں رہتا۔ نتیجتاً معاشرے میں بدامنی پھیلتی ہے اور پھر یہی بدامنی سارے ملک اور وسیع دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ ایسے لوگ امن کی راہ سے بہت دور ہٹے ہوئے ہیں۔ معاشرہ جس آزادی کو پسند کرتا ہے، اس آزادی کو پامال کرنے کی خواہش ان کا اولین مقصد بن جاتا ہے۔ یہ لوگ پھر جبر کرتے ہوئے اور طاقت کا استعمال کرتے ہوئے بنیادی انسانی حقوق جیسا کہ آزادیِ ضمیر اور سوچ کی آزادی پر پابندیاں لگاتے ہیں۔ یقیناً ایسے لوگ مذہبی آزادی پر بھی حملہ کرتے ہیں اور یہ آزادی بھی لوگوں سے چھیننے کی کوشش کرتے ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** جب اسلام کے ابتدائی دور میں ان حالات کا سامنا کرنا پڑا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اجازت دی کہ وہ طاقت کا مقابلہ طاقت سے کریں۔ یہ اجازت صرف اس مقصد کے لئے دی گئی کہ فساد ختم ہو، اس وجہ سے اس کی اجازت دی گئی کہ ظلم وسفا کی کا خاتمہ ہو اور امن اور ہم آہنگی کا دور دورہ ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ خدا تمام جہانوں کے لئے رحمت اور فضل نازل کرتا ہے، خدا کسی ایک قوم یا علاقہ کو ترجیح نہیں دیتا۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ امن صرف چند ایک افراد کے لئے ہو بلکہ وہ ساری دنیا کو امن، پیار اور ہم آہنگی کا گہوارا بنتے دیکھنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اسکی تمام مخلوق برابر اور مساوی ہے۔

اگر خدا نے ایک شخص کو کشادگی دی ہے تو اسے یہ حق حاصل نہیں ہوجاتا کہ وہ ایک غریب شخص کے حقوق پامال کرے۔ اسی طرح اگر ایک ملک طاقتور اور امیر ہوجاتا ہے تو اسے یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ غریب ممالک کے حقوق سلب کرے۔ خدا تعالیٰ نے واضح طور پر فرمادیا ہے کہ ایسے مظالم صرف تفریق اور جھگڑوں کا باعث بنتے ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** خدا تعالیٰ کی نظر میں امن اور اسکا قیام ایک عظیم اور اہم ترین مقصد ہے۔ اگر کبھی کبھار آپ کو کسی چھوٹے پیمانے پر (امن کی) قربانی دینی پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ قربانی پھر انسانیت کے وسیع تر مفاد میں ہوتی ہے۔

جب اسلام میں پہلی مرتبہ دفاعی جنگ کرنے کی اجازت دی گئی تو اس کی بھی یہی وجہ تھی کہ مسلمان حقیقی امن چاہتے ہیں اور کفار اس امن کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ اگر اس موقع پر جوابی لڑائی کی اجازت نہ دی جاتی تو تمام مذاہب انتہائی خطرہ میں پڑ جاتے۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے؛

’’اُن لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے۔ اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔ (یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع اُن میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بِھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ اور یقیناً اللہ ضرور اُس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔‘‘ (الحج: 40-41)

لہٰذا یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے امن کے قیام کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور اسی طرح تمام مذاہب کی حفاظت کرنے کے لئے بھی اسلام تمام ذرائع بروئے کار لایا۔ یہاں تک کہ جہاں مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی وہاں پر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان لشکروں کو انتہائی سخت احکامات صادر فرمائے جن پر عمل کرنا ان پر واجب تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ جنگ میں صرف ان لوگوں سے لڑنا ہے جو کہ جنگ میں براہِ راست شامل ہوئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا واضح حکم دیا کہ کسی بھی معصوم شخص پر ہرگز حملہ نہ کیا جائے۔ نہ ہی کسی عورت، بچے اور معمر شخص پر حملہ کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی حکم دیا کہ کسی بھی مذہبی رہنما یا پادری کو اسکی عبادت گاہ میں نشانہ نہ بنایا جائے۔ مزید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ کسی بھی شخص کو جبری مسلمان نہ بنایا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ اگر مسلمانوں کو امن کی خاطر جنگ کرنا پڑے تو عوام الناس میں خوف وہراس نہ پیدا کریں اور نہ ہی عوام الناس پر سختی کی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ جنگی قیدیوں کو توجہ دی جائے اور انکا ایسا خیال رکھا جائے کہ جیسے انسان خود اپنا خیال رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ نہ کوئی عمارت گرائی جائے اور نہ ہی درخت کاٹے جائیں۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں حالات اس قدر سنگین ہو گئے کہ جنگ کرنا پڑی، ان حالات میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بے شمار ایسی ہدایات دیں جن پر عمل ضروری تھا۔ میں نے صرف چند ایک کا ذکر کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے واضح انداز میں فرمادیا کہ جو کوئی بھی ان ہدایات پر عمل نہ کرے گا وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں امن قائم کرنے کی خاطر لڑنے والا نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسا شخص اپنے ذاتی مفادات کی خاطر لڑنے والا ہوگا۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

دورِ حاضر میں جو لوگ بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں انہیں دیکھنا چاہئے کہ کیا آجکل ہونے والی جنگوں میں ان تعلیمات پر عمل ہو رہا ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آجکل ایسے ہولناک ہتھیار نکل آئے ہیں جن کے ذریعے بغیر کسی تفریق کے معصوم لوگ مارے جارہے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بڑی سختی سے منع فرمایا تھا کہ عوام الناس کو کسی بھی طور کوئی نقصان نہ پہنچے۔ یہاں تک کہ ایک جنگ کے موقع پر کسی صحابیؓ سے غلطی سے ایک بچے کا قتل ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو انتہائی برا منایا اور اس عمل پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

ایک اور واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کی کس قدر عزت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک جنازہ گزر رہا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تکریم میں کھڑے ہو گئے۔ اس پر ایک صحابیؓ نے عرض کی کہ یہ جنازہ تو ایک یہودی کا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا، کیا وہ انسان نہیں؟ تمام انسانوں کا احترام لازم ہے۔

یہ وہ خصوصیات ہیں اور وہ اقدار ہیں جو کہ معاشرے میں باہمی احترام اور امن پیدا کرنے میں مدد ہوتی ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

اس حقیقت کے باوجود کہ اسلامی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات انسانیت کی محبت سے بھرپور ہیں اور ہر تعلیم معاشرہ میں قیامِ امن کے گرد گھومتی ہے، آج کی دنیا پہلے سے بھی بڑھ کر اسلام اور بانیٔ اسلام پر حملے کر رہی ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کی دنیا اس بات کا ادراک نہیں رکھتی کہ اردگرد دنیا میں کیا چل رہا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والے چند انتہا پسند افراد کی جانب سے کئے جانے والے بُرے اعمال کا اسلام کی حقیقی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اگر مسلمان ممالک میں عوام پر ظلم ہو رہا ہے اور عوام کے بنیادی حقوق سلب کئے جارہے ہیں تو یہ بھی کلیۃً اسلامی تعلیمات کے برخلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ایسی حرکتیں خدا تعالیٰ کی خاطر نہیں ہیں بلکہ ان کا مقصد ذاتی مفادات کا حصول ہوتا ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے وقت کی عین ضرورت ہے کہ اسلام کے بارے میں برے خیالات رکھنے اور اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں میں مبتلا ہونے کی بجائے وہ تمام افراد جو امن قائم کرنے کے خواہاں ہیں باہم اکٹھے سرجوڑ کر بیٹھیں اور اس بات پر غور کریں کہ یہ غیر منصفانہ اور ظالمانہ طریق کس طرح روکے جائیں؟

اسلام کو بدنام کرنا اور زیادتی کرتے ہوئے الزام لگانا ٹھیک طریق نہیں ہے۔ مسلمان ممالک اور بعض مسلمان گروپس کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے غیر مسلم افراد ہیں جو کہ امن قائم کرنے کے نام پر ایسے اقدامات کر رہے ہیں جن کی وجہ سے معصوم لوگ، خواتین اور بچے مر رہے ہیں۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** دنیا جس جہت میں جارہی ہے اس سے تو یہی لگ رہا ہے کہ دنیا کا ایک بڑا حصہ ہولناک جنگ کی لپیٹ میں آنے والا ہے۔ اگر یہ جنگ لگ گئی تو معصوم خواتین، بچے اور معمر افراد اس کا نشانہ بنیں گے اور اسکی تباہی گزشتہ دو عالمی جنگوں سے بھی بڑھ کر ہوگی اور مجھے علم ہے کہ گزشتہ دو عالمی جنگوں میں کروڑوں افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ دنیا کی آبادی اب بہت بڑھ چکی ہے اور اسی طرح تباہی پھیلانے والے ہتھیار بھی اور وہ ممالک بھی تعداد میں پہلے سے زیادہ بڑھ چکے ہیں جو جنگ وجدل کے پیاسے ہیں۔ ان حالات میں تباہی کئی گنا زیادہ ہوگی۔ اس تمام پس منظر میں ضروری ہے کہ یہ دنیا اور خاص طور پر اہم طاقتیں ان اقدامات پر غور کریں جن کے ذریعہ اس ہولناک تباہی سے دنیا کو بچایا جاسکتا ہے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

اسلام کا خوف اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوششیں کچھ فائدہ نہ دیں گی اور ایسے اقدامات سے امن ومفاہمت کی راہ ہموار نہیں ہوسکتی۔ بلکہ امن حاصل کرنا ہے تو اس کی راہ صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ جہاں کہیں بھی ظلم وزیادتی ہو اسے عدل وانصاف کے ذریعے ختم کیا جائے۔ عالمی امن صرف اور صرف اس طور پر قائم کیا جاسکتا ہے کہ اس رہنما اصول پر کاربند رہا جائے اور یہ صرف اسی وقت ہوگا کہ جب دنیا میں بسنے والے افراد اپنے خالق کو پہچان لیں گے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کے آخر پر فرمایا:** میری شدید خواہش اور دعا ہے کہ قبل اس سے کہ بہت دیر ہوجائے تمام دنیا فوری طور پر وقت کی ضرورت کو پہچان لے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل کرے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر 35 منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور نے خطاب ختم فرمایا۔ ایک بار پھر تمام مہمان حضور انور کے اعزاز میں کھڑے ہوگئے اور کافی دیر تک ہال تالیوں کی آواز سے گونجتا رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے دوران بھی بعض ایسے مہمان جو حضور انور


ZUBER ENGINEERING WORK

زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ)

Body Building All Types of Welding and Grill Works

Cell: 09886083030, 09480943021

HK Road- YADGIR-585201

Distt. Gulbarga (KARNATKA)

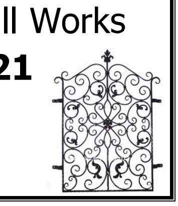

Love For All Hatred For None

SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.

Employee Background Verification Company, Bangalore

Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in

DIRECTOR VALIYUDDIN K

"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کے لئے بہت بیتاب تھے حضور انور کے پاس آتے رہے اور ملاقات اور گفتگو کی سعادت پاتے رہے۔

## مہمانوں کے تأثرات

**...کیلیفورنیا سٹیٹ کے سابق گورنر Gray Davis** بھی حضور انور کے پاس آئے اور کھانے کے دوران حضور انور کے پاس بیٹھے رہے۔حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔گورنر Davis نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ کس طرح جماعت احمدیہ ایک عالمگیر TV چینل کسی مدد کے بغیر چلا رہی ہے۔ یہاں تک کہ اشتہار بھی نہیں خریدے جاتے۔موصوف گورنر نے حضور انور سے MTA کی Frequency کے بارہ میں پوچھا تاکہ وہ یہ چینل خود دیکھ سکیں۔

کھانے کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج سے نیچے تشریف لے آئے۔ جہاں مہمان حضور انور سے ملنے کے لئے بے چین تھے اور قطاروں میں کھڑے تھے۔''ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز'' والا منظر تھا۔حکومتی سرکردہ حکام، ملٹری اور تھنک ٹینک (Think Tank) کے نمائندے اور دوسرے مختلف عام شعبوں اور پیشوں سے تعلق رکھنے والے افراد خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے لئے ایک ہی صف میں کھڑے تھے اور ایک ہی قطار میں چل کر آرہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان سب مہمانوں کو شرف ملاقات بخشا، ہر ایک باری باری حضور انور کے پاس آتا، شرف مصافحہ حاصل کرتا اور حضور انور اس سے گفتگو فرماتے اور بعض تصویر بنوانے کی درخواست کرتے۔ ہر ایک انتہائی محبت وعقیدت سے حضور انور سے مل رہا تھا۔اور حضور انور کے معرکۃ الآراء خطاب سے بہت متأثر تھا۔ بہت سے لوگوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔ان کی زبانوں سے دل کی گہرائیوں سے بے ساختہ یہ اظہار ہو رہا تھا کہ حضور انور کا آج کا یہ خطاب ہمارے دلوں میں اترا ہے اور حضور انور کے اس پیغام کی بازگشت تمام عالم میں اسی طرح سنائی دے گی جس طرح اس کو آج لاس اینجلیز میں سنا گیا ہے۔

**...لاس اینجلیز کے کونسل ممبر Dennis Zine نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** آج کی تقریب بہت عمدہ تھی۔حضور انور نے محبت اور احترام کا درس دیا اور سمجھایا کہ کس طرح لوگوں کو اکٹھا کیا جاسکتا ہے اور آپس میں اتحاد پیدا کیا جاسکتا ہے۔حضور انور کا امن وآشتی کا پیغام ہر ایک کے لئے متأثر کن تھا اور ہر کسی نے بہت توجہ سے سنا اور اس پیغام کی بازگشت تمام عالم میں اسی طرح سنائی دے گی جس طرح اس کو آج لاس اینجلیز میں سنا گیا۔حضور کا نصب العین امن عالم کا قیام ہے۔ میں اپنے آپ کو حضور کے سامنے بہت کم تر سمجھتا ہوں۔

**...امریکن کانگریس کے ایک ممبر Dana Rohrabaker نے کہا کہ** عزّت مآب خلیفہ نے آج جن خیالات کا اظہار فرمایا وہ ہمارے ذہنوں نے قبول کیا۔ یہ میری آپ سے پہلی ملاقات ہے۔ میں آپ کی حالات حاضرہ اور دیگر اہم امور سے متعلق انتہائی علمی، مدبّرانہ اور عقلی Approach سے بہت متأثر ہوا ہوں۔آپ کا دنیاوی امور اور حالات کا تجزیہ حقیقت کے بہت قریب تھا۔اور آپ کے منطقی اور پراثر بیان کا مجھ پر گہرا اثر ہے۔خلیفہ کا پیغام بڑا ہر دلعزیز ہے اور ہر ایک کے لئے پرکشش ہے اور سننے کے لائق ہے اور پھر تمام مذاہب کے لئے قابل قبول ہے۔

**...محترمہ Rachel Moran جو کہ یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کی Dean ہیں نے کہا:** یہ میرے لئے باعث عزّت ہے کہ میں اس پروگرام میں شامل ہوئی ہوں جس کا مقصد امن وآشتی کو فروغ دینا ہے۔حضور انور نے روحانیت اور Idealism کا ایک حسین امتزاج پیش کیا ہے جو ہمیں مصائب زدہ دنیا جو جھگڑوں اور فساد سے بھری ہوئی ہے کو امن وسلامتی سے بھرنے کے لئے ایک اہم درس دیتا ہے۔آج ہمیں یہ اہم سبق ملا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ہم سب مل کر بھائی چارہ کو فروغ دیں۔آج اس سے بڑا اور کیا موقع ہوگا کہ ہم میں ایک روحانی شخص موجود ہے اور وہ اتنا اہم پیغام دے رہا ہے جس سے ہمارے سب مسائل اور جھگڑے اور نفرتیں ختم ہوسکتی ہیں اور دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

**...مصری کونسلیٹ کے محمد سمیر حلمی صاحب** بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ میں بہت تقاریر اور ایڈریسز سنتا رہا ہوں۔گلوبل پیس کے بارہ میں اس طرح کا ایڈریس میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنا۔حضور انور کا خطاب سیدھا میرے دل پر اترا ہے اور میں اس سے بیحد متأثر ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تمام حاضرین کی بھی یہی رائے ہوگی۔حضور انور کا یہ پیغام لاکھوں کی تعداد میں دنیا کے لوگوں تک پہنچنا چاہیے اور میں خود حضور کے خطبات سنوں گا اور آگے پہنچاؤں گا۔

**...پروفیسر صوفیہ Panoya صاحبہ** نے بیان کیا کہ حضور انور کا خطاب انتہائی مؤثر تھا۔حضور انور کے امن عالم کے قیام اور انسانیت سے محبت والے حصوں نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔''جماعت احمدیہ'' انسانیت کے لئے ایک ایسی روشن شمع ہے جس کی آج ساری دنیا کو ضرورت ہے۔

**...امریکہ کی مشہور مسلم تنظیم "Muslim Public Affairs Council" کی ایک ڈائریکٹر عزیزہ حسن صاحبہ** نے کہا کہ اس تقریب میں شمولیت سے بحیثیت مسلمان ان میں حرارت پیدا ہوئی ہے۔آپ سب کو بیحد مبارک ہو اس پروگرام پر جو ہفتہ کے روز منعقد ہوا۔ مَیں ایک نئے جذبہ اور جوش کے ساتھ تروتازہ ہوکر اس مجلس سے اٹھی۔عزّت مآب نے بہت عمدہ خطاب فرمایا جو نہایت فصیح اور مؤثر تھا اور وقت کی ضرورت تھا۔ مجھے اس امر کی خوشی ہے کہ انہوں نے خدا کے رسول کے خلاف کئے جانے والے سارے اعتراضات کو نہایت خوبی سے ایڈریس کیا۔متعدد مقرر اس موضوع سے اپنا دامن کترا کے چلے جاتے ہیں اور کوئی معقول جواب نہیں دے پاتے مگر عزّت مآب نے نہایت مدلّل طور پر ان تمام اعتراضات کا براہ راست جواب دیا اور وہ بھی ایک ایسی تقریب میں جہاں بڑی تعداد میں بہت اعلیٰ حیثیت کے معزّزین بیٹھے ہوئے تھے۔

**...ایک مہمان** نے کہا کہ اتنے کم الفاظ میں امن کے قیام کے بارہ میں اتنا پاورفل (Powerfull) ایڈریس میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنا یہ سیدھا ہمارے دلوں تک پہنچا ہے۔

**...کیلیفورنیا سٹیٹ یونیورسٹی کے پروفیسر Avrum Marco Turk** نے اپنی رائے دیتے ہوئے کہا: یہ پروگرام عزّت مآب کے ساتھ بہت اعلیٰ اور بڑا منظم تھا۔ اور بہت مفید اور معیاری پروگرام تھا۔عزّت مآب کا ایڈریس وقت کی ضرورت تھی اور انتہائی مؤثر ایڈریس تھا اور اس سے موجودہ زمانے کے سارے مسائل اور اختلافات حل ہوسکتے ہیں۔

**...سین برنا ڈینو کاؤنٹی Sheriff، Jim Macmahon** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔''عزّت مآب کا خطاب نہایت اہم اور مؤثر تھا۔ ایسا خطاب وقت کی ضرورت تھی اور عزّت مآب کے ہی اس پیغام پر چل کر ہم دنیا میں امن حاصل کرسکتے ہیں۔''

**...وکلاء کی ایک بڑی کمپنی کے ڈائریکٹر Rober Crocket** نے بیان کیا کہ کس قدر عمدہ یہ محفل تھی۔ ایک شاندار پروگرام تھا عزّت مآب کی جنگوں کے بارہ میں اسلامی تعلیم نے بہت متأثر کیا عزّت مآب غیر مسلموں کے ساتھ انتہائی مشکلات میں مفاہمت کا عمل بجالاسکتے ہیں۔

**...ایک مشہور زمانہ کمپنی JP Morgan کے ایک اعلیٰ سطح کے افسر Pam Compton نے کہا:** آج ہم نے جماعت احمدیہ کی تعلیمات سنی ہیں۔عزّت مآب کی تقریر میں ایک بہت بڑا سبق تھا۔ احمدیہ کمیونٹی ساری دنیا میں امن کی علمبردار ہے اور خدمت کا عظیم جذبہ رکھتی ہے اور دنیا کے غریب ترین ممالک میں انسانیت کی بقاء کے لئے پانی کے کنویں نصب کرتی ہے اور دنیا کو یہ باور کرواتی ہے کہ ہم خدمت انسانیت کے لئے ہر وقت تیار ہیں اور قیام امن کے لئے مسلسل کوشاں ہیں۔

**...ایک ممتاز ڈاکٹر Frank Leivo نے برملا کہا:** میں اس جماعت کو زیادہ جانتا نہیں تھا۔لیکن عزّت مآب کے خطاب کے ہر حرف اور ہر لفظ پر میں نے غور کیا ہے اور اسے سچّا پایا ہے۔عزّت مآب کے یہ الفاظ کہ دنیا تیسری جنگ عظیم کے لئے کمر بستہ ہے بالکل درست ہیں۔ یہ انتباہ دنیا کے تمام لیڈرز کو کیا جانا چاہیے جو عزّت مآب نے پیش کیا۔''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی روح کے ساتھ دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

**...ایک عیسائی پادری Jan Chase نے کہا کہ** میں اس قدر خوش ہوں کہ عزّت مآب سے ملا ہوں۔ عزّت مآب کا ایڈریس قابل ستائش تھا۔آپ نے دہشتگردی کی مذمّت کی اور برملا سب کے سامنے اسلام کی صحیح تعلیم بتائی۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۱ جون ۲۰۱۳)

## 11 مئی بروز ہفتہ 2013ء

## Getty Center Museum کا وزٹ

تمام مہمانوں سے فرداً فرداً ملنے کے بعد قریباً سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہوٹل سے روانہ ہوئے۔

اب پروگرام کے مطابق گیٹی سینٹر میوزیم "Getty Center Museum" کا وزٹ تھا۔تین بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گیٹی سینٹر تشریف آوری ہوئی جہاں اس سینٹر کے ایک سینئر سٹاف ممبر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ میوزیم کے اندر لے گئے۔

یہ میوزیم J.Paul Getty کے نام سے موسوم

## حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ امریکہ و کینیڈا 2013ء

### Getty Center Museum کا وزٹ اور مسجد بیت السلام لاس اینجلیز ویسٹ کا وزٹ۔

### اعلانات نکاح۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ Big Bear Lake کی سیر۔

# Wall Street Journal میں حضور انور کے انٹرویو کی اشاعت۔

### الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ 14 سے 15 ملین افراد تک حضور انور کے دورہ اور اسلام احمدیت کے پیغام کی تشہیر۔

## Malibu کے علاقہ میں سمندر کے کنارے ایک نہایت یادگار مجلس علم و عرفان۔

### لاس اینجلیز (امریکہ) سے وینکوور (کینیڈا) کے لئے روانگی۔ وینکوور کے ایئرپورٹ پر حضور انور کا سٹیٹ گیسٹ کے طور پر استقبال۔

### ... مسجد بیت الرحمن (وینکوور) تشریف آوری اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔ ... تقریب آمین۔ ... انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔

ہے۔ اس میوزیم میں یورپی پینٹنگز، ڈرائینگز، مجسمے، آرائشی فنون اور یورپی و امریکی مقامات کی تصاویر موجود ہیں۔ فنون لطیفہ اور قدیم یونان اور روم اور Etruria کی ثقافتوں کا مطالعہ کرنے کے لئے یہ میوزیم ایک تعلیمی مرکز کے طور پر ہے۔ اور یہاں ایک ریسرچ لائبریری بھی ہے جہاں طلباء اپنی ریسرچ کو مکمل کرنے کے لئے خصوصی مجموعوں اور پینٹنگز کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہاں لوگ جدید فن تعمیر اور باغات کے بارہ میں مفید معلومات حاصل کرنے آتے ہیں۔ فن تعمیر کے لحاظ سے یہ میوزیم اپنی مثال آپ ہے۔

گیٹی کنزرویشن انسٹیٹیوٹ بھی گیٹی میوزیم کا حصّہ ہے جس میں مختلف قدیم اشیاء، مجموعوں، فنّ تعمیر اور ویثروئل آرٹس (visual arts) کے قدیم نمونے محفوظ کئے گئے ہیں۔ طلباء یہاں آکر ریسرچ کرتے ہیں۔

گیٹی میوزیم کا شعبہ تعلیم ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے مختلف پروگرام منعقد کرتا ہے۔ ان پروگراموں میں پرانی پینٹنگز، ڈرائینگ اور مجسموں کو اس طرز پر پیش کیا جاتا ہے جس کو ہر آنے والا بآسانی سمجھ سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس میوزیم کے مختلف حصّے دیکھے اور گائیڈ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ یہ میوزیم شہر کے ایک بلند مقام پر واقع ہے۔ اس کے مختلف بیرونی حصّوں سے سارے شہر کا نظّارہ کیا جا سکتا ہے۔ حضور انور بھی کچھ دیر کے لئے اس جگہ تشریف لے گئے اور سارے علاقے کو دیکھا۔ اس میوزیم کے ساتھ ہی ایک خوبصورت پارک بنایا گیا ہے۔ اوپر سے یہ بھی بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

یہ میوزیم بہت وسیع و عریض رقبہ پر پھیلا ہوا ہے اور یہاں آنے والے وزیٹرز کے لئے مختلف جگہوں پر کیفے ٹیریا بنے ہوئے ہیں۔ ایک کیفے ٹیریا میں چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز کچھ دیر کے لئے اپنے خدام کے ساتھ تشریف فرما رہے۔

یہاں سے پانچ بجے واپسی کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی دو گاڑیاں قافلہ کے ساتھ تھیں جو راستہ کلیئر کر رہی تھیں۔

## مسجد بیت السلام لاس اینجلیز ویسٹ کا وزٹ

لاس اینجلیز جماعت کے تین حلقے ہیں ''لاس اینجلیز ایسٹ''، ''لاس اینجلیز ویسٹ'' اور ''لاس اینجلیز سینٹر''۔ ہماری مرکزی ''مسجد بیت الحمید'' لاس اینجلیز ایسٹ حلقہ میں ہے۔ آج پروگرام کے مطابق نماز ظہر و عصر کی ادائیگی ''لاس اینجلیز ویسٹ'' حلقہ کی ''مسجد بیت السلام'' میں تھی۔

پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت السلام تشریف آوری ہوئی جہاں صدر جماعت نے اپنی عاملہ کے ممبران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور نے مسجد میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے صدر صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ سب احباب یہاں کی جماعت کے ہیں یا دوسری جماعتوں سے بھی آئے ہیں۔ اس پر صدر صاحب نے بتایا کہ زیادہ یہاں کے لوگ ہیں اور کچھ دوسری جماعتوں سے بھی آئے ہیں۔

اس موقعہ پر ایک خادم نے جو افریقن نژاد ہیں اپنی خواب بیان کی کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''لاس اینجلیز ویسٹ'' کی مسجد میں ہیں اور کوئی شخص حضور انور سے سوال کرتا ہے ''ہم خدا کو کیسے ڈھونڈیں'' جس پر حضور فرماتے ہیں ''اگر کسی نے مچھلی ڈھونڈنی ہو تو وہ کہاں جاتا ہے'' تو سوال کرنے والے شخص نے جواب دیا ''سمندر کی طرف''۔ حضور انور نے پھر اس شخص سے پوچھا ''اگر تم بطخ کو ڈھونڈنا چاہتے ہو تو کہاں جاؤ گے؟'' اس پر سوال کرنے والے نے کہا ''تالاب کی طرف''۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا ''پس اگر تم خدا کو ڈھونڈنا چاہتے ہو تو مسجد آؤ''۔ اس کے بعد خواب ختم ہوئی۔

حضور انور نے تمام احباب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب کو اس خواب سے پیغام مل گیا ہے کوشش کر کے پانچوں نمازوں کی ادائیگی کے لئے مسجد آیا کریں۔ حضور انور نے احباب کو نماز باجماعت کی طرف توجہ دلائی۔

بعد ازاں یہاں کی ساری جماعت نے ایک گروپ کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

چھ بج کر بیس منٹ پر یہاں سے ''مسجد بیت الحمید'' کی طرف روانگی ہوئی۔ اور قریباً سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الحمید تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے آٹھ بجے مسجد بیت الحمید تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

## اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا: خطبہ نکاح اور آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اس کے بعد حضور انور نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ سلمٰی قدسیہ حنیف صاحبہ بنت مکرم اظہر حنیف صاحب مبلغ سلسلہ و نائب امیر امریکہ کا نکاح عزیزم احمد ہارون ملک صاحب ابن جاوید یامین ملک صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ صبا احمد نعیم صاحبہ بنت مکرم منعم احمد نعیم صاحب (نائب امیر امریکہ) کا نکاح عزیزم نعمان شاہین حمید صاحب ابن عبدالسلام حمید صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ صبا حفیظ صاحبہ بنت عبدالحفیظ خان صاحب کا نکاح عزیزم سیّد وقاص احمد صاحب ابن سیّد محمد اقبال شاہ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

4۔ عزیزہ فضّہ سیّد صاحبہ بنت عارف رشید سیّد صاحب کا نکاح عزیزم ظفر اللہ خان صاحب ابن فرید عارف خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔ عزیزہ درّ ثمین شیخ صاحبہ بنت عبدالرحیم شیخ صاحب کا نکاح عزیزم عرفان چوہدری صاحب ابن چوہدری محمد اکرم صاحب کے ساتھ طے پایا۔

ان پانچوں نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے فرمایا:

''دعا کرلیں اللہ تعالیٰ یہ سارے نکاح جو آج طے پائے ہیں ان میں برکت ڈالے اور دونوں فریق لڑکا بھی، لڑکی بھی اور ان کے رشتہ دار بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں۔ جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں۔ اپنے نمونے دکھانے والے ہوں تا کہ یہ نمونے آئندہ نسلوں میں بھی جاری رہیں۔ صرف دنیا داری مقصد نہ ہو بلکہ ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا جذبہ بھی ہو تا کہ رشتے ہمیشہ قائم رہنے والے ہوں۔ اب دعا کرلیں۔''

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

کچھ دیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق مکرم احمد صادق صاحب کے گھر رات کے کھانے پر تشریف لے گئے۔

مکرم احمد صادق صاحب، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چچا جان مکرم مرزا ظفر احمد صاحب مرحوم کے داماد ہیں۔ مرزا ظفر احمد صاحب مرحوم کی بیٹی مکرمہ مبارکہ صادق صاحبہ، مکرم احمد صادق صاحب کی اہلیہ ہیں۔

رات گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

## 12 مئی بروز اتوار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز، ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

## دفتری ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

صدر جماعت سیریا مکرم علی البراقی صاحب ان دنوں لاس اینجلیز امریکہ آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی اور مختلف معاملات پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

اس کے بعد مکرم فلاح الدین شمس صاحب نگران مارشل آئی لینڈ (ساؤتھ پیسفک) اور مکرم مطیع اللہ جوئیہ صاحب مبلغ مارشل آئی لینڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی اور جزائر پیسفک میں کام کے حوالہ سے اپنی رپورٹس پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

جزائر مائیکرونیشیا (Micronesia) کے ایک جزیرہ

Kosoe کے بارہ میں حضور انور نے تفصیل سے ہدایات دیں کہ وہاں زراعت کے کام کے حوالہ سے جائزہ لیا جائے اور ایک فیزیبیلٹی (Feasibility) رپورٹ تیار کی جائے۔ حضور انور نے مبلغ مارشل آئی لینڈ کو ہدایت فرمائی کہ وہ اس جزیرہ کا دورہ کریں اور وہاں تبلیغی پروگرام بنائیں اور ان لوگوں کے دل جیتیں۔

جزیرہ ملک کیریباتی (Kiribati) میں مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایات سے نوازا۔ دفتری ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا گیارہ بجے تک جاری رہا۔

## انفرادی وفیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 64 فیملیز کے 264 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو از راہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

## انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سہ پہر ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام 42 فیملیز کے 182 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اور سبھی نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز لاس اینجلیز جماعت کے علاوہ امریکہ کی درج ذیل جماعتوں سے طویل سفر طے کر کے اپنے آقا کے دیدار کے لئے پہنچی تھیں۔

Portland, Phoenix AZ, Oshkosh, Silicon Valley, Houston, Virginia, Tucson, Merced,Las Vegas, Harrisburg, Washington DC, Detroit, Zoin, San Diego, Laurel, Columbus OH, Boston

San Diego سے آنے والی فیملیز 100 میل کا سفر طے کر کے آئی تھیں۔ Phoenix سے آنے والوں نے 300 میل کا سفر طے کیا۔ Silicon سے آنے والوں نے 350 میل کا سفر طے کیا۔ Merced جماعت سے جو لوگ آئے وہ 400 میل کا سفر طے کر کے پہنچے۔ Oshkosh اور Zoin سے آنے والوں نے دو ہزار میل اور Columbus سے آنے والوں نے دو ہزار دو صد میل کا سفر طے کیا۔ اور Virginia سے سفر کرنے والوں نے اڑھائی ہزار میل کا سفر طے کیا۔ واشنگٹن ڈی سی، بوسٹن، Laurel، Harrisburg سے آنے والی فیملیز تین ہزار میل کا بڑا لمبا سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے کے لئے پہنچی تھیں۔

❁... آج دوپہر ایک نوجوان خادم ملاقات کے لئے Minnesota سٹیٹ سے آئے تھے۔ وہ بتانے لگے کہ مَیں اپنی سٹیٹ سے اکیلا یہاں پہنچا ہوں۔ جب دو ماہ قبل مجھے حضور انور کی لاس اینجلیز میں آمد کا علم ہوا تو میرے پاس یہاں آنے کے لئے رقم نہیں تھی۔ ان دو ماہ میں مَیں نے تھوڑی تھوڑی رقم جمع کرنی شروع کی اور اتنی رقم جمع کر لی کہ یہاں آ سکوں۔ مَیں نے اڑھائی تین گھنٹے کار پر سفر کیا اور پھر بذریعہ جہاز چار گھنٹے کا سفر کیا اور آج یہاں ابھی پہنچا ہوں۔ مَیں صرف حضور انور کو ملنے آیا ہوں اور میری کوئی غرض نہیں ہے۔ آج شام کی ملاقاتوں میں اس نوجوان کی حضور انور سے ملاقات ہوئی۔ باہر آیا تو آنکھوں میں آنسو تھے اور خوشی کی انتہا تھی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات نو بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''مسجد بیت الحمید'' میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

## 13 رمئی بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ''مسجد بیت الحمید'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

## Big Bear Lake کی سیر

آج پروگرام کے مطابق سرسبز وشاداب پہاڑوں میں گھیرے ہوئے علاقہ Big Bear کے لئے روانگی تھی۔ یہ علاقہ ''مسجد بیت الحمید'' سے ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ ان پہاڑوں نے 6 میل طویل ایک خوبصورت جھیل کو اپنے دامن میں گھیرا ہوا ہے۔ اس جھیل کا نام اس علاقہ کے نام پر "Big Bear Lake" ہے۔ اس جھیل کی چوڑائی ایک میل ہے اور یہ آٹھ ہزار فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ اس جھیل کے اردگرد پہاڑوں پر آبادیاں ہیں، مختلف Huts بنے ہوئے ہیں۔ ہوٹل بھی ہیں اور Lodges بھی ہیں، سیرگاہیں بھی ہیں اور تفریحی مقامات بھی ہیں۔ اور پھر اس جھیل کی سیر کے لئے کشتیاں اور Ships بھی چلتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً بارہ بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور سفر شروع ہوا۔ سفر کا کچھ حصّہ موٹروے کے ذریعہ طے کرنے کے بعد پھر سارا سفر پہاڑوں پر ہے۔ سینکڑوں میل پر پھیلا ہوا ایک لمبا پہاڑی سلسلہ ہے جو کئی خوبصورت وادیوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ سڑک ان پہاڑوں پر بَل کھاتی ہوئی مسلسل بلند ہوتی چلی جاتی ہے۔

قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوپہر ڈیڑھ بجے Big Bear کے علاقہ میں پہنچے۔ یہاں عارضی قیام کا انتظام جھیل کے کنارے Logonita Lodge میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس Lodge میں تشریف لے گئے اور یہاں کچھ دیر قیام فرمایا۔

دوپہر کے کھانے کا انتظام یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک ریسٹورنٹ میں کیا گیا تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسی Lodge میں واپس تشریف لے آئے۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام جھیل کے کنارے ایک کھلی جگہ پر Lodge کے Lawn میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعض بزرگ احباب نے کہیں سے ایک بینچ حاصل کر کے نماز پڑھی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت ان احباب سے فرمایا کہ کرسی والوں کو بھی یہاں کرسی مل ہی گئی ہے۔ اس پر ایک صاحب نے عرض کیا کہ یہاں کی زمین بڑی سخت ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اس کو نرم تو ہم نے ہی کرنا ہے۔ انشاء اللہ''۔

نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اپنے ہمراہ سیر کرنے والے تمام احباب اور خدام کو اپنے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بخشا۔

❁... یہاں Lodge میں ٹھہرے ہوئے ایک امریکن میاں بیوی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ ان دونوں نے حضور انور کو بتایا کہ ہم نے اخبار "Los Angeles Times" میں حضور انور کی تصویر دیکھی ہے اور انٹرویو بھی پڑھا ہے۔ اس تصویر سے ہم نے حضور انور کو پہچان لیا ہے۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی اور جماعت کے تعارف پر مشتمل لٹریچر دیا۔ ان دونوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

❁... اسی اثناء میں ایک اور امریکن جوڑا میاں بیوی جو کہیں جا رہے تھے حضور انور کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور کہا ہم نے اخبار میں حضور انور کی تصویر دیکھی ہے اور حضور کو پہچان لیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ان دونوں سے بھی گفتگو فرمائی۔ اور ان کی درخواست پر تصویر بنوانے کا شرف بخشا اور ان کو بھی تعارفی لٹریچر دیا گیا۔ ان لوگوں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ اتنا بڑا عظیم لیڈر اس طرح عام لوگوں میں گھوم رہا ہے۔

روزنامہ اخبار لاس اینجلیز ٹائم (Los Angeles Times) جس میں حضور انور کی تصویر کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بڑا مفصّل انٹرویو شائع ہوا ہے ریاست کیلیفورنیا کا سب سے بڑا اخبار ہے اور کئی ملینز لوگ اس کو روزانہ پڑھتے ہیں۔ اس بات کا پہلے تصوّر بھی نہیں تھا کہ امریکہ کے نیشنل لیول پر ان چوٹی کے اخباروں میں اس طرح جماعت کا پیغام بڑے وسیع پیمانہ پر کروڑوں لوگوں تک پہنچے گا۔ اب خدا تعالیٰ کی تقدیر نے جو احمدیت کو اس مبارک دور میں ایک رفعت کے بعد دوسری رفعت عطا کر رہی ہے، یہ سامان بھی فرمایا اور امریکہ کے نیشنل لیول کے پرنٹ میڈیا کو احمدیت کی خدمت میں لگا دیا اور ان اخبارات کے ذریعہ سب سے پہلے وسیع پیمانہ پر احمدیت کا جو پیغام پہنچا وہ خلیفۃ المسیح، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے پہنچا اور جماعت کو آئندہ کامیابیوں کے لئے ایک اور نیا راستہ عطا ہوا۔

اس جھیل کی سیر کا پروگرام بھی ترتیب دیا گیا۔ اس کے لئے ایک Ship جو سیر کروانے کے لئے مخصوص ہے پہلے سے ہی مکمل طور پر بُک کر لیا گیا تھا۔ یہ Ship دو منازل پر مشتمل تھا۔ ساڑھے پانچ بجے اس Ship کے ذریعہ جھیل کی سیر شروع ہوئی۔ اس بحری جہاز کا کپتان ساتھ ساتھ اس جھیل کے بارہ میں اور اس کے کناروں پر آباد جگہوں اور عمارات وغیرہ کے بارہ میں کمنٹری کر رہا تھا۔ اس شپ کی نچلی منزل پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا العالی تھیں۔ صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب اور اہلیہ بی بی امۃ المصوّر صاحبہ اور بیٹی نتاشہ خالد صاحبہ اہلیہ سیّد خالد احمد صاحب کو بھی حضور انور کے ہمراہ اس سفر میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ احباب بھی حضور انور کے ہمراہ نچلی منزل میں تھے۔ باقی احباب جن میں قافلہ کے ممبران، امریکہ جماعت کے نائب امراء، تمام مبلغین کرام اور دیگر جماعتی عہدیداران اور ڈیوٹی پر مامور خدام اور دیگر کارکنان جن کی تعداد پچاس سے زائد تھی اوپر کی منزل پر تھے۔ اس سیر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت اپنے خدام کے پاس اوپر کی منزل پر تشریف لائے اور اپنے خدام سے گفتگو فرمائی اور اپنے کیمرہ سے سب کی ویڈیو بنائی۔ اردگرد کے خوبصورت نظاروں کی بھی ویڈیو بنائی۔ خدام نے اس موقع پر اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بھی بنائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے کپتان کے کیبن میں بھی تشریف لے گئے اور کپتان سے گفتگو فرمائی۔

جھیل کی قریباً ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد کی سیر سات بج کر دس منٹ پر ختم ہوئی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق واپسی کے لئے روانگی ہوئی اور ایک گھنٹہ تیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد بیت الحمید'' تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت، مردوں، خواتین اور بچوں نے حضور انور کا پُرجوش استقبال کیا۔ بچیاں کورس کی صورت میں دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ساڑھے آٹھ گھنٹے کے بعد واپس تشریف لائے تھے۔ یہ سب لوگ حضور انور کی آمد کے لئے چشم براہ تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الحمید میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

## Wall Street Journal میں حضور انور کے انٹرویو کی اشاعت

اخبار Wall Street Journal کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے جو انٹرویو لیا تھا۔ یہ انٹرویو اخبار نے شائع کیا۔

**اخبار ''وال سٹریٹ جرنل'' (Wall Street Journal) نے ''خلیفہ کے لئے بیتاب'' کا عنوان دیتے ہوئے لکھا:**

امن کے پیغام کا پرچار کرنے والے مسلمانوں کے چھوٹے سے فرقہ کا لاس اینجلیز میں مسلمانوں کے پوپ کا دیدار کرنے کے لئے ہزاروں کا اجتماع۔

چینو کیلیفورنیا۔ اس ہفتہ ہزاروں خاندان اپنے رنگارنگ لباس میں رنگین ہو کر، ان سنہری پہاڑیوں اور پرانے زراعتی علاقہ میں وسیع وعریض مسجد میں جمع ہو رہے ہیں۔ بعض ملک کے دور دراز علاقوں سے اور بعض اس سے بھی دور واقعہ گھانا سے اور کچھ شام جیسے علاقوں سے بھی سفر کر کے آئے ہیں۔ یہ سب یہاں حضرت مرزا مسرور احمد جو گھانا میں قیام کے دوران وہاں گندم کاشت کرنے کا تجربہ کر چکے ہیں کے دیدار کے لئے بے چین ہیں جو کہ مسلمانوں کے واحد پوپ کی طرح ہیں۔ ان کا لقب خلیفہ ہے اور یہ احمدی مسلمانوں کے روحانی راہنما ہیں۔

احمدیت اسلام کا ایک فرقہ ہے اور اس کے پیروکار تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی اکثریت پاکستان، جنوب مشرقی ایشیا اور مغربی افریقہ میں ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا میں احمدیوں کی تعداد کروڑوں میں ہے، جو کہ دنیا میں 1.6 بلین مسلمانوں میں اقلیت میں ہیں۔ امریکہ میں احمدیوں کی تعداد تقریباً 25 ہزار ہے۔ باوجود قلیل تعداد کے اس فرقہ کو گزشتہ چند سالوں میں غیر معمولی توجہ اور سیاسی اثر ورسوخ

حاصل ہوا ہے، جس نے شدت پسندی کو چیلنج کیا ہے اور اسلام کو ایک امن پسند مذہب کے طور پر پیش کیا ہے۔

بروز ہفتہ، امریکہ کے سرکاری نمائندے جس میں کانگرس کے نمائندے، مقامی اور وفاقی قانون نافذ کرنے والے ادارے، کیلیفورنیا کے لیفٹیننٹ گورنر، ریاستی کنٹرولر، بیورلی ہلز (Beverly Hills) میں دہشتگردی اور انسانی حقوق پر خلیفہ کے خطاب کو سننے کے لئے جمع ہوئے۔

امریکی سیاستدان، احمدیوں کو امریکی مسلمانوں میں اہم رابطہ سمجھتے ہیں۔ ایسے وقت میں جبکہ اسلام کے نام پر ہونے والی دہشتگردی اور پروفائلنگ کے ڈر کی وجہ سے یہ تعلقات دباؤ میں ہیں۔ احمدی لٹریچر کے مطابق خلیفہ ''دنیا میں امن اور ہم آہنگی کا سب سے زیادہ پرچار کرنے والے ہیں''۔ مسلمانوں کی اکثریت احمدیوں کو غیر مسلمان قرار دیتی ہے۔

اس فرقہ کی بنیاد آج سے سو سال قبل ہندوستان میں پڑی۔ اس فرقہ کو مسلمانوں کی اکثریت مرتدانہ خیالات کی حامل سمجھتی ہے، ایک ایسے اختلاف کی وجہ سے جس کا آغاز بانئ سلسلہ سے ہوا۔ ان کا اپنے بارہ میں دعویٰ ہے کہ ان کا آنا استعارۃً عیسیٰ کا دوبارہ نزول ہونا ہے، اور ان کے آنے کی وجہ اسلامی روایات کی اصلاح اور جنگوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ ان کو قبول کرنا اسلام کے ایک بنیادی مسئلہ کے خلاف ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

پاکستان میں موجود تقریباً 40 لاکھ احمدیوں کو اجازت نہیں کہ مسلمان کہلائیں یا بحیثیت مسلمان اپنا ووٹ کا حق استعمال کریں۔ ان کی جماعت پر لاہور میں 2010ء میں حملہ ہوا تھا جس میں 99 احمدی مارے گئے۔ بعض ممالک سے انہیں حج کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ خلیفہ جلا وطنی کی حالت میں لندن رہتے ہیں۔

ڈانلڈ کے ایمرسن جو کہ سٹینفرڈ یونیورسٹی میں اسلامی تاریخ کے ماہر ہیں کہتے ہیں کہ احمدیوں کو عام طور پر مسلمانوں کی اکثریت حقارت سے دیکھتی ہے۔

باوجود مشکلات کے احمدیوں کی امریکہ میں تبلیغی کوششوں میں کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ اور گزشتہ چند سالوں میں انہوں نے بلڈ ڈرائیو اور ٹیلیویژن میں انٹرویوز کے ذریعہ اپنی شناخت کو بھرپور ابھارا ہے۔

2010ء کی نیویارک ٹائم سکوئیر میں ہونے والی ناکام تخریب کاری کے بعد احمدیوں نے یہاں بڑی تعداد میں "Muslims for Peace" کے لیفلیٹ تقسیم کئے۔

احمدیوں کے راہنماؤں کا کہنا ہے کہ دوسرے مسلمانوں کے برعکس جن میں لوکل اور ریجنل راہنما تو ہیں مگر پوری دنیا میں یکجا کوئی نظام نہیں، احمدیوں میں ایک اچھی تنظیم ہے جس کی وجہ سے وہ بہت تیزی سے عوامی مہم اور لابنگ کی کوششیں شروع کر لیتے ہیں۔ خلیفہ نے اپنی تقاریر، خطابات اور انٹرویوز میں ریاست اور مذہب کے علیحدہ رہنے کے موضوع پر زور دینے کے علاوہ امریکی مسلمانوں کو اس ملک کے ساتھ وفاداری کی طرف بھی توجہ دلائی۔ یہ گروپ امریکی راہنماؤں کے ساتھ پروفائلنگ اور شہری حقوق پر زور نہیں دیتا۔ اس کی وجہ سے احمدیوں کو امریکی سیاستدانوں تک رسائی حاصل ہے۔ خلیفہ نے ہاؤس کے اقلیتی لیڈر نینسی پلوسی (D.Calif.) سے ملاقات کی۔ اس کے علاوہ احمدیوں کو سینٹ کے اقلیتی لیڈر مچ ملکونل (R.,Ky.) کی حمایت حاصل ہے۔ اور انہوں نے پاکستان میں احمدیوں کے حقوق بحال کرنے کے لئے زور ڈالا ہے۔

ایک انٹرویو میں سفید ریش رکھنے والے خلیفہ نے کہا کہ ''مجھے امریکی سیاستدانوں سے صرف ایک خواہش ہے کہ وہ ایک ایسا منصوبہ بنائیں جس سے ساری دنیا میں امن قائم ہو سکے'' اور یہ وارننگ دی کہ مشرقِ وسطی میں حالات مزید خراب ہوئے تو جنگ عظیم ہو سکتی ہے۔ احمدیوں نے کچھ کامیابی کے ساتھ اپنے مقاصد پر بھی توجہ دلائی ہے۔ باسٹن یونیورسٹی میں بین الاقوامی تعلقات کے اسسٹنٹ پروفیسر جیرمی مینچک کہتے ہیں کہ یہ ایک مظلوم گروہ ہے، اس لئے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ان کو سیاسی تعلقات مضبوط کرنے سے فائدہ ہوگا اور یہ اس طرح بیرونی حکومتوں پر دباؤ ڈال سکیں گے اور اپنے بھائیوں کی مدد کر سکیں گے۔ گزشتہ ماہ کانگرس کے 132 ارکان نے سیکریٹری آف سٹیٹ جان کیری کے لئے ایک خط پر دستخط کئے جس میں لکھا تھا کہ ہم خاموشی سے یہ نہیں دیکھ سکتے کہ چالیس لاکھ احمدی الیکشن میں حصہ نہ لے سکیں۔ کیونکہ انہیں ہفتہ کو پاکستان میں ہونے والے الیکشن میں ووٹ ڈالنے کا حق حاصل نہیں۔ مسٹر ملکونل اور سینیٹر جان کورنین (R.,Texas) نے اسی مسئلہ پر علیحدہ خط بھی لکھا۔ جہاں پاکستان میں الیکشن جاری تھے، وہاں خلیفہ نے Montage ہوٹل میں جو کہ بیورلی ہلز میں واقع ہے سیاسی راہنماؤں سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد وہ واپس چینو پہنچے جہاں پاکستان سے آئے ہوئے بہت سے خاندانوں نے مسجد کے قریب گھر خریدے ہیں اور یہ بات متوقع ہے کہ روزانہ خلیفہ سے تین منٹ کی ملاقات کے لئے لمبی قطاریں ہوں گی، جس کے بعد خلیفہ کیلیفورنیا سے روانہ ہوں گے۔

خلیفہ کی زیادہ سے زیادہ فیملیز سے ملنے کی خواہش ہے اور ایک مرتبہ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میری خواہش ہے کہ ایک فارم دیکھ سکوں۔

## امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی اور کئی ملینز لوگوں تک پیغام پہنچا۔

کیپٹل ہِل کے پروگرام اور لاس اینجلیز کے اس دورہ کے پروگراموں میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز میں امن وسلامتی کا پیغام اور احمدیت کا تعارف جس تعداد تک پہنچا ہے گزشتہ ساری صدی میں اس قدر تعداد تک یہ آواز نہیں پہنچی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے جو احمدیت کے لئے فتوحات کے دروازے کھول رہی ہے۔ الحمدللہ۔

## امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں کوریج

درج ذیل میڈیا نے کوریج دی:

1. Wall Street Journal (WSJ)
2. L.A.Times
3. Inland Valley Daily Bulletin
4. L.A. Sentinel
5. Jewish Journal of Greater Los Angeles
6. Thomas Jefferson School of Law News
7. Stanford University South-east Asia Forum
8. Religion News Service
9. Chino Champions
10. Let Us Build Pakistan (Blog)
11. Beverly Hills Courier
12. NBC News Radio KCAA 1050 AM Morning
13. Mike Ghouse Blog

اس طرح مجموعی طور پر!

1۔ پرنٹ میڈیا کے ذریعہ 5.5 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

2۔ Online میڈیا کے ذریعہ 7.5 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

3۔ ریڈیو اور T.V کے ذریعہ 1.5 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔

## 14 رمئی بروز منگل 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ''مسجد بیت الحمید'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ان خطوط اور رپورٹس پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔ حضور انور کی خدمت میں دنیا بھر کی جماعتوں سے آنے والی فیکسز خطوط اور رپورٹس باقاعدہ روزانہ موصول ہو رہی ہیں۔ حضور انور ساتھ ساتھ انہیں ملاحظہ فرما کر ہدایات سے نوازتے ہیں۔

## Malibu کے علاقہ کی سیر

آج پروگرام کے مطابق یہاں ''مسجد بیت الحمید'' سے ساٹھ میل دور سمندر کے کنارے اور پہاڑوں کے دامن میں آباد شہر Malibu کے لئے روانگی تھی۔ یہ شہر Pacific Ocean کے کنارے آباد ہے ایک طرف سمندر ہے دوسری طرف سرسبز وشاداب پہاڑی سلسلہ ہے۔ اس شہر سے چند گھنٹے کی مسافت پر امریکہ کا ہمسایہ ملک میکسیکو (Mexico) واقع ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیارہ بج کر 35 منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ سفر کے لئے روانہ ہوا۔ دو گھنٹے کے سفر کے بعد قریباً ڈیڑھ بجے Malibu پہنچے۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام سمندر کے کنارے پر واقع ایک ریسٹورنٹ Geoffreys Malibu میں کیا گیا تھا۔ کھانے کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک پارک میں تشریف لے آئے۔ یہ پارک بھی سمندر کے کنارے پر واقع ہے۔

اس پارک کے ایک حصّہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے اس پارک میں سیر کی۔ خدام حضور انور کے ہمراہ تھے اور اپنے آقا کی معیت میں اس سیر سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

## سمندر کے کنارے پر ایک شجر کے سائے تلے علم وعرفان کی مجلس

سیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک درخت کے سائے میں کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور حضور کے خدام جن میں جماعت امریکہ کے نائب امراء، تمام مبلغین کرام، دیگر جماعتی عہدیداران اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم شامل تھی اپنے پیارے آقا کے سامنے ایک دائرہ کی شکل میں گھاس پر بیٹھ گئے۔ بہت ہی پیارا اور خوبصورت ماحول تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ہر ایک کو اپنے دست مبارک سے کیک کاٹ کر عطا فرمایا۔ ریفریشمنٹ کے لئے مختلف اشیاء موجود تھیں۔ پچاس سے زائد افراد اس مجلس میں شامل تھے کوئی ایک بھی حضور انور کی شفقت سے محروم نہ رہا۔ ہر ایک نے حضور انور کے دستِ مبارک سے تبرک حاصل کیا۔ اور پھر خدام باری باری اپنے آقا کی خدمت میں مختلف اشیاء ٹرے

میں رکھ کر پیش کرتے رہے کہ حضور انور اسے تبرک کر دیں۔ حضور انور از راہ شفقت ہر چیز سے کچھ نہ کچھ لیتے رہے اور خدام کی عید کے سامان ہوتے رہے۔

ایک بے تکلف ماحول میں خدام نے اپنے آقا سے مختلف سوالات کئے۔ حضور انور نے از راہ شفقت ان سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

**حضور انور نے فرمایا:** یہاں جو پرانے ابتدائی احمدی ہیں ان کی اولادوں کو تلاش کریں۔ اب تو بہت سے ایسے ذرائع ہیں کہ آپ ان تک پہنچ سکتے ہیں۔

حضور انور نے نیوزی لینڈ کے کلیمنٹ ریگ **(Clement Wragge) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ** انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی کے آخری سال مئی 1908ء میں لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کی تھی اور آپؑ سے مختلف سوالات کئے تھے جن کے آپؑ نے جوابات عطا فرمائے تھے۔ اور انہوں نے احمدیت قبول کی تھی۔ ملفوظات میں ان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کے احوال کا ذکر ہے۔

**حضور انور نے فرمایا:** نیوزی لینڈ جماعت کو ہدایت دی تھی کہ وہ ان کی نسل کو تلاش کریں۔ چنانچہ انہوں نے بڑی محنت کر کے ان کی اولاد کو تلاش کیا اور ان سے رابطہ قائم کیا اور ان کی قبر بھی تلاش کی۔ 84 سال بعد ان لوگوں سے رابطہ ہوا۔

**حضور انور نے فرمایا:** جب میں نیوزی لینڈ گیا ہوں تو کلیمنٹ ریگ کے پوتا اور پوتی جو خود بڑھاپے میں ہیں مجھے ملنے آئے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے دادا احمدی تھے۔ اسلام قبول کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہمیں علم ہے کہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ پروفیسر صاحب کی ایک بیوی انڈیا سے تھی لیکن ہم اپنی دادی سے نہیں مل سکے۔ **پھر حضور انور نے ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ کے دادا کے پاس احمدیت کا لٹریچر تھا اور کچھ کتب وغیرہ تھیں۔** اس پر انہوں نے بتایا کہ کچھ کتب وغیرہ میوزیم میں موجود ہیں۔ چونکہ وہ سائنٹسٹ تھے اس لئے ان کی کتب اور مسودات میوزیم میں رکھے گئے ہیں۔ ان کی بعض چیزیں آگ لگ جانے کی وجہ سے ضائع بھی ہوگئی تھیں۔

**حضور انور نے فرمایا کہ** میں نے ان کی قبر پر جا کر دعا بھی کی تھی۔

**حضور انور نے فرمایا:** وہاں یوکے میں مارٹن کلارک جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف مقدمہ قائم کیا تھا کی اولاد سے بھی رابطہ قائم ہوا ہے۔ اس کا پڑپوتا مجھے ملنے آیا تھا۔ جب اس سے ساری تفصیلی بات ہوئی تو کہنے لگا کہ اُس وقت کا تو مجھے علم نہیں لیکن میں آج گواہی دیتا ہوں کہ میرا پڑدادا مارٹن کلارک غلطی پر تھا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام سچائی پر تھے۔ آپؑ سچے تھے۔

**حضور انور نے فرمایا:** پھر وہاں یوکے میں ''کیپٹن ڈگلس'' کے نواسے سے بھی بڑی تگ و دو کے بعد رابطہ قائم ہوا ہے۔ یہ ہم سے رابطہ قائم نہیں کرتا تھا۔ بالآخر جب رابطہ ہو گیا تو یہ ملاقات کے لئے آیا اور اس نے بتایا کہ کیپٹن ڈگلس بہت سخت آدمی تھا اور کسی کو بھی نہیں بخشتا تھا۔ اس نے بہت سارے لوگوں کو سزائیں دیں۔ لیکن میں حیران ہوں کہ اس نے صرف ایک آدمی کو چھوڑا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی اس پر ظاہر ہوئی۔ (کیپٹن ڈگلس نے ایک مقدمہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو باعزت بری کیا تھا۔)

اس نے بتایا کہ ہم اس وجہ سے لوگوں سے نہیں ملتے کہ ہمیں اس بات کا ڈر ہے کہ چونکہ کیپٹن ڈگلس نے بہت سے لوگوں کو سخت سزائیں دیں۔ اس لئے کوئی ان لوگوں کی نسل میں سے آکر ہم سے بدلہ نہ لے اور ہمیں قتل نہ کر دے۔ اس ڈر کی وجہ سے ہم رابطہ نہیں کرتے۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** Pigott کی نواسی سے بھی رابطہ قائم ہوا تھا۔ یہ بھی ملنے کے لئے آئی تھی۔

پگٹ (Pigott) کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا ''عیسائیوں میں جھوٹا مسیح پگٹ نام موجود ہے اور جو خدائی اور مسیحیت کا دعویٰ کرتا ہے یہ تو نہیں کرے گا۔ آخر اس کا انجام بد ہوگا''۔ یہ شخص بالآخر 1927ء میں مالی بحران کا شکار ہوا۔ دوسروں نے اس سے تعلق چھوڑ دیا اور یہ پاگل ہو گیا۔ 1927ء میں ہی اس کی وفات ہوئی۔

**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** آسٹریلیا سے جو دوست Charles Francis Sievwright صاحب قادیان گئے تھے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے ان کی ملاقات ہوئی تھی اور بعد میں انہوں نے بیعت بھی کی اور امریکہ میں دفن ہیں۔ ان کی نسل کے بارہ میں بھی کھوج لگائیں اور رابطہ کریں۔

Charles صاحب اکتوبر 1903ء میں قادیان گئے تھے۔ آپ نے اپنا اسلامی نام عبدالحق رکھا ہوا تھا۔ کیونکہ 1896ء میں وہ آسٹریلیا ہی میں اسلام قبول کر چکے تھے۔ ملفوظات میں ان کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات اور گفتگو کا ذکر ہے۔ انہوں نے اپریل 1906ء کے ریویو آف ریلیجنز میں لکھا کہ ''میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو اور قادیان کی احمدی جماعت کا ممبر ہوں۔ یعنی احمدی جماعت سے اس لئے تعلق پیدا کیا ہے کہ یہ مسلمانوں میں سب سے زیادہ محقق اور ترقی یافتہ گروہ ہے۔ اور اسلامی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے مسلمان مشنریوں کی ایک چست جماعت ہے۔ امریکہ کے پہلے مبلغ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا بہت اچھا تعلق رہا۔

مکرم انعام الحق کوثر صاحب مبلغ سلسلہ نے بتایا کہ ہم ان کی اولاد کو تلاش کر رہے ہیں۔ ان کی قبر اس انگلیز کے ایک قبرستان میں ہے وہ ہم نے تلاش کر لی ہے۔

❁ **...ایک نوجوان کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ** حکومتی لیول پر حکومتی پارٹی اور اپوزیشن پارٹی سب سے تعلقات رکھنے چاہئیں۔ کینیڈا میں اب جو رولنگ پارٹی ہے یہ پہلے اپوزیشن میں تھی اور ان سے اس وقت احمدیوں کے تعلقات نہیں تھے لیکن اب ہیں اور اچھے تعلقات ہیں۔ شروع سے ہی ہر ایک سے تعلق رکھنا چاہیے۔

❁ **...ایک نوجوان کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ** ہمارے نوجوانوں کو پالیٹکس میں آنے میں کوئی حرج نہیں۔ پاکستان میں ہمارے اسمبلی میں ممبر ہوتے تھے۔ گھانا میں بھی احمدی پارلیمنٹ میں ہیں، رولنگ پارٹی میں بھی ہیں اور اپوزیشن میں بھی ہیں۔ اس لئے بچوں کو پالیٹکس میں لانا چاہیے۔

❁ **...ایک خادم نے سوال کیا کہ کیا ہماری خواتین پالیٹکس میں حصہ لے سکتی ہیں؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ** خواتین کو پالیٹکس کا علم ہونا چاہیے لیکن Active رول نہیں ہونا چاہئے۔

اکاؤنٹس کی تعلیم حاصل کرنے والے ایک نوجوان نے دریافت کیا کہ مجھے کس طرح ریسرچ کرنی چاہیے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اسلامی بینکنگ کے نظام میں ریسرچ کریں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں تو ہر بات پر ریسرچ ہوتی ہے۔ ہم جس میوزیم میں گئے تھے وہاں پینٹنگ کے حوالہ سے ہی ملین ڈالرز ریسرچ پر خرچ ہو رہے ہیں۔

❁ **...ایک خادم نے سوال کیا کہ حضور کو کس چیز کی فارمنگ (Farming) پسند ہے اور کونسا پھل پسند ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ** فارمنگ تو فائدہ کے لئے ہوتی ہے جو چیز بھی فائدہ پہنچائے وہ اچھی ہے۔ کھانے کے لئے پھل بھی اچھے ہیں۔ پھلوں میں آم ایک اچھا پھل ہے۔ وہاں یوکے میں تو پاکستان سے آم آتے ہیں۔ بہت اچھے معیار کے ہوتے ہیں۔ وہاں ہم پاکستان سے منگوالیتے ہیں۔ سندھ سے جو ہمارے فارم ہیں وہاں سے آجاتے ہیں۔

❁ **...ایک خادم جو لاس انگلیز کے ایک حلقہ کی مجلس کے قائد خدام الاحمدیہ ہیں نے عرض کیا کہ** ہمارے حلقہ میں جماعت کی تجنید 140 کے قریب ہے اور سب ہمارے گھر میں بدھ کے روز اکٹھے ہوتے ہیں اور نمازوں کی ادائیگی ہوتی ہے۔

**حضور انور کے دریافت فرمانے پر اس خادم نے بتایا کہ** یہ سبھی احباب پانچ میل کے فاصلہ کے اندر رہتے ہیں۔ **اس پر حضور انور نے فرمایا کہ** وہاں باقاعدہ ایک سینٹر قائم کریں اور پھر مسجد بنائیں۔ اگر کوئی بڑا گیراج ہے تو اس کو سینٹر کی شکل دے دیں اور باقاعدہ روزانہ پانچوں نمازیں با جماعت ہونی چاہئیں۔ اگر لوگ بدھ کے دن اکٹھے ہو سکتے ہیں تو پھر باقی دنوں میں بھی اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ ہفتہ میں ایک دن جمع ہونا تو عیسائیوں والی عبادت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یوکے میں ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب نے ہارٹلے پول میں اپنے گھر کے گیراج میں سینٹر بنایا تھا اور وہاں باقاعدہ نمازوں کا انتظام تھا اور اب وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔

**حضور انور نے مبلغ سلسلہ لاس انگلیز شمشاد احمد ناصر صاحب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ** جہاں پانچ میل کے اندر پندرہ بیس فیملیز رہتی ہوں وہاں سینٹرز ہونے چاہئیں۔ لندن میں پندرہ بیس منٹ کی مسافت پر رہنے والے لوگ باقاعدہ نماز فجر پڑھنے آتے ہیں۔ مسجد بیت الفتوح میں بھی کافی لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں۔

**اس پر ایک خادم نے عرض کیا** وہاں حضور انور موجود ہیں۔ حضور انور کی کشش کی وجہ سے آتے ہیں۔ اس بات پر حضور انور نے فرمایا کہ سڈنی (آسٹریلیا) میں لوگ مسجد سے 20 میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں اور باقاعدہ نمازیں ادا کرنے کے لئے مسجد آتے ہیں۔ اب وہاں تو میں نہیں ہوں۔

❁ **...پاکستان میں طلباء کی تعلیم کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ** پاکستان میں تو طلباء کی کوئی خاص پلاننگ نہیں ہوتی اچھے نمبر آئے ہیں تو ڈاکٹر بن جاؤ۔ اگر کم ہے تو انجینئر بن جاؤ اور اگر بہت ہی کم ہیں تو پھر لاء (Law) کر لو۔

❁ **...کینیڈا جماعت کے ایک ممبر جو اس مجلس میں موجود تھے انہوں نے عرض کیا کہ** ویتنام (Vietnam) کے بچے، طلباء پڑھائی میں بہت آگے ہیں تو کینیڈا میں اس بات پر ریسرچ ہوئی ہے کہ یہ کیوں تعلیم میں آگے ہیں۔ تو ریسرچ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ویتنام میں یہ طریق ہے کہ مغرب کے بعد گھر میں والدین T.V، انٹرنیٹ وغیرہ سب کچھ بند کر دیتے ہیں اور طلباء صرف پڑھائی کی طرف توجہ دیتے ہیں اور دوسری کوئی مصروفیت نہیں ہوتی۔

**اس پر حضور انور نے فرمایا کہ** اسلام نے بھی تو یہی تعلیم دی ہے کہ مغرب کے بعد بجائے ادھر اُدھر گھومنے پھرنے کے اور وقت ضائع کرنے کے انسان اپنے گھر میں آئے اور رات سونے سے قبل تک جو وقت ہے وہ اپنی پڑھائی، مطالعہ وغیرہ میں گزارے۔

❁ **...ایک نوجوان انجینئر نے سوال کیا کہ کینیڈا کی آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن ہے ہم اس کو کس طرح فعال کریں۔ حضور انور نے فرمایا** آپ لوگ مساجد کے پراجیکٹ بنائیں تو فعال ہو جائے گی۔ یوکے میں ہمارے آرکیٹیکٹ اور انجینئرز ہیں۔ دوسرے ممالک میں بھی جاتے ہیں اور پراجیکٹس پر کام کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ اپنا پلان بنا کر بھجوائیں کہ کیا کیا کام کر سکتے ہیں۔ کتنا وقت دے سکتے ہیں۔

❁ **...ایک ڈاکٹر صاحب کے عرض کرنے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میڈیکل ایسوسی ایشن کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ** ڈاکٹرز وقف عارضی کریں۔ قادیان جائیں اور ربوہ جائیں وہاں ضرورت ہے۔

❁ **...ایک خادم نے عرض کیا کہ حضور بچوں کے لئے کوئی ہدایت فرمائیں۔** اس پر حضور انور نے فرمایا والدین اپنے نمونے دکھائیں۔ نمازیں پڑھیں، قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ بچے ان کے یہ نمونے دیکھ کر تربیت حاصل کریں گے بچوں کے ساتھ شفقت سے پیش آئیں۔ یہ نہیں کہ بچوں سے قرآن کریم سن رہے ہیں اگر وہ صحیح نہیں پڑھ رہا تو اس کو غصہ میں آکر تھپڑ مار دیا۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ اپنے صحیح نمونے کے ساتھ ان کی تربیت کریں۔

❁ **...ایک خادم نے سوال کیا کہ بچیاں کالج وغیرہ میں پڑھ رہی ہوتی ہیں تو رشتے آجاتے ہیں تو کیا کرنا چاہئے۔ کس عمر میں شادی کرنی چاہئے؟**

**اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** مجھ سے

جو بچیاں پوچھتی ہیں تو میں کہتا ہوں پڑھائی جاری رکھو اور والدین سے کہتا ہوں کہ اس دوران اگر کوئی اچھا رشتہ آجائے تو کر دیا کرو۔ باقی پڑھائی کے لئے شادی سے پہلے ہی خاوند کے ساتھ یہ طے کرلو کہ شادی کے بعد پڑھائی مکمل کرنی ہے تا کہ بعد میں کوئی مشکل نہ ہو۔

**...ایک خادم نے عرض کیا کہ بچے گھروں میں Movies دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس بارہ میں کیا ہدایت ہے؟**

**اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا:** کچھ Movies تو ایسی ہوتی ہیں جو دیکھنے والی ہوتی ہیں۔ اچھی ہوتی ہیں۔ ماں باپ ساتھ بیٹھے ہوں تو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ بہر حال بچوں کو اچھے بُرے کی تمیز ہونی چاہئے اور ماں باپ کی نگرانی ہونی چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا ایک بچی نے مجھے لکھا تھا کہ گرمیاں آتی ہیں تو ماں باپ مجھے شرٹس نہیں پہننے دیتے۔ دوسری بچیاں مجھے کہتی ہیں کہ تم پر ظلم ہو رہا ہے۔ تو آپ لوگوں کو بچوں کو سمجھانا چاہیے کہ ہمارا مذہب یہ ہے اس کے کچھ اصول ہیں اور یہ ہمارے مذہب کی تعلیمات ہیں اور ہماری روایات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں امریکہ میں ہی مَیں نے اپنی ایک تقریر میں والدین کو توجہ دلائی تھی کہ چار پانچ سال کی عمر سے ہی بچیوں کا باقاعدہ حیادار لباس ہونا چاہیے تا کہ بچیوں کو چھوٹی عمر سے ہی اس لباس کی عادت پڑے۔ پانچ سال کے بعد فراک بغیر ٹائٹس (Tights) کے نہیں پہننی چاہیے۔ اس طرح لباس کے معاملہ میں شروع سے ہی ان کی اچھی تربیت ہو رہی ہوگی۔

یہ مجلس پونے چھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ بعد ازاں یہاں سے قریباً چھ بج کر دس منٹ پر ''مسجد بیت الحمید'' تشریف آوری ہوئی۔ آج بھی احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے بچیاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی واپس آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہوئی احباب نے نعرے بلند کئے اور خواتین نے شرف زیارت پایا۔ سبھی نے اپنے ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا۔ بچیاں دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز طاہر ہال میں تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق جماعتی عہدیداران اور کارکنان کے مختلف گروپس نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔ ان گروپس میں مجلس عاملہ لاس اینجلیز ایسٹ، مجلس عاملہ لاس اینجلیز ویسٹ، مجلس عاملہ لاس اینجلیز ان لینڈ امپائر، شعبہ حفاظت خاص، شعبہ کچن/ضیافت، شعبہ خدام خدمت خلق اور شعبہ ڈرائیونگ شامل تھے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الحمید'' تشریف لے آئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت خواتین کے حصّہ کی طرف طاہر ہال اور مسرور ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کا انتہائی قریب سے دیدار کیا اور شرف زیارت پایا۔ آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لاس اینجلیز میں قیام کا آخری دن تھا۔ اپنے پیارے آقا کو اپنے انتہائی قریب پا کر خوشی و مسرّت سے بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔ خواتین اپنے بچے آگے کرتیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بچوں سے پیار کرتے، سر پر ہاتھ رکھتے۔ ہر ایک برکتوں سے فیضیاب ہو رہا تھا۔ ان مختصر سے لمحات میں ہر ایک نے اپنے آقا کے مبارک وجود سے فیض پایا اور دعائیں حاصل کیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ میں تشریف لے آئے اور یہاں کام کرنے والے تمام کارکنان نے اپنے آقا سے مصافحہ کی سعادت پائی۔

جب حضور انور اپنی رہائشگاہ کی طرف جانے لگے تو بہت سے بچے حضور انور کے قریب آگئے۔ ان سبھی نے اپنے آقا سے مصافحہ کرنے کی سعادت پائی اور حضور انور سے پیار حاصل کیا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ''لاس اینجلیز جماعت'' میں قیام کے دوران دو سو سے زائد خدّام نے مختلف ڈیوٹیوں میں بھر پور طریق سے بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے۔

شعبہ پارکنگ، آف سائٹ ٹرانسپورٹیشن، شٹل سروس، اندرونی و بیرونی حفاظت، لنگر خانہ اور حفاظت خاص کی ڈیوٹیوں میں کیلیفورنیا اور ایریزونا (Arizona) کی مجالس سے تعلق رکھنے والے خدام نے بھر پور حصّہ لیا۔ ان کے علاوہ East Coast، Midwest اور Gulf Coast Regions سے آنے والے خدام نے بھی ڈیوٹیوں کے فرائض سرانجام دیئے۔

مقامی مجالس کے خدام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کی تیاریوں میں فروری 2013ء سے ہی مصروف تھے۔ امتحانوں کے دن تھے۔ بہت سے طلباء نے اپنے امتحانوں کو ملتوی یا چھوڑ کر اپنا وقت ان تیاریوں میں صرف کیا۔ بعض طلباء کے تعلیمی دور کے یہ آخری امتحانات تھے۔ بعض خدام رات بھر ڈیوٹی دیتے اور صبح امتحان کے لئے چلے جاتے اور واپس سیدھا جماعتی مرکز آجاتے اور پھر ڈیوٹی شروع کر دیتے۔

خدام نے حضور انور کے دورہ سے قبل خاص شرٹیں، جیکٹس اور ٹوپیاں مجلس خدام الاحمدیہ کے پرچم کی مناسبت سے تیار کروائیں اور گلے میں پہننے والے خدام کے مخصوص رومال بھی بنوائے جو حضور انور کے دورہ کے دوران زیب تن کئے رکھے۔ دن کو گرمی میں جب کہ درجہ حرارت 103 فارن ہائیٹ تک چلا جاتا اپنے فرائض سرانجام دیتے اور رات کو درجہ حرارت 50 فارن ہائٹ تک پہنچتا تو کوٹ اور گرم کپڑے اور دستانے پہن کر اپنے فرائض سرانجام دیتے۔ سبھی نے اپنے دن رات ایک کئے ہوئے تھے۔

ایک خادم سے جب پوچھا گیا کہ صبح ہو، دوپہر ہو یا رات ہو، جب بھی دیکھیں آپ یہاں گیٹ پر ڈیوٹی پر ہی کھڑے ہوتے ہیں تو پھر سوتے کب ہیں۔ اس پر اس نوجوان نے جواب دیا جب سے حضور یہاں آئے ہیں ہم میں سے کسی کو بھی سونے کا یا آرام کرنے کا خیال نہیں۔ یہ مبارک اور بابرکت دن پھر ہمیں کہاں سے ملیں گے۔ صبح و شام پیارے آقا کا دیدار ہوتا ہے۔ صدر صاحب کوشش کر کے ہمیں بھجواتے ہیں کہ جاؤ چند گھنٹے ہی آرام کرلو لیکن یہاں سے جانے کو دل ہی نہیں چاہتا۔ اگر کوئی جاتا بھی ہے تو جلد واپس آجاتا ہے۔

...ایک خادم نے بتایا کہ ہماری چوبیس گھنٹے میں سے اڑھائی سے تین گھنٹے کی نیند ہے اور وہ بھی اس لئے ہے تا کہ مستعد ہو کر ڈیوٹی دے سکیں۔ سارا دن گرمی میں کھڑے ہو کر فرائض ادا کر رہے ہیں۔ لیکن ہمیں اس قدر لذّت اور سرور مل رہا ہے کہ اس کا بیان ممکن نہیں۔ جب حضور انور اپنے دفتر میں یا کسی پروگرام کے لئے یا نمازوں کی ادائیگی کے لئے تشریف لاتے ہیں اور واپس جاتے ہیں تو ہم حضور انور کو دیکھتے ہیں اور ہمیں سکون ملتا ہے اور ہماری ساری تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ ایک خادم نے بتایا کہ میری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہ ہو سکی تھی۔ مگر میں نے انہی دنوں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خواب میں دیکھا اور میں اس ملاقات کی اسی طرح قدر کرتا ہوں جیسا کہ ظاہری ملاقات ہوئی ہو۔

...ایک خادم جس کی ڈیوٹی خدام کے دفتر میں تھی۔ اسے حضور انور کے قریب ڈیوٹی دینے کا موقع نہ مل سکا۔ جب حضور انور خدام کا باسکٹ بال میچ دیکھنے کے لئے تشریف لائے تو اس خادم کو حضور انور کے قریب ڈیوٹی دینے کا موقع ملا۔ ڈیوٹی کے دوران اس خادم کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے۔ اس خادم نے اپنے صدر صاحب کو بتایا کہ ان آنسوؤں کو میری کمزوری نہ سمجھیں، مَیں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مجھے یہ لمحات نصیب ہوں گے کہ میں اپنے آقا کے اتنا قریب ہوں گا۔

...ایک نوجوان خادم نے خواب دیکھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاس اینجلیز کی مسجد کے دروازوں سے باہر نکل رہے ہیں اور وہ حضور سے پوچھتا ہے کہ ''آپ کو لاس اینجلیز کا دورہ کیسا لگا؟''۔ جب اس نے یہ خواب دیکھا اس وقت لاس اینجلیز کے دورہ کا کوئی وہم وگمان بھی نہ تھا۔ یہ خواب لفظاً لفظاً پوری ہوئی جب اس خادم کو محراب کے دروازہ پر ڈیوٹی دینے کا موقع ملا۔ جب حضور مسجد سے باہر تشریف لائے تو اس نے حضور انور سے پوچھا کہ ''آپ کو لاس اینجلیز کا دورہ کیسا لگا''۔ جس کا جواب حضور انور نے مسکراتے ہوئے اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں دیا۔ ''اچھا لگ رہا ہے۔ I am enjoying.''

...صدر صاحب خدام الاحمدیہ بیان کرتے ہیں کہ جب ایک دن حضور انور باسکٹ بال کا فائنل میچ دیکھنے کے لئے میچ کے آخری حصّہ میں تشریف لائے تو اس وقت کمزور ٹیم بُری طرح شکست کے قریب تھی۔ مگر یکدم پانسا پلٹا اور کمزور ٹیم کی ہر شاٹ نیٹ کے اندر جانے لگی۔ مجھے کوئی ایسی شاٹ یاد نہیں جو میچ کے آخری پانچ منٹوں میں نیٹ کے اندر نہ گئی ہو اور میچ کا فیصلہ آخری شاٹ پر ہوا۔ میچ کے دوران حضور انور خوشی سے مسکراتے رہے۔ یہ لمحات ہم سب خدام کے لئے یادگار لمحات تھے۔ کسی کو بھی ہار جیت کی پرواہ نہ تھی۔ ہمیں تو یہ بھی یاد نہیں کہ کونسی ٹیم جیتی اور کون سی ہاری۔ آج ہارنے والا کوئی نہ تھا بلکہ سب کی فتح تھی۔

صدر صاحب بیان کرتے ہیں کہ "Big Bear Mountain And Lake" Ship کی سیر کے دوران میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خدام کے پاس تشریف لائے اور اپنے ذاتی کیمرے سے خدام کی فلم بنائی اور خدام سے گفتگو فرمائی۔ یہ ہماری زندگیوں کے خوش قسمت ترین لمحات تھے جو ہمیں ہمیشہ یاد رہیں گے۔ یہی لمحات ہماری متاع ہیں اور یہی ہماری زندگیوں کا سرمایہ ہے اور یہی ہمارا سب کچھ ہے۔ الحمد للہ کہ ہم نے یہ سعادتیں پائیں۔

## 15 رمئی بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے ''مسجد بیت الحمید'' تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج پروگرام کے مطابق لاس اینجلیز (Los Angeles) امریکہ سے وینکوور (Vancouver) کینیڈا کے لئے روانگی تھی۔

## لاس اینجلیز امریکہ سے روانگی اور وینکوور کینیڈا میں ورود مسعود

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے گیارہ بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے ''مسجد بیت الحمید'' کے بیرونی احاطہ میں موجود تھی۔ ایک حصہ میں خواتین کھڑی تھیں اور بچیاں کورس کی صورت میں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ ایک طرف ذرا ہٹ کر دوسرے حصہ میں مرد احباب کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اُس جگہ تک تشریف لے گئے جہاں تک احباب کھڑے تھے ہر ایک اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو السلام علیکم کہہ رہا تھا۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے ہر ایک کے سلام کا جواب دے رہے تھے۔ فلک شگاف نعرے بلند کئے جا رہے تھے۔ خواتین ان آخری لمحات میں مسلسل شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ 19 سال بعد خلیفۃ المسیح کے قدم لاس اینجلیز کی سرزمین پر پڑے تھے اور آج کے دن یہاں سے واپسی تھی۔ بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑی پُرسوز دعا کروائی اور قافلہ ''مسجد بیت الحمید'' سے ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ پولیس کی ایک گاڑی حضور انور کی کار کے آگے تھی اور دوسری گاڑی کار کے پیچھے تھی اور سب سے آگے پولیس کے چار موٹر سائیکلز قافلہ کو Escort کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ دس کے قریب پولیس کے موٹر سائیکلز قافلہ کے دائیں بائیں مختلف فاصلوں پر چل رہے تھے اور ہر طرف سے راستہ کلیئر کر رہے تھے۔ جہاں چاہتے ٹریفک کو روک دیتے۔ بارہ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ ایئرپورٹ پر لاس اینجلیز پولیس ڈیپارٹمنٹ کے ایک پاکستانی نژاد پولیس آفیسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملے اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ پولیس کا جو پروٹوکول حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دیا گیا ہے، ایسا پروٹوکول مَیں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا کہ کسی کو دیا گیا ہے۔ سربراہان مملکت کو بھی ایسا پروٹوکول نہیں ملتا۔

Contact For: MARBEL, TILE FITTING, GRANIDE POLISHING & ALL KINDS OF PAINTING

ماربل فٹنگ، ٹائل فٹنگ، گرینائیڈ کی رگڑائی، بلڈنگ پینٹ وغیرہ کیلئے محمد شیر علی سے رابطہ کریں۔

Please contact for quality construction works **Mohammad Sheir Ali : +91 9815108023, +91 9646197386**

MOHALLA AHMADIYYA, QADIAN-143516 DT. GURDASPUR, PUNJAB (INDIA)

پس یہ جو کچھ بھی ہے آسمان سے خدا تعالیٰ کی تقدیر کام کر رہی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے ''وہ بادشاہ آیا''۔ اس الہام کی شان و شوکت اور عظمت قدم قدم پر ظاہر ہو رہی ہے۔ بڑے بڑے سرکاری حکام خواہ وہ کانگریس کے ممبران ہوں یا سینیٹرز ہوں، گورنر ہوں یا میئرز ہوں برملا اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہم حضور انور کے سامنے اپنے آپ کو کچھ نہیں پاتے۔ ادب سے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں، اپنی کامیابیوں کے لئے کہتے ہیں اور اپنی مرادیں پاتے ہیں۔ یہی احمدیت کے غلبہ کے سامان ہیں جو آسمان پر ہو رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل VIP پروٹوکول کے تحت سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

لنچ کا انتظام ایئرپورٹ کے ساتھ ہی واقع ایک ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ امیگریشن آفیسر نے اسی ہوٹل میں آکر سارے قافلے کے پاسپورٹ چیک کر لئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں ہوٹل سے ایئرپورٹ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج امریکہ، مکرم وسیم احمد صاحب نائب امیر امریکہ، مکرم مسعود احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت امریکہ، مکرم امجد خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ، مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب مبلغ لاس اینجلیز، مکرم کریم احمد صاحب صدر جماعت لاس اینجلیز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور جہاز کے اندر تشریف لے گئے۔ مکرم منعم نعیم صاحب نائب امیر امریکہ قافلہ کے ساتھ وینکوور تک اسی جہاز میں سفر کر رہے تھے۔

مکرم منعم نعیم صاحب امریکہ کی ''یونائٹڈ ایئرلائن'' کے وائس چیئرمین ہیں۔ سفر کے یہ تمام انتظامات انہی کے زیر انتظام تھے۔

یونائٹڈ ایئرلائن کی پرواز UA6483 اپنے وقت پر دو بج کر 42 منٹ پر لاس اینجلیز سے وینکوور (کینیڈا) کے لئے روانہ ہوئی۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے مکرم سید طارق احمد شاہ صاحب نائب صدر انصار اللہ اور مکرم طاہر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ کینیڈا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کے لئے دو روز قبل لاس اینجلیز پہنچے تھے، اس سفر میں قافلہ کے ساتھ تھے۔ علاوہ ازیں ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر سید تنویر احمد صاحب اور ملک طارق صاحب واقف زندگی اور اعجاز احمد صاحب فوٹوگرافر الاسلام ویب سائیٹ بھی قافلہ کے ساتھ اسی جہاز میں سفر کر رہے تھے۔

قریباً اڑھائی گھنٹے کے سفر کے بعد سوا پانچ بجے جہاز وینکوور کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔

## کینیڈا ایئرپورٹ پر حضور انور کا سٹیٹ گیسٹ کے طور پر استقبال

حکومت کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو "State Guest" کا درجہ دیا ہے۔ اور دفتر خارجہ کے ایک پروٹوکول آفیسر Robert Cayer کو ملک کے دارالحکومت آٹوا (Ottawa) سے سپیشل طور پر وینکوور بھجوایا۔ موصوف آٹوا سے قریباً 4700 کلومیٹر کا سفر طے کر کے حضور انور کے استقبال کے لئے ایک روز قبل ہی وینکوور پہنچ گئے تھے اور جماعت کی انتظامیہ سے مل کر حضور انور کے استقبال کا پلان تیار کیا۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے حکومت کینیڈا کے وزیر امیگریشن اینڈ سٹیزن شپ Hon. Jason Kenney بھی آٹوا سے لمبا سفر طے کر کے وینکوور پہنچے تھے۔

جہاز کے دروازہ پر مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا، حکومت کینیڈا کی طرف سے پروٹوکول آفیسر Robert Cayer اور وزیر امیگریشن اینڈ سٹیزن شپ Hon. Jason Kenney نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ اس کے علاوہ ایئرپورٹ کے چیف آفیسر، سیکیورٹی آفیسر اور امیگریشن آفیسر نوشیرواں محمود صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

جہاز کے گیٹ سے کچھ فاصلہ پر مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر کینیڈا، نیشنل جنرل سیکرٹری ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب، ریجنل امیر برٹش کولمبیا، خلیل احمد مبشر صاحب مبلغ وینکوور اور صدر لجنہ کینیڈا محترمہ امۃ النور داؤد صاحبہ اور دو ایئرلائنز کے ڈائریکٹرز حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان سبھی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ کے ہوٹل Fairemont کے ایک کانفرنس روم میں تشریف لے آئے جہاں وزیر امیگریشن اینڈ سٹیزن شپ جیسن کینی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کی اور مختلف امور کے بارہ میں تبادلہ خیال کیا اور کینیڈا آنے پر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ ہماری خواہش ہے کہ کینیڈا میں مزید احمدی آئیں اور یہاں آباد ہوں۔

وینکوور کی مسجد بیت الرحمن کا ذکر کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ مجھے اور حکومت کینیڈا کو بہت خوشی ہے کہ یہاں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر کی گئی ہے جس کی وجہ سے اب وینکوور کے لوگوں کو پہلے سے بڑھ کر جماعت کا تعارف حاصل ہوگا۔ مسجد کی تعمیر پر میں مبارکباد دیتا ہوں۔

منسٹر صاحب نے ہیومینیٹی فرسٹ کی کوششوں کو بھی سراہا اور کہا کہ ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ انسانیت کی خدمات قابل تحسین ہیں۔ خاص طور پر افریقہ اور کینیڈا میں ہیومینیٹی فرسٹ بہترین کام کر رہی ہے۔ منسٹر صاحب نے احمدیوں پر کئے جانے والے مظالم کے بارہ میں افسوس کا اظہار کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جیسن کینی صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ وہ آٹوا سے یہاں حضور انور کو Receive کرنے آئے ہیں۔

منسٹر نے کہا کہ ہمارے پرائم منسٹر نے ٹورانٹو میں آپ کے کمیونٹی ہال میں جا کر آفس آف ریلیجس فریڈم کا اعلان کیا تھا۔ وہاں جماعت نے بڑا اچھا استقبال کیا تھا۔ مہمانوں میں یہودی اور دوسرے مذاہب کے لوگ تھے، سب وہاں آئے تھے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کی سچی تعلیم یہی ہے کہ مہمانوں کا احترام کرو خواہ وہ کسی بھی مذہب سے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لندن میں آفس آف ریلیجس فریڈم کے ایمبیسڈر مجھے ملنے آئے تھے۔ ہماری Peace کانفرنس میں بھی وہ شامل ہوئے تھے اور ایڈریس بھی کیا تھا۔

منسٹر نے کہا کہ پرائم منسٹر نے مسجد کے افتتاح کے موقع پر اپنا پیغام بھجوایا ہے۔ مسجد کے افتتاح کے موقع پر ممبران پارلیمنٹ اور گورنمنٹ کے منسٹرز آئیں گے۔ ہم بہت خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

ریفیوجیز کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان سے باہر مختلف ممالک میں بڑی تعداد میں احمدی فیملیز اپنے کیسز پاس ہونے کے بعد صرف اس بات کے انتظار میں ہیں کہ کوئی ملک انہیں قبول کرے اور وہاں جا کر سیٹ ہوں۔ ایسی فیملیوں کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ یورپ کے بعض ممالک میں اور امریکہ میں فیملیز پہنچی ہیں۔ کینیڈا میں اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان میں جماعت کے موجودہ حالات کے حوالہ سے بات ہوئی تو اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ابھی گزشتہ ماہ ایک جگہ ہمیں اور شیعہ دونوں کو Threats تھیں۔ پولیس نے بتایا کہ اپنی حفاظت کریں، ہم آپ کی حفاظت نہیں کر سکتے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ نے مسجد بیت الرحمن وینکوور دیکھ لی ہے، میں اب بعد میں دیکھوں گا۔

چھ بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اپنی رہائشگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔ وینکوور کے اس سفر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام مکرم لطف الرحمن صاحب کے گھر پر ہے۔ یہاں پر موجود احباب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لائے۔

لطف الرحمن صاحب نے اپنے دونوں گھر پیش کئے ہیں۔ ساتھ والے گھر میں قافلہ کے بعض ممبران کی رہائش کا انتظام تھا۔ اسی گھر کے عقبی لان میں مارکی لگا کر نماز کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ کچھ ہی دیر بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق آٹھ بج کر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور نئی تعمیر ہونے والی مسجد بیت الرحمن کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے قافلہ کو Escort کیا۔ رہائشگاہ سے مسجد کا فاصلہ 15 کلومیٹر ہے۔ نئی تعمیر ہونے والی مسجد بیت الرحمن وینکوور کے علاقہ ڈیلٹا (Delta) میں دریائے Fraser کے کنارے پر واقع ہے۔ جماعت نے یہ جگہ جو رقبہ کے لحاظ سے 3.8 ایکڑ ہے، 1995ء میں خریدی تھی اور قبل ازیں اس پر ایک عمارت بطور مشن ہاؤس موجود تھی۔ اب اس جگہ مسجد بیت الرحمن تعمیر ہوئی ہے، مسجد کے تفصیلی کوائف اس کے افتتاح والی رپورٹ میں بیان ہوں گے۔

## حضور انور کی مسجد بیت الرحمن تشریف آوری اور احبابِ جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال

آٹھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الرحمن تشریف آوری ہوئی۔ مسجد اور اس کے اردگرد کے ایریا کو نمائشی جھنڈیوں اور رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ مسجد کے بیرونی داخلی راستہ پر ایک خوبصورت آرائشی دروازہ بنایا گیا تھا جس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' انگریزی زبان میں لکھا ہوا تھا۔ اور اس آرائشی گیٹ کے درمیان زمین کا گلوب لٹک رہا تھا۔ وینکوور کی جماعت کے علاوہ کینیڈا کی دوسری مختلف جماعتوں سے احباب جماعت اور فیملیز بڑے لمبے سفر کر کے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے وینکوور پہنچے تھے۔

Prince Edward Iland سے آنے والے احباب سات ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ Nova Scotia سے آنے والے چھ ہزار ایک سو کلومیٹر اور ٹورانٹو سے آنے والے ساڑھے چار ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے۔ Western Ontario سے آنے والے احباب چار ہزار سات صد کلومیٹر، اسی طرح Ottawa اور مانٹریال سے آنے والے بھی چار ہزار سات سو کلومیٹر اور Prairie Region سے آنے والے احباب اور فیملیز ایک ہزار سے اڑھائی ہزار کلومیٹرز کا فاصلہ طے کر کے آئی تھیں۔

یہ سبھی لوگ اپنے پیارے آقا کی آمد کا بڑی بیتابی سے انتظار کر رہے تھے۔ امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز بھی اپنے پیارے آقا کی منتظر تھیں۔

جونہی حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے مسجد کے احاطہ میں داخل ہوئی تو ساری فضا ''السلام علیکم حضور!''، ''اھلاً و سھلاً و مرحبا'' اور نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ ہر طرف خوشی و مسرت اور ایک ولولہ اور جوش کا عالم تھا۔ مرد حضرات ایک حصہ میں کھڑے تھے اور مسلسل اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے نعرے بلند کر رہے تھے۔ بچے گروپس کی صورت میں خیر مقدمی دعائیہ نظمیں پیش کر رہے تھے۔ خواتین دوسرے حصہ میں اپنے آقا کی آمد کی منتظر تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ خواتین نے بھی پُرجوش نعروں سے اپنے آقا کا استقبال کیا۔ اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید

کہا۔ بچیاں کورس کی صورت میں استقبالیہ گیت پڑھ رہی تھیں۔ استقبال کا یہ منظر بڑا ہی ایمان افروز تھا۔ حضور انور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے خواتین کے نعروں کا جواب دے رہے تھے۔ خواتین مسلسل اپنے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔ مجموعی طور پر دو ہزار سے زائد احباب جماعت نے حضور انور کا استقبال کیا۔

اس استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن، ملٹی پرپز ہال، مشن ہاؤس، دفاتر اور رہائشی حصوں کا معائنہ فرمایا۔

رہائشی حصوں کے معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض ہدایات سے نوازا۔ ملٹی پرپز ہال کے رقبہ کے لحاظ سے حضور انور نے اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ یہاں کتنے لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں صرف اس ہال میں ایک ہزار سے زائد آدمی نماز ادا کر سکتے ہیں۔

مسجد کے دونوں ہالوں کا بھی جائزہ لیا۔ جماعتی کچن اور ڈائننگ ہال اور دوسرے مختلف شعبوں کے دفاتر کا بھی باری باری حضور انور نے معائنہ فرمایا۔

اس تفصیلی معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے اور نو بج کر 10 منٹ پر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا کی انتہائی مغربی جماعتوں کا یہ دوسرا دورہ ہے۔ قبل ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جون 2005ء میں کینیڈا کی مغربی جماعتوں کا دورہ فرمایا تھا۔

وینکوور کا شہر ٹورانٹو شہر سے (جہاں جماعت کا مرکزی مشن ہاؤس اور مسجد بیت السلام ہے) ساڑھے چار ہزار کلومیٹر کے فاصلہ پر کینیڈا کے مغرب میں، برٹش کولمبیا سٹیٹ میں، بحر الکاہل کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ کینیڈا کا تیسرا بڑا شہر ہے اور یہ شہر مغربی کینیڈا کا انمول ہیرا (Crown Jewel) کہلاتا ہے۔

برٹش کولمبیا سٹیٹ کی کُل آبادی 4.1 ملین ہے جبکہ کینیڈا کی صرف اس ایک سٹیٹ (صوبہ) کا رقبہ پاکستان کے پورے ملک سے 1,40,795 مربع کلومیٹرز زیادہ ہے۔ جس سے اس صوبہ کی وسعت اور پھر ملک کینیڈا کی وسعت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

کینیڈا کا یہ خوبصورت صوبہ گھنے جنگلات، سرسبز وشاداب پہاڑوں، خوبصورت وادیوں، برف پوش چوٹیوں، گلیشیئرز، وسیع وعریض جھیلوں، قدرتی آبشاروں اور دریاؤں اور ندیوں پر مشتمل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اس صوبہ کا یہ دوسرا دورہ انتہائی غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دورہ کے دوران وینکوور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نئی تعمیر ہونے والی مسجد بیت الرحمن کا افتتاح ہوگا جو اس سارے علاقے میں احمدیت کی فتح کے لئے اور آئندہ آنے والی عظیم الشان کامیابیوں کے لئے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس علاقے میں یہ سب سے بڑی مسجد ہے جس کے مینار سے نکلنے والی روحانی روشنی اس علاقے کو منور کر دے گی۔ اور یہ مسجد ہر کسی کے لئے امن وسلامتی کا گہوارہ ہوگی اور لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

## 16 رمئی بروز جمعرات 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے رہائشی حصہ کے عقبی لان (Lawn) میں نصب مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی بجا آوری میں مصروف رہے۔

پچھلے پہر بھی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن کے لئے روانہ ہوئے۔ چھ بجے یہاں تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

## تقریب آمین

نماز کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 19 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچے اور بچیاں آمین کی اس تقریب میں شامل ہوئے:

عزیزم ذیشان طاہر باجوہ، احد انیق احمد، ماریہ شریف چیمہ، Anna احمد، ماریہ احمد، بارعہ خاں سدھو، زوہا مانگٹ، Irha،Ahmer Manghut کاشفہ عاصم، مسرور احمد، ذین عزیز چودھری، نعیم احسان، فاران علیم، حارث احمد، Izzah مبشر، شافعہ وسیم، سجیل احمد گھمن، دانیال مجیب باجوہ، مرزا سفیر احمد علی۔

یہ بچے اور بچیاں کینیڈا کی جماعتوں Surrey West, Edmonton, Surrey East, Lloydminister, Delta, Maple, On, اور Brampton سے اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آئے تھے۔

## انفرادی وفیملی ملاقاتیں

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 45 خاندانوں کے 206 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا بھی شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز وینکوور جماعت کے علاوہ ٹورانٹو اور ریجائنا سے آئی تھیں۔ ریجائنا سے آنے والی فیملیز 1600 کلومیٹر اور ٹورانٹو سے آنے والی یہ فیملیز چار ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر 40 منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ کے لئے روانہ ہوئے۔

ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اپنی قیامگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔

## 17 رمئی بروز جمعۃ المبارک 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے رہائشی حصّہ کے عقبی لان میں نصب مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے لئے ایک تاریخی دن تھا۔ آج کینیڈا کے مغربی علاقہ میں وینکوور (Vancouver) کے شہر میں نئی تعمیر ہونے والی مسجد بیت الرحمن کا افتتاح ہو رہا تھا۔ اور آج جمعہ کے دن سے ہی ویسٹرن کینیڈا کی جماعتوں کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے وینکوور کی مقامی جماعتوں کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں، کیلگری (Calgary)، ٹورانٹو، آٹوا (Ottawa)، ایڈمنٹن، سسکاٹون، بریمٹن، مانٹریال، Nova Scotia، درھم، Prince Edward Island اور Prairie Region سے احباب جماعت بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے وینکوور پہنچے تھے۔ Prairie Region سے آنے والے احباب اور

فیملیز ایک ہزار سے اڑھائی ہزار کلومیٹر تک کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔ جب کہ ٹورانٹو، مسس ساگا، بریمٹن اور درھم سے آنے والے احباب چار ہزار پانچ صد میل کا فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے۔ آٹوا (Ottawa) اور Western Ontario سے آنے والے خاندان چار ہزار سات صد کلومیٹر کا سفر طے کر کے آئے تھے۔ Nova Scotia سے آنے والے چھ ہزار ایک سو اور Prince Edward Island سے آنے والے احباب سات ہزار کلومیٹر کا طویل ترین سفر طے کر کے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے پہنچے تھے۔ کینیڈا کی جماعتوں کے علاوہ امریکہ کی درج ذیل جماعتوں سے بھی احباب بڑی تعداد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے اور مسجد کے افتتاح کے پروگرام میں شامل ہونے کے لئے پہنچے تھے۔

ہیوسٹن، آسٹن، سیاٹل (Seattle)، نیو یارک، نیو جرسی، سلیکان ویلی، بروک لین، پورٹ لینڈ، لاس اینجلیز، ڈیلس، ورجینیا اور واشنگٹن۔

وینکوور سے 26 کلومیٹر کے فاصلہ پر امریکہ کا بارڈر ہے اور اس کے قریباً 70 میل کے فاصلہ پر امریکہ کا سیاٹل شہر ہے۔ یہاں سے بہت بڑی تعداد میں احباب جماعت اور فیملیز وینکوور پہنچی تھیں۔ اس کے علاوہ سلیکان ویلی سے آنے والے احباب 700 میل، لاس اینجلیز سے آنے والے ایک ہزار میل، پورٹ لینڈ سے آنے والے چار صد میل، ہیوسٹن، آسٹن اور ڈیلاس سے آنے والے دو ہزار میل اور ورجینیا، واشنگٹن، نیوجرسی، نیو یارک اور بروک لین کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز تین ہزار میل کا فاصلہ طے کر کے وینکوور پہنچے تھے۔ یہ سبھی لوگ اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے آئے تھے۔ آج جمعہ کی حاضری مجموعی طور پر ساڑھے تین ہزار سے زائد تھی۔

ایک بج کر تیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ''مسجد بیت الرحمن'' تشریف آوری ہوئی۔

ویسٹرن کینیڈا کی جماعتوں کے جلسہ سالانہ کا بھی آج جمعہ کے ساتھ ہی آغاز ہو رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد تشریف آوری پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جب کہ امیر صاحب کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔

## خطبہ جمعہ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے آئے اور خطبہ ارشاد فرمایا:

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ توبہ کی آیت نمبر 18 کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ بیان فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کے اس صوبے میں جو برٹش کولمبیا کہلاتا ہے جماعت احمدیہ کو اپنی مسجد بنانے کی توفیق مل رہی ہے۔ گو یہاں آپ میں سے بعض خاندانوں کو آئے چالیس سال سے اوپر شاید پچاس سال بھی ہو گئے ہوں۔ لیکن بہرحال پچیس سال سے تیس سال کے عرصہ میں یہاں رہنے والے تو شاید کافی تعداد میں ہیں لیکن مسجد بنانے کی توفیق آپ کو اب مل رہی ہے۔ گو ایک سینٹر قائم تھا اور نمازیں پڑھنے کا ہال اور مشن ہاؤس تھا۔ اور شاید یہی وجہ ہے کہ باقاعدہ مسجد کی طرف توجہ کم رہی۔ گو کچھ حد تک تربیت کے لحاظ سے اور جماعت کے ایک جگہ جمع ہونے کے لحاظ سے ضرورت تو پوری ہوتی رہی۔ لیکن مسجد کی ایک اپنی اہمیّت ہے۔ مسجد کے مناروں اور گنبد اور عمارت کا ایک الگ اثر افراد جماعت پر بھی ہوتا ہے اور ارد گرد کے ماحول پر بھی اور غیروں پر بھی ہوتا ہے۔ اسلام کے تعارف کے نئے نئے راستے کھلتے ہیں۔ تبلیغ کے لئے نئے رابطے پیدا ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مساجد کی تعمیر کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کہ اس طرح جہاں جماعت کی اکائی قائم ہوگی وہاں تبلیغ میں بھی وسعت پیدا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چاہے غریبانہ سی، چھوٹی سی مسجد ہو لیکن یہ مسجد بنانا ضروری ہے۔ اس لئے شاید بعض ذہنوں میں خیال آئے کہ ہم اتنی بڑی مسجد یا مساجد کیوں بناتے ہیں؟ کیونکہ اب بعض جماعتوں کی طرف سے مساجد کا مطالبہ بڑھ رہا ہے۔ بعضوں کے وسائل پورے نہیں اور مرکزی طور پر فنڈ مہیا کئے جاتے ہیں تو خیال ہوسکتا ہے کہ چھوٹی مساجد ہوں تو اس رقم

میں زیادہ مسجدیں بن سکتی ہیں۔ لیکن ایک بنیادی اصول اگر ہم اپنے مدّنظر رکھیں تو شاید یہ سوال نہ ابھرے۔ اور وہ ہے ’’اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ‘‘ کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

حضور انور نے فرمایا: وینکوور، برٹش کولمبیا کا سب سے

بڑا شہر ہے۔ احمدیوں کی تعداد بھی میرے خیال میں اسی شہر اسی صوبے میں سب سے زیادہ ہے اور آپ کی تعداد کے لحاظ سے یہ کوئی بڑی مسجد نہیں ہے اور پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے جو تبلیغ کے راستے کھول رہا ہے وہ بھی ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہماری جگہیں بھی وسیع ہونی چاہئیں۔ پھر ہماری جگہوں میں وسعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس الہام کے تحت بھی ضروری ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا ہے کہ ’’وَسِّعْ مَکَانَکَ‘‘ کہ تُو اپنے مکان کو وسیع کر۔ مکانیت کی وسعت صرف گھروں میں مہمان ٹھہرانے کے لئے نہیں ہے لوگوں کے جلسہ پر آنے کی وجہ سے نہیں تھی۔ بلکہ مساجد کی وسعت کے لئے بھی یہ ضروری ہے۔ یہ الہام ہے اور مساجد کی وسعت بھی اسی زُمرہ میں آتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اب آپ کی نیت یہ ہونی چاہیے کہ اگلی مسجد کی تعمیر کے لئے ہم نے تیس چالیس سال انتظار نہیں کرنا بلکہ اس مسجد اور اس جیسی کئی مساجد کی مکانیت کو چھوٹا کرتے چلا جانا ہے۔ ہم نے مسجدیں آباد کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر کے اور اس کے حکم کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال کر مساجد کی تنگی کو اپنے پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وسعت کا ذریعہ بنانا ہے۔ پس اگر آج ہم اس نیت سے اپنی مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں تو یقیناً ہم اب تک اپنی باقاعدہ مسجد نہ بنانے کی کمزوری کا مداوا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں گے اور اس ملک میں جن علاقوں میں مسجدیں نہیں ہیں وہاں بھی اس مسجد کے افتتاح کے ساتھ اس کی طرف توجہ پیدا ہوگی، تو یہی مداوا ہوگا۔ ہمیشہ یاد رکھیں جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ مسجد اپنی ایک اہمیت رکھتی ہے اور سینٹرز اور ہال وہ مقام حاصل نہیں کر سکتے جو مسجد کا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یقیناً مساجد کی تعمیر کے بعد تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے اور کھلتے ہیں۔ مارچ کے آخر میں، مَیں نے ویلنسیا (سپین) مسجد کا افتتاح کیا تھا تو اب جو رپورٹس آ رہی ہیں اس کے مطابق جہاں غیر مسلموں کی اس طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے اسلام کے بارہ میں وہ لوگ جان رہے ہیں وہاں غیر از جماعت مسلمان بھی نمازیں پڑھنے کے لئے آتے ہیں اور جماعت کا تعارف حاصل کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ انہیں میں سے سعید فطرت لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی اللہ تعالیٰ توفیق بھی عطا فرمائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: میں مسجد کے کچھ کوائف جو یہاں جاننے والوں کے لئے تو شاید اتنی دلچسپی نہ رکھتے ہوں لیکن باہر کی دنیا کے لئے دلچسپی رکھتے ہیں، پیش کر دیتا ہوں۔

اس مسجد کی تعمیر کا اعلان تو 1997ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہی فرمایا تھا اور ’’بیت الرحمن‘‘ نام بھی رکھا تھا۔ یہ کل تقریباً پونے چار ایکڑ کا رقبہ ہے۔ مسقّف حصّہ (Covered Area) 33419 مربع فٹ ہے۔ مردوں اور عورتوں کے دونوں ہال ملا کر ان کا رقبہ 6800 مربع فٹ ہے اور ان میں 1132 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اور جو Multi Purpose ہال ہے۔ اس میں 1050 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ پارکنگ کے لئے کافی وسیع جگہ ہے۔ 140 کاریں پارک ہو سکتی ہیں۔

لائبریری بھی ہے۔ تبلیغ کا ایک سینٹر بھی ہے۔ کچن ہے۔ فیونرل ہوم سروس بھی ہے۔ چار عدد کلاس روم ہیں، پانچ دفاتر اور بورڈ روم ہے۔ مشنری کی رہائشگاہ ہے، مشن ہاؤس ہے، گیسٹ ہاؤس ہے اور مسجد کے باہر بڑی خوبصورت کیلیگرافی ہوئی ہے۔ مسجد کی تعمیر کا خرچ، بعض زائد خرچ شامل کرنے کی وجہ سے قریباً ساڑھے آٹھ ملین ڈالرز آیا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ آپ کو یہ مسجد مبارک فرمائے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے 07رجون 2013ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست Live نشر ہوا۔

خطبہ جمعہ کے بعد تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’مسجد بیت الرحمن‘‘ سے منسلکہ رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے روانہ ہوئے اور چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور کی رہائشگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔

## انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سات بجے اپنی رہائشگاہ سے روانہ ہو کر سات بج کر پچیس منٹ پر مسجد بیت الرحمن تشریف لائے اور فیملیز و انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 35 فیملیز کے 134 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

آج ملاقات کرنے والوں میں وینکوور کی جماعت کے علاوہ دوسری مختلف جماعتوں سے بعض فیملیز لمبے سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ مانٹریال اور آٹوا سے آنے والی فیملیز چار ہزار پانچ صد کلومیٹر کا سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ ٹورانٹو، بریمٹن اور درھم سے آنے والی فیملیز نے چار ہزار کلومیٹر کا سفر طے کیا۔ سسکاٹون سے آنے والوں نے 1400 کلومیٹر اور لائڈ منسٹر سے آنے والی فیملیز نے 1300 کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا۔

وائٹ ہارس جماعت سے آنے والی فیملیز دو سے اڑھائی ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے سے ملنے کے لئے پہنچی ہیں یہ سبھی لوگ ہزار ہا کلومیٹر کے لمبے فاصلے طے کر کے صرف اس لئے آئے تھے کہ انہیں پیارے آقا کا دیدار نصیب ہو اور چند گھڑیاں اپنے آقا کا قرب عطا ہو اور یہ اپنے آقا کی دعاؤں سے جھولیاں بھر سکیں۔ کتنے ہی خوش نصیب تھے یہ لوگ جو اتنے طویل سفر کر کے پہنچے اور بعض تین تین دن کا سفر بذریعہ کار طے کر کے پہنچے اور پھر اپنی مراد پا گئے اور ان کی روحانی زندگی کو طمانیت اور سرور ملا اور تسکین قلب عطا ہوئی۔

❁۔۔۔**آج کی ملاقاتوں میں کینیڈا کے سب سے پہلے نیٹو (Nativ) کینیڈین احمدی کو حضور انور سے شرف ملاقات عطا ہوا۔** انہوں نے حضور انور سے اپنا اسلامی نام تجویز کرنے کی درخواست کی جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اپنے دست مبارک سے ایک کاغذ پر ان کا نام ’’ناصر‘‘ تحریر فرمایا۔ ملاقات کرنے کے بعد جب یہ صاحب باہر آئے تو ان کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا۔ ہر ایک کو خوشی سے وہ کاغذ دکھاتے جس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے ان کا نام لکھا تھا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر 45 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت الرحمن‘‘ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمن سے روانہ ہو کر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

❁۔۔۔’’مسجد بیت الرحمن‘‘ وینکوور جس کا آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاح فرمایا ہے رات کو بھی بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ یہ مسجد رنگ برنگی روشنیوں سے مزیّن ہے۔ رات کو اس کا روشن مینار اور گنبد دور سے نظر آتے ہیں۔ مسجد کی بیرونی دیوار پر ایلومینیم سے کی گئی خطاطی بجلی کے روشن قمقموں کے درمیان بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔

یہ مسجد دریائے Fraser کے کنارے پر واقع ہے اور یہ Alex Fraser پُل سے نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ یہ پُل دریا کے اوپر بہت بلندی پر تعمیر کیا گیا ہے تاکہ اس کے نیچے سے بحری جہاز آسانی سے گزر سکیں۔ یہ پُل وینکوور کا سب سے زیادہ استعمال ہونے والا پُل ہے۔

یہ مسجد Hight Efficiency ڈیزائن پر بنائی گئی ہے Heating اور Air Conditioning کے لئے پوری عمارت چار Zones میں تقسیم ہے۔ مسجد کے مینار اور گنبد کی External Finish ایلومینیم کی ہے جس کی Maintenance کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کی کنکریٹ کی دیواریں High Sound Insulation کے ساتھ بنی ہیں۔ مردانہ اور زنانہ ہال کے درمیان ایک Mechanically Operated Folding Partition ہے۔ اس مسجد میں نہایت جدید اور بہترین Telecommunication اور آڈیو، ویڈیو کا نظام نصب ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے اکثر ممبران مسجد سے پندرہ سے تیس منٹ کے فاصلہ پر مقیم ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ اور لوگوں کی مسجد کے قریب آباد ہونے کی امید ہے۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

## ہفتہ قرآن کریم

شیموگہ: یکم جولائی تا ٦ رجولائی ہفتہ قرآن کے پروگرام منعقد ہوئے۔ جس میں ساتوں دن قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر علماء کرام نے تقاریر کیں۔ آخری دن بعض بچوں کی تقریب آمین بھی منعقد ہوئی۔ الحمد للہ تمام پروگراموں میں کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (طاہر احمد بیگ۔ مربی سلسلہ کرناٹک)

## موہن باغبان فٹ بال ٹرائل سلیکشن کیمپ

قادیان: ٣ مئی تا ٥ مئی ٢٠١٣ بمقام احمدیہ گراؤنڈ موہن باغان فٹ بال ٹرائل سلیکشن کیمپ منعقد کیا گیا۔ افتتاحی تقریب ٣ مئی ٢٠١٣ بوقت صبح ١٠ بجے بمقام احمدیہ گراؤنڈ زیر صدارت محترم جلال الدین صاحب منعقد کی گئی۔ اس تقریب میں مکرم انچارج صاحب دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت و مکرم افسر صاحب اسپورٹس بھی شامل تھے۔ پروگرام میں حصہ لینے کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ١٥٠ کے قریب کھلاڑی قادیان تشریف لائے جو قادیان کے اردگرد کے علاقوں کے علاوہ پنجاب کے باہر ہریانہ جموں کشمیر اور ہماچل وغیرہ سے تھے۔ اسی طرح قادیان کے گردونواح کے علاقہ کے علاوہ پنجاب کے لدھیانہ، جالندھر، بٹالہ، گورداسپور، امرتسر، روپڑ، چمبا وغیرہ سے بھی کھلاڑی کثرت کے ساتھ تشریف لائے۔

تینوں دن کھلاڑیوں کے ٹیسٹ لیے گئے اور ان کے کھیل کا معیار دیکھا گیا۔ اختتامی تقریب۔ مورخہ ٥ مئی ٢٠١٣ بمقام احمدیہ گراؤنڈ شام پانچ بجے منعقد کی گئی۔ اس تقریب میں شہر کے بعض معززین بھی کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کیلئے تشریف لائے جس میں خصوصی طور پر سردار سیوا سنگھ سیکھواں صاحب، کمل جیوتی صاحب قابل ذکر ہیں۔ (مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

احمدیہ مسلم جماعت بھارت کا ٹول فری نمبر 2131 - 180 - 1800

# ایمان افروز حکایات۔ بیانِ فرمودہ حضرت امام الزمان علیہ السلام

## اعمال میں اخفاء اچھا ہے

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

میں نے تذکرۃ الاولیاء میں دیکھا ہے کہ ایک مجمع میں ایک بزرگ نے سوال کیا کہ اس کو کچھ روپیہ کی ضرورت ہے۔ کوئی اس کی مدد کرے۔ ایک نے صالح سمجھ کر اس کو ایک ہزار روپیہ دیا۔ انہوں نے روپیہ لیکر اس کی سخاوت اور فیاضی (بھلائی) کی تعریف کی۔ اس بات پر وہ رنجیدہ ہوا کہ جب یہاں ہی تعریف ہوگئی تو شاید ثواب آخرت سے محرومیت ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ آیا اور کہا کہ وہ روپیہ اس کی والدہ کا تھا جو دینا نہیں چاہتی، چنانچہ وہ روپیہ واپس دیا گیا۔ جس پر ہر ایک نے لعنت کی اور کہا کہ جھوٹا ہے۔ اصل میں روپیہ دینا نہیں چاہتا۔ جب شام کے وقت وہ بزرگ گھر گیا تو وہ شخص ہزار روپیہ اس کے پاس لایا اور کہا کہ آپ نے سرعام میری تعریف کر کے مجھے محرومِ ثوابِ آخرت کیا، اس لئے میں نے یہ بہانہ کیا۔ اب یہ روپیہ آپ کا ہے لیکن آپ کسی کے آگے نام نہ لیں۔ بزرگ رو پڑا اور کہا کہ اب تو قیامت تک مورد لعن۔ طعن (لعنت۔ ملامت، جھڑکی) ہوا۔ کیونکہ کل کا واقعہ سب کو معلوم ہے اور یہ کسی کو معلوم نہیں کہ تو نے مجھے روپیہ واپس دے دیا ہے۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۴۔۱۵)

**ولی بننے کیلئے ابتلا ضروری ہیں:۔** اللہ تعالیٰ فرمایا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ○(العنکبوت:۳)

جب تک انسان آزمایا نہ جاوے فتن میں نہ ڈالا جاوے وہ کب ولی بن سکتا ہے۔

ایک مجلس میں بایزید علیہ رحمۃ اللہ وعظ فرمارہے تھے۔ وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا۔ جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا۔ اس کو آپ رحمۃ اللہ علیہا سے اندرونی بغض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسمٰعیل کو لے لیا کیونکہ وہ لوگ عیش وعشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ○ (آلِ عمران:۱۴۱)

سواس شیخ زادہ کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے۔ کہاں سے ایسا صاحب خوارق آگیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہماری طرف نہیں آتے۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزید رحمۃ اللہ علیہ پر ظاہر کیں۔ تو انہوں نے قصہ کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی۔ پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف (غلیظ۔ میلا کچیلا) اور گندہ ہے اور باوجود کثافت کے میرے اوپر آتا ہے۔ میں ایک مصفا چیز ہوں اور طہارت کیلئے استعمال کیا جاتا ہوں لیکن نیچے ہوں۔ اس کا باعث کیا ہے؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں (دشواری۔ مصیبت) میں نے کھینچی ہیں تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں؟ جس کے باعث یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی۔ ایک زمانہ تھا جب میں بویا گیا، زمین میں مخفی رہا، خاکسار ہوا پھر خدا کے ارادہ سے بڑھا۔ بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا۔ کولہو میں پیسا گیا۔ پھر تیل بنا اور آگ لگائی گئی۔ کیا ان مصائب کے بعد بھی بلندی حاصل نہ کرتا؟

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۶۔۱۷) (مرسلہ انصار علی خان۔ بلار پور مہاراشٹر)

## میں کیا کروں کہ خیالات چند ہیں ایسے

میں کیا کروں کہ خیالات چند ہیں ایسے / مجھے خدا نہ ملے تو بتا جیوں کیسے
مجھی میں اسکی لگاوٹ ضرور ہے ورنہ / وہ میرے پاس ہو آئے مجھے مزہ کیسے
ضرور اسکی ہی رحمت کی پھر رہی تھی / خراب تھا تو میں مسجد ہی پھر گیا کیسے
سنو کہ تم نے بھلایا ہو جب خدا کو کبھی / مصیبتوں میں زباں پر ہو اے خدا کیسے
نہیں ہے گرچہ تجھے شوق شاعری مرشد
کروں نہ پیار میں ایسے تو پھر کروں کیسے

(مرشد احمد ڈار)

## اعلان دُعا

خاکسار کے بیٹے عزیزم عبدالروف عابد وقف نو کو فائنل امتحانات میں اللہ تعالیٰ نے فرسٹ کلاس سے کامیابی عطا کی ہے۔ انٹرشپ گلبرگہ میں ہی چل رہی ہے۔ آگے PGDC کرنے کا ارادہ ہے۔ اللہ کرے کہ یہ کامیابی نظام جماعت کیلئے بابرکت ہو۔ اور بنی نوع انسان کیلئے فائدہ مند ہو۔

خاکسار کا دوسرا بیٹا عزیز عبدالکبیر عادل BMS College of Engineering Banglore میں کیمیکل انجینئرنگ کررہا ہے۔ نمایاں کامیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الودود BUC-II سائنس کی تعلیم حاصل کررہی ہے ان سب کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالقادر شجیع۔ گلبرگہ)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 24

چاہئے۔ اگر دوسرا فریق لاعلم ہے، تب بھی دھوکہ نہ ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کوئی جنس بیچ رہے ہو تو اگر جنس میں کسی قسم کی کمی ہے تو اُس کو سامنے رکھو، تاکہ خریدار کو پتا ہو کہ جو مال میں خرید رہا ہوں، اُس میں یہ نقص ہے۔ ایک دوسری جگہ کاروباری لین دین اور ماپ تول کے صحیح کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذالک خیر واحسن تاویلا۔ یہ بات سب سے بہتر اور انجام کے لحاظ سے اچھی ہے۔ یعنی اچھے تاجر صحیح ماپ تول کرنے والے تاجر کی شہرت بھی اچھی ہوتی ہے اور اُس کے پاس پھر زیادہ گاہک بھی آتے ہیں۔ نتیجۃً اُس کا کاروبار بڑی تیزی سے ترقی کرتا ہے۔ اگر دھوکہ ہو تو کاروبار ختم ہوجاتا ہے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں کو اپنی امانت اور دیانت کے معیار اللہ تعالیٰ کے حکموں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے بھی جائزے لینے چاہئیں۔ احمدی بھی بہت سارے کاروباروں میں ملوث ہیں۔ کہ کیا ہم بھی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق زندگیاں گزار رہے ہیں؟ کیا ہم بھی اپنوں میں کمزوروں کے حقوق ادا کر رہے ہیں؟ کیا ہم اپنے کاروباروں میں انصاف اور دیانتداری سے کام لے رہے ہیں؟ کیا ہم اپنے معاشرے کے ہر طبقے کے حقوق ادا کرنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے آپ کو برائیوں سے بچانے والے ہیں؟ یہ رمضان جو آتا ہے جب نیکی کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے تو ان باتوں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ان ہر قسم کی برائیوں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے، اُن سے رکنے والے ہوں۔

❁❁❁

## اعلان نکاح

❁ مورخہ ۷ جون ۲۰۱۳ مکرم تنویر احمد بٹ ولد مکرم طاہر احمد بٹ مرحوم آف رشی نگر کا نکاح مکرمہ شافی جان بنت مکرم غلام رسول نائک آف ریشی نگر کے ساتھ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد مقبول حامد خادم سلسلہ نے پڑھایا ہے۔ قارئین سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (محمد یعقوب میر، ریشی نگر کشمیر)

❁ مورخہ ۷ جون ۲۰۱۳ کو مکرم مبارک احمد گنائی ولد مکرم نزیر احمد گنائی آف رشی نگر کشمیر کا نکاح مکرمہ ثریا مسعود بنت مکرم مسعود احمد گنائی آف رشی نگر نے مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد مقبول حامد خادم سلسلہ نے پڑھایا۔ قارئین سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (نذیر احمد گنائی۔ رشی نگر)


## STUDY IN GERMANY

www.ErfolgTeam.com in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offers you: *Session- November -2013* ***Admissions Open***

1. **Quick Package for Universities in Germany**

Start learning German language in Germany
Opportunities for Intermediate, Bachelors & Masters Students in all fields
**No need to learn German language in India**
(Starting installment 2000Euros from India)
**FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY**
**Time duration for the whole process/embassy appearance:around 2 to 3 months**

2. **Direct Package at FH Aachen University in Germany**

ENGINEERING & BUSINESS PROGRAMS
From foundation year till Masters **ALL STUDY IN ENGLISH LANGUAGE**
basic requirement **Matric/O-level/First year/Intermediate**
**NO BANK ACCOUNT NEEDED FOR VISA**
First year + accommodation (17,000Euros total) + Bachelors & Masters is almost free, 85 Euros per month
**FEE PAYABLE DIRECTLY TO FH AACHEN UNIVERSITY GERMANY**
For further information please visit our partner university´s homepage
http://www.fh-aachen.de/en/university/freshman/program/

3. **Comfort Package with ErfolgTeam:** The candidates who cannot afford the above mentioned packages may also apply in comfort package, in which you have to do German language in India beforehand. In this way, save the language fee in Germany, Admission also possible in English program.
**Requirement: Students with Intermediate, Bachelors or Masters background 3 to 6 months German language in India**

Consultancy + Admission + Embassy Documentation + Interview Preparation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
**Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany**
Office Tel: +49 6150 8309820, Mob: +49 176 56433243
**Web:** www.erfolgteam.com **Email**: info@erfolgteam.com **Skype Id**: erfolgteam

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 15th August 2013 IssueNo.32

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

## خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2 اگست 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ، اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں سورۃ الانعام کی آیات 152 اور 153 کے حوالے سے بعض احکامات کے بارے میں بتا رہا تھا۔تین امور یعنی شرک سے بچنے، والدین سے حسنِ سلوک اور والدین کے لیے اولاد کی تربیت کی اہمیت کے بارے میں بیان ہوا تھا۔

باقی احکامات جو ان آیات میں ہیں اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **ما حرّم ربکم علیکم** ۔کہ جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیے ہیں،ان احکامات کے بارے میں آج کچھ ذکر کروں گا۔

بہرحال چوتھی بات جو بیان کی گئی ہے، وہ یہ کہ **ولا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن** ۔(الانعام: ۱۵۳)

اور فحشاء کے قریب بھی نہ جاؤ، نہ ظاہری فحشاء اور بے حیائیوں کے، نہ چھپی ہوئی بے حیائیوں کے۔اس ایک حکم میں مختلف قسم کی بے حیائیوں اور برائیوں سے روکا گیا ہے۔ الفواحش کے مختلف معنی ہیں۔اس کے معنی زنا بھی ہیں، اس کے معنی زیادتیوں میں بڑھنے کے بھی ہیں۔اس کے معنی اخلاق سے گری ہوئی اور اخلاق کو پامال کرنے والی حرکات سے بھی ہیں۔اس کے معنی قبیح گناہ اور شیطانی حرکتوں سے بھی ہیں۔ ہر بری بات کہنے اور کرنے کے بھی ہیں ۔اس کے معنی بہت بخیل ہونے کے بھی ہیں۔

پس اس حکم میں ذاتی اور معاشرتی برائیوں کا قلع قمع کیا گیا ہے، یا وہ باتیں جن سے گھر، ماحول اور معاشرے میں بے حیائیاں پھیلتی ہیں، اُن کا سدّ باب کیا گیا ہے۔اگر اس کی زنا کے حوالے سے بات کریں تو یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی قرآنِ کریم میں دوسری جگہ پر معین سزا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان فواحش کے قریب بھی نہ جاؤ۔ یعنی ایسی تمام باتیں جو فحشاء کی طرف مائل کرتی ہیں، اُن سے رکو۔اس زمانے میں تو اس کے مختلف قسم کے ذرائع نکل آئے ہیں۔ اس زمانے میں انٹرنیٹ ہے، اس پر بیہودہ فلمیں آجاتی ہیں، ویب سائٹس پر، ٹی وی پر بیہودہ فلمیں، بیہودہ اور لغو قسم کے رسالے ہیں، قرآنِ کریم نے چودہ سو سال پہلے یہ حکم دیا کہ یہ سب بے حیائیاں ہیں، ان کے قریب بھی نہ پھٹکو۔ یہ تمہیں بے حیاء بنا دیں گی۔ تمہیں خدا سے دور کردیں گی، دین سے دور کردیں گی، بلکہ قانون توڑنے والا بھی بنا دیں گی۔ اسلام صرف ظاہری بے حیائیوں سے نہیں روکتا بلکہ چھپی ہوئی بے حیائیوں سے بھی روکتا ہے۔اور پردے کا جو حکم ہے وہ بھی اسی لیے ہے کہ پردے اور حیادار لباس سے ایک کھلے عام تعلق اور بے تکلفی میں جو پیدا ہو جاتی ہے لڑکے اور لڑکی میں، اُس میں ایک روک پیدا ہو گی پردے کی وجہ سے۔

سیدنا حضور انور نے فحشاء کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جو انٹرنیٹ وغیرہ کی میں نے مثال دی ہے، اس میں فیس بک اور سکائپ وغیرہ سے چیٹ وغیرہ جو کرتے ہیں، یہ شامل ہیں۔ کئی گھر اس سے میں نے ٹوٹتے دیکھے ہیں۔ بڑے افسوس سے میں کہوں گا کہ ہمارے بھی احمدیوں میں بھی اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے کہ فحشاء کے قریب بھی نہیں پھٹکنا، کیونکہ شیطان پھر تمہیں اپنے قبضے میں کرلے گا۔

پس یہ خوبصورتی ہے قرآنِ کریم کے حکم کی، مرد اور عورت دونوں کو حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو۔ نہ ہی، اور پھر جب نظریں نیچی ہوں گی تو پھر ظاہر ہے نتیجہ یہ بھی نکلے گا کہ میل جول جو آزادانہ ہے، اُس میں بھی روک پیدا ہوگی۔

پھر ایک ملک کے بڑے پادری ہیں جو غالباً ساؤتھ افریقہ کے ہیں۔ حالانکہ افریقن اب تک یہی کہتے رہے ہیں کہ اس قسم کی غیر فطری شادیاں جو ہیں وہ نہیں ہونی چاہئیں اور یہ قانون نہیں بننے چاہئیں۔ اور پھر پادری صاحب جو بائبل پڑھنے والے، اُس کا پرچار کرنے والے، اُس کی تعلیم دینے والے، جس میں خود یہ لکھا ہے کہ اس کی وجہ سے قوم تباہ ہوئی۔ بائبل میں بھی ہے یہ۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر ایسے شادی کرنے والے جوڑے جنت میں نہیں جائیں گے تو میں پھر جہنم میں جانا پسند کروں گا۔تو یہ ان کا حال ہو چکا ہے۔

یہ آجکل کی دنیا میں فحاشی کی انتہا ہو چکی ہے۔ پس یاد رکھیں کہ یہ جو فحاشی ہے، اگر اسی طرح سرِ عام پھیلتی رہی اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی طرف دنیا نے رُخ نہ کیا، اس کی طرف توجہ نہ کی تو پھر یہ قومیں بھی اپنے انجام کو دیکھ لیں گی۔ جو یہ اس دنیا کو بھی یقینا جہنم بنائے گی اور آخرت میں اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، کیا سلوک کرنا ہے اُس نے۔ بلکہ اب جو میڈیکل ریسرچ ہے اُس میں واضح طور پر یہ کہا جانے لگا گیا ہے کہ ایڈز کا مرض ایسے لوگوں میں بڑی تیزی سے پھیل رہا ہے جو مردوں مردوں اور عورتوں عورتوں کی شادیوں کے بھیانک جرم میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سزا دینے کے طریقے مختلف ہیں۔ ضروری نہیں، اگر ایک قوم کو پتھروں کی بارش برسا کر سزا دی تھی تو ہر قوم کو اسی طرح سزا دی جائے۔ یہ HIV یا ایڈز کی بیماری ایسی ہے جو دردناک اور خوفناک انجام تک لے جاتی ہے۔ پس جس تیزی سے دنیا میں فحاشی پھیلائی جا رہی ہے، ایک احمدی کا کام ہے کہ اُس سے بڑھ کر اپنے خدا سے تعلق پیدا کر کے اپنے آپ کو اور دنیا کو اس تباہی کے خوفناک انجام سے بچانے کی کوشش کرے۔ یہ دنیا دار تو اپنے آپ کو تباہ کرنے پر تلے بیٹھے ہیں، ان دنیا داروں کو جو اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے ایک ایسے طبقہ کو خوش کرنے کے لیے جو خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑ رہا ہے، پوری دنیا کو فحشاء میں مبتلا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، جس کا انجام پھر تباہی ہے۔ ان لوگوں کی ہمدردی کے لیے ہمیں انہیں بتانے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت رحم کرنے والا اور گناہ معاف کرنے والا بھی ہے، اُس نے مغفرت کا راستہ کھلا رکھا ہے،

سیدنا حضور انور نے فرمایا پھر اگلا حکم خدا تعالیٰ نے ان آیات میں یہ دیا ہے کہ **ولا تقتلوا النفس التی حرّم اللہ**

اور کسی جان کو جسے اللہ تعالیٰ حرمت بخشی ہے، قتل نہ کرو۔ یہ حکم اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ معاشرے کے حقوق ادا کرو۔ اپنے بھائیوں، اپنے دوستوں، اپنے سے واسطہ پڑنے والوں کے حقوق عدل و انصاف سے ادا کرو۔ قتل صرف جان کا قتل نہیں ہے، بلکہ تعلقات کو توڑنا، نا انصافی سے دوسروں کے حقوق پامال کرنا، یہ بھی قتل ہے، دوسروں کو جذباتی طور پر مجروح کرنا، یہ بھی قتل ہے۔ کسی کو ذلیل و رسوا کرنا، اتنا زیادہ کہ گویا عملاً اُسے قتل کر دیا ہے، یہ بھی اسی زمرے میں آتا ہے۔ اُس کی عزتِ نفس کو برباد کر دینا، یہ بھی قتل ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر بھی قتل ہوتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ سب قتل ایسے ہیں جن سے خدا تعالیٰ تمہیں منع کرتا ہے۔ ہر قتل کا آخری نتیجہ معاشرے میں فتنہ و فساد اور محرومیاں ہیں۔ اور یہ چیزیں خدا تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہیں۔

اس کے بعد میں اب اگلے حکم پر آتا ہوں جو اُس سے اگلی آیت میں بیان ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

**ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن**

اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ، سوائے اس طریق کے جو اچھا ہے۔ اب یہاں خدا تعالیٰ معاشرے کے کمزور ترین طبقہ کے حق کی حفاظت کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ اگر صرف یہی ہو کہ تم نے مال کے قریب بھی نہیں جانا، یتیم کے۔ تو یتیم کے سرمائے یا جائداد کے ضائع ہو جانے کا بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔ اس لیے فرمایا کہ یتیم کے مال تک تمہاری پہنچ احسن طریق پر ہو۔ اس طرز پر یتیم کے مال کو دیکھو کہ حتی الوسع کسی نقصان کا احتمال نہ ہو۔ یتیم کی جائداد کو اُجاڑنے اور ختم کرنے کی نیت سے نہیں بلکہ یتیم کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے اُس کی جائیداد اور مال کا استعمال کرو۔

پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو یتیم کے مال کی حفاظت کا حکم دے کر عزیزوں اور معاشرے پر ڈالی گئی ہے۔ پھر خدا تعالیٰ یہ حکم فرماتا ہے کہ **لا تأکلوھا اسرافا و بدارا ان یکبروا**۔

اُن کے جوان ہونے کے خوف سے اُن کے مال ناجائز طور پر اور جلدی جلدی نہ کھا جاؤ۔ فرمایا پھر خدا تعالیٰ یہ حکم فرماتا ہے کہ **واوفوا الکیل والمیزان بالقسط** اور انصاف کے ساتھ ماپ اور تول پورے پورے دو۔ یہاں اب عمومی طور پر اپنے کاروباروں کو انصاف اور ایمانداری کے تقاضے پورے کرتے ہوئے کرنے کا حکم ہے۔ پہلے یتیموں اور کمزوروں کا حق قائم کیا اور ایمانداری سے اُن کا حق ادا کرنے کا حکم دیا، تو اب آپس کے کاروباروں کو صفائی اور ایمانداری سے بجا لانے کا حکم ہے۔ کسی قسم کا دھوکہ نہیں ہونا

(باقی صفحہ ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان